حصہ ۷ ہفتم

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں غم حسین کا جو اہتمام کرتے ہیں

بیاضِ تسکینِ زہرا

مرکزی تنظیم عزا (رجسٹرڈ) کراچی کی
انجمنوں کے منتخب نوحوں کا مجموعہ

مرتبہ
محمد وصی خان

گلدستہ اشعار ریحان اعظمی

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

حسینیت زندہ باد حسینیت زندہ باد

غم حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں

گلدستہ ریحان اعظمی

بیاضِ تسکینِ زہراؑ

حصہ ہفتم

شیعہ ماتمی انجمنوں کی فیڈریشن

(مرکزی تنظیم عزا (رجسٹرڈ) کی انجمنوں کے نایاب منتخب نوحوں کا مجموعہ)

مرتبہ

محمد وصی خاں

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف — اجرِ رسالت

ہر کام کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت ہوتی ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ نوحہ جات موسوم بہ "تسکین زہرا حصہ ہفتم" اور اس کتاب سے پہلے ساٹھ عدد سے زیادہ کتابوں کی تصنیف و تالیف محض اور محض خوشنودیٔ خاتونِ جنت بی بی عصمت مقام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے کیونکہ اس سوگوار محترمہ و معصومہ بی بی سلام اللہ علیہا کی خوشنودی ہی خوشنودی پنجتن پاک علیہم السلام اور کل ائمہ اطہار علیہم السلام اور ثانیٔ زہرا سلام اللہ علیہا جناب زینب کبریٰ بنت فاطمہ بنت محمد علیہما السلام ہے۔

"تسکین زہرا" میں شیعہ ماتمی انجمنوں کی فیڈریشن مرکزی تنظیم عزاء (رجسٹرڈ) کراچی کی مختلف انجمنوں کے مشہور و معروف اور منتخب نوحوں کو یکجا کیا گیا ہے جسکو ملکِ عزیز کے نامور شعرائے کرام نے لکھا ہے۔ خاص کر انجمنوں کے ہر دلعزیز شاعر جناب ریحان اعظمی صاحب۔

خداوندِ کریم اور ائمہ اہلبیت اطہار علیہم السلام بخوبی واقف ہیں کہ اس میں مجھے کسی قسم کا لالچ نہیں ہے ہاں اگر لالچ ہے تو صرف یہ کہ کسی طرح سے بھی اپنی بساط کے مطابق جو مجھ ناچیز حقیر فقیر پر عائد ہے اجرِ رسالت ادا کرنا۔ اور میں وہ اجرِ رسالت ادا کر رہا ہوں اور تاحیات اس سے غفلت نہ ہوگی ان شاء اللہ۔

خاکپائے اہلبیت

محمد وصی خان

سابق صدر مرکزی تنظیم عزاء (رجسٹرڈ)



دلی التماس

مولف
محمد وصی خاں

پیاری ماؤں اور بہنوں آپکا یہ بیٹا/بھائی تقریباً ۲۵ سال سے آپکے لئے دینی خدمت انجام دے رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے صرف قبولیت کے ساتھ ساتھ آپ کی دعاؤں سے بھی سرفراز فرما رہی ہیں۔ اس دفعہ پھر مجھ کو آل محمد علیہم السلام کی بارگاہ سے پوری امید ہے کہ آپ میری اس کاوش کو حسبِ سابق پسند فرمائیں گی اپنی اس حقیر خدمت کے صلے میں اپنے درج ذیل بزرگوں کے لئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص اول و آخر محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کی التجا کرتا ہوں۔

جناب مرزا عاشق حسین مرحوم۔ جناب سبطین کاظمی گجرات۔ جناب سید نشرہ تقی مرحوم۔ جناب سید نذیر الحسن رضوی۔ والد جناب محمد عسکری خان۔ والدہ علیم النساء بیگم فاطمہ زہرا والدہ سید غلام نقی رضوی۔ سیدہ زہرا بیگم والدہ جناب شاہد حسین مرزا۔

چیف انجینیر مسقط۔ سید علی اوسط مرحوم

فہرست [illegible] نوحہ جات

بقیہ نوحہ جات بیاض تسکین زہرا آٹھویں حصہ میں پڑھیے۔

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب محمد عسکری خاں و علیم النساء بیگم و مومنین کاٹھل گجرات۔

انتسابِ عقیدت

میری شہرت کا سبب مدحتِ حیدرؑ ہے وصی

ورنہ ارباب سخن میں مرا رتبہ کیا ہے

دل کی تمام گہرائیوں، دماغ کی تمام وسعتوں، روح کی تمام بالیدگیوں اور عقیدت وشوق کی تمام ایمانی کیفیتوں کے ساتھ یہ ہدیۂ لا اور نذرانۂ عقیدت امام زمانہ حجت خدا امام آخر حضرت بن حسن علیہ السلام وہ جو وارث علوم آل محمد علیہم السلام ہیں کی خدمت بابرکت میں پیش کرتا ہوں اور آپکے نام نامی واسم گرامی سے معنون کرتا ہوں اور مستدعی ہوں کہ اس ہدیۂ حقیر فقیر عاصی پُرمعاصی کو شرف قبولیت بخشا جائے۔ تاکہ زندگی بھر اسی طرح دوتنگ علوم آل محمد علیہم السلام میں مگن رہوں اور اپنی آخرت کا توشہ برائے مغفرت حاصل کرتا رہوں

آخر میں اپنے مولا کی بارگاہ سے اپنے والد محمد عسکری خان مرحوم اور والدہ گرامی .. علیہم النساء مرحومہ کے لئے دست بدعا ہوں کہ مولا انکی مغفرت فرمائیں جنہوں نے اپنے خون سے دودھ کے ذریعہ میرے ناتواں جسم میں قوت وتوانائی بخشی۔ گویائی کا طریقہ سمجھایا لمز ور قدموں کو مضبوطی سے چلنے کا سلیقہ سکھایا۔ سچ بولنا اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔ میرے ہر ہر قدم پر حق کی شمعیں روشن کرتے رہے۔ میرے احساس و شعور کو غلامیٔ سید الشہداء علیہ السلام کی زنجیروں میں باندھتے رہے اور تپش سوز حسینیؑ کو سینے میں بھرتے رہے۔ یہ ان دونوں کی تعلیم کا ثمر ہے کہ آج میں محبت آل محمد علیہم السلام میں ہمہ وقت گامزن رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے در بتولؑ

محمد وصی خان۔

تقریظ

از قلم معجز رقم شاعرِ اہلبیتؑ حضرت ریحان اعظمی



مجھ جیسے کم علم کے لئے یہ بات باعثِ فخر و انبساط ہے کہ کسی ادبی اور مذہبی کتاب اور مذہبی بھی ایسی کہ تذکرۂ محمد و آلِ محمد سے عبارت ہو اس میں اپنی رائے پیش کروں۔ میں سمجھتا ہوں میرے لئے یہ ایک بڑا انعام ہے جو محمد وصی خان صاحب کی جانب سے مرحمت ہوا ہے۔ بیاضِ تسکین زہراؑ جو کہ مختلف شعراء کے رثائی سخن سے آراستہ ہے جسمیں ایسے پُر سوز نوحے رقوم ہیں کہ پتھر سے پتھر دل انسان بھی دامنِ چشم بھگوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ محمد وصی خان مذکورہ بالا نام سے یہ بیاض گزشتہ کئی برسوں سے شائع کر رہے ہیں ایمیں ان کو جس جانفشانی اور محنت سے مختلف انجمنوں سے ان کے نوحے یکجا کرتے پڑتے ہیں اس کا اندازہ مجھے بخوبی ہے جب میں اپنے نوحوں کا مجموعہ منظر بہ منظر کربلا شائع کر رہا تھا۔ اس وقت مجھے اپنے ہی نوحوں کے لئے جسطرح انجمنوں کے صاحبانِ بیاض کی منتیں کرنا پڑی تھیں وہ میرا دل ہی جانتا ہے کئی کئی دن چکر لگانے کے باوجود مجھے میرے ہی نوحے نہ مل سکے لیکن وصی خان صاحب نہ معلوم کہ ہر سال انتھک سے کلام جمع کر لیتے ہیں کہ مجھے

بھی ان سے سیکھنا پڑے گا۔ تاکہ اپنا دوسرا مجموعہ لاسکوں بہر حال زیر نظر بیاض تسکین زہرا عزائیہ ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے اور اس کا تمام تر سہرا اور ثواب خان صاحب کے نام انتساب ہے کہ انھوں نے شہدائے کربلا، اسیران کربلا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے سوگ میں بکھرے ہوئے کلاموں کو ایک حسین گلدستے کی شکل میں پیش کر کے واقعی قلب تسکین زہراؑ کے لئے سعی کی ہے۔ مولا ان کی یہ عبادت قبول فرمائے آمین ثم آمین بحق محمدؐ و آل محمدؐ۔

احقر

ریحان اعظمی

اظہار تشکر

میں تمام شعرائے کرام کا ممنون اور مشکور ہوں جن کے نایاب کلاموں نے میری اس بیاض کی زینت کو دوبالا کیا۔ خداوند کریم اور محمدؐ و آل محمدؐ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مولا ان تمام حضرات کو اس دنیا میں دولت صحت، عزت اور مزید شہرت عطا فرمائے اور جو ہمارے درمیان سے چلے گئے انکی مغفرت فرمائیے۔ یہ شعرائے کرام دراصل خادم حضرت مسلم ابن عقیل ہیں جو اپنے اشعار کے ذریعہ پیغام حسینی کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ترویج علوم آل

محمد علیہم السلام کے ساتھ ساتھ اجر رسالت بھی ادا کر رہے ہیں۔

۔میں جناب سید ذوالفقار جعفری صاحب کا بھی مداح ہوں جو اپنے منفرد انداز سے نوحوں اور سلاموں کو نثری پر درد آواز میں کیسٹوں کے ذریعہ پیش کر رہے ہیں جو ترویج علوم آل محمد علیہم السلام کا بہترین طریقہ ذریعہ اور عمل ہے جس کے ذریعہ حسینی پیغام کوچہ کوچہ گلی گلی اور شہر شہر پہنچ رہا ہے۔ خدا ان کے اس مشن کو کامیاب کرے اور کاروبار میں ترقی عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے۔

قوم کے جانثار شہیدوں کو سلام

میں اپنی تمام ماؤں اور بہنوں سے درگاہ حضرت ابوالفضل العباس نارتھ ناظم آباد کی حفاظت کرنے والے نین حسینی شہیدوں کے لئے سورۂ فاتحہ کی استدعا کرتا ہوں۔

حسین تیری عظمت کے لئے جاں نثار حاضر ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کی عزاداری شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ اور غم حسین میں گریہ شیعہ مذہب کی علامت۔ ہم چاہتے ہیں کہ عزاداری کے ذریعے شیعہ مذہب کی حفاظت کریں۔

مرکزی تنظیم عزا (رجسٹرڈ)

تحریر: شمس الحسن شمسی
جنرل سیکریٹری مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

شیعہ انجمنوں کی فیڈریشن

ملت جعفریہ کے وقار اور عزت نفس کی علامت، صف اول کے حقیقی شیعہ رہنماؤں کی ایک تنظیم جس کے ممبر شہر کراچی میں ہر محلہ اور ہر گلی میں موجود ہیں۔

مرکزی تنظیم عزاداری رجسٹرڈ، کراچی شہر کا وہ عظیم ادارہ ہے جس سے کراچی شہر کی تمام ماتمی انجمنیں منسلک ہیں۔ یہ ادارہ اپنی حیثیت افادیت اور قیادت کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس کو پُرخلوص قیادت حاصل رہے تو ملت کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے خاص طور پر موجودہ دور اور حالات حاضرہ میں یہ بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس عظیم تنظیم کے نوجوانوں اور پرجوش اراکین کا کراچی جیسے وسیع شہر میں عوام اور خواص دونوں سے گہرا اور مکمل رابطہ قائم ہے ضرورت صرف طریقۂ کار کی ہے۔

یاد رکھیے کہ عزاداری امام مظلومؑ کے ذریعہ جو ہمیں قومی و دینی فوائد ہر سال حاصل ہوتے ہیں ان کو ضائع کرنے کے بجائے اگر تسلسل عمل باقی رہے تو قوم کی کایا پلٹ سکتی ہے اور یہ فرض بہرحال مرکزی تنظیم عزا (رجسٹرڈ) کا ہے اور یہ کام ہر حال میں اس ادارے ہی کو کرنا ہے۔ کیونکہ الحمد للہ اسے وہ سب کچھ حاصل ہے جو کسی مؤثر تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ اس ادارے کی سب سے بڑی دولت

اخلاص اور جذبہ ایثار و قربانی ہے جس کو یہ دولت حاصل ہوتی ہے
کامیابی و کامرانی خود اس کے قدم چومتی ہے۔ اُسے دنیا کی کوئی طاقت
شکست نہیں دے سکتی۔ اس تنظیم کے پاس صالح اور بالغ نظر قیادت
بھی ہے اور بہت بڑی افرادی قوت بھی۔ اس تنظیم کے اراکین کراچی جیسے
عظیم شہر کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں جو بھی
تعمیری کام کیا جائے گا۔ اس میں انشاءاللہ ضرور کامیابی و کامرانی ہوگی۔ یہ
ثابت ہو چکا ہے کہ اس تنظیم کے موجودہ عہدیداران بلاشبہ پُرخلوص ہیں۔
اور باعمل بھی وہ قومی مقاصد کی خاطر نہ صرف اپنے قیمتی وقت کی قربانی دیتے
ہیں بلکہ باہمی تعاون اور درگزر سے کام لیتے ہوئے منزل کی طرف بڑھنے کی صلاحیت
بھی رکھتے ہیں اگر انتظامیہ کسی بھی مذہبی جلسہ یا جلوس کے سلسلہ میں کسی قسم کی پریشانی
یا انتظامی مسائل میں الجھن محسوس کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ مرکزی تنظیم عزا
رجسٹرڈ کے عہدیداروں سے رجوع کرے۔ انشاءاللہ یہ ادارہ ہر قسم کا بھرپور تعاون
پیش کرے گا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انتظامیہ نے قوم کے مخلص کارکنوں کو
نظر انداز کر کے نام نہاد خود ساختہ مفاد پرست اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننے والوں
کو ہی ہمیشہ پکارتی ہے۔ دوسری طرف ان مفاد پرستوں سے ہٹ کر قوم مرکزی تنظیم عزا
رجسٹرڈ کی مخلص قیادت پر اعتماد رکھتی ہے خداوند کریم سب کو قوم کی بھلائی کے لئے اتحاد و اتفاق
سے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طبقہ خصوصاً خواتین کو بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ ان مرثیوں کے بیشتر اجزا ان کے علم و فہم سے بالاتر تھے اور وہ ان کے لیے بہت کم رونے رلانے کا ذریعہ ثابت ہوتے تھے۔ میر انیس اور مرزا دبیر کی مرثیہ گوئی کا عہد عہدِ معراج تھا۔ اہلِ ذوق، صاحبانِ زبان، اور اربابِ فن ان کے کلام پر سر دھنتے تھے ان کی اور ان کے کلام کی مقبولیت عالمگیر تھی لیکن عوام کی مایوسی بہر حال برقرار تھی جسے محسوس کر کے ان دونوں بزرگوں کے عہد میں ہی بعض شعراء نے عورتوں کی ماتم داری اور سینہ زنی کے لئے نوحہ کی موجودہ صنف کو ایجاد کیا اور اس میں حسنِ بیان اور شدتِ الفاظ پر زور دینے کے بجائے معمولی انداز میں واقعات شہادت امام مظلوم قلمبند کر کے عورتوں اور عوام کی بے چینی کو دور کرنے کی راہ نکال۔ اس طرح نوحہ کی صنف اردو شاعری میں عالم وجود میں آئی۔

نوحے صرف طلبگار اشک باری اور امین عزاداری ہی نہیں بلکہ نوحوں میں رسولؐ کا کلام، حسینیت کا پیغام اور درسِ اسلام بھی پیش کیا جاتا ہے۔ بزمِ غم، ترجمانِ اشک، بیانِ درد، سوز زباں، کلامِ محبت، شرحِ مودت، خطابِ انسانیت، نشر گاہِ عزا، خطبۂ صدق، بیانِ فتح حق، اعلانِ شکستِ باطل اور جانِ تنظیم عزا ہیں۔

غمِ حسینؑ کی معجز نمائی دیکھئے کہ دنیا غم سے نجات حاصل کر کے عیش و نشاط چاہتی ہے اور ہم دنیا کی تمام مسرتوں کو قربان کر کے غمِ حسینؑ کے بحرِ بیکراں میں غرق ہو جانے کی آرزو رکھتے ہیں اور سرمایۂ حیاتِ جاوداں فراہم کرتے ہیں نوحے اس غم میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری ماتمی انجمنوں نے فروغِ حسینیت میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ہمارے نوحہ گو شعراء نے عزاداری و ماتم داری کو ایک مستقل و دائمی حیثیت دلا دی ہے انشاء اللہ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا اور ہم قیامت تک گوہرِ اشک نذرِ بارگاہِ سید الشہداءؑ کرتے رہیں گے

بابا سید صفدر حسین جلالی
کی
دعا، برائے مومنین و مومنات

پیاری بہنو مجلس عزا و ماتم اور زیارتِ سید الشہداء علیہم السلام کے بعد مندرجہ ذیل دعا کو پڑھنا مت بھولیئے (وصی)

اے رب جہاں پنجتنؑ پاک کا صدقہ
اس قوم کا دامن غم شبیرؑ سے بھر دے
بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیبؑ ابن مظاہرؑ کی نظر دے
کمسن کو ملے ولولہ عونؑ و محمدؑ
ہر اک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے
ماؤں کو عطا کر ثانی زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے
جو پردۂ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ ہیں ایسی خواتین کے پردے
مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے
جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلس شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے
مفلس پہ زرو لعل و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا سر قرض ادا غیب سے کر دے
غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غم شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

ش

اس کی کارکردگی میں امتیازی شان بھی پیدا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اپنے اسباب کی
ضرورت کو محسوس کیا کہ "پاک محرم ایسوسی ایشن" کی کارکردگی سال کے دس دن یا
بعض مخصوص تاریخوں تک محدود نہ رہے بلکہ اسکی خدمات کو سال بھر پر محیط کر دیا
جائے اور ان میں تنوع بھی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ اسکی مساعیٔ جمیلہ
سے پہلے پایۂ ہر معصوم کی ولادت و شہادت نیز اہم تاریخوں پر "پاک محرم ایسوسی
ایشن" کے زیر اہتمام مرکزی مجالس عزا منعقد ہوں جو بحمدہ نہایت پابندی کے ساتھ
عزاخانۂ زہرا کراچی میں منعقد ہو رہی ہیں۔ اسی کے ساتھ آپنے ایک نہایت عمدہ
سلسلے کا آغاز کتابوں کی نشر و اشاعت کی صورت کیا ہے تا کہ ہر معصوم کی ولادت و
وفات وغیرہ کے موقع پر ایک ایسا کتابچہ منظر عام پر لایا جا سکے جس میں معصوم کے حالات زندگی
اس طرح قلمبند کئے جائیں کہ مومنین کرام ایک نشست میں پوری کتاب پڑھ سکیں اور عمل
زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے والے دروس سے مالا مال ہو سکیں۔ اس سلسلے میں
سال بھر کے مذہبی کیلنڈر و شجرۂ طیبہ چہاردہ معصوم کے مقدس نقش کے ساتھ ساتھ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب خاتون جنت حضرت امام حسن حضرت امام زین العابدین
حضرت امام محمد تقی حضرت امام علی نقی حضرت امام جعفر صادق حضرت امام موسیٰ کاظم امام
حسین حضرت عباس امام زمانہ حضرت امام علی رضا حضرت امام حسن عسکری اور حضرت
امام محمد باقر کے حالات زندگی پر کتابچے منظر عام پر آچکے ہیں۔ التزام یہ رکھا گیا ہے کہ سال
کے دوران جیسے جیسے وہ مقدس تاریخیں آئیں ان کی مناسبت سے مجالس و محافل منعقد ہوں
اور کتابچے بھی شائع کئے جائیں۔ ان کتابچوں کے علاوہ قرآنی دعاؤں پر مشتمل ایک رسالہ بعنوان
گوہر مقصود بھی شائع ہو چکا ہے امید ہے اہل ایمان اور پیاری بہنیں ان مختصر کتابچوں سے

فیضیاب ہو کر اپنی زندگی کو حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہی ان کتابوں کا مقصد ہے۔ یہ کتابیں محمد رضی خاں مقامی سیکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین رجسٹرڈ امام بارگاہ عسکری جعفر طیار سوسائٹی ملیر سے مفت طلب کی جاسکتی ہیں۔

نذرِ عقیدت

میں عالیجناب سید غلام نقی رضوی منیجنگ ٹرسٹی پاک ہوم ایجوکیشن ٹرسٹ کا بہت مداح ہوں وہ اس عمر میں بھی تقریباً ۴۴ سال سے مسلسل ترویج عزا و علوم محمد و آل محمد علیہم السلام میں جوانوں کی طرح خلوص نیت اور حقیقی لگن کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ شہر کراچی میں مرکزی عشرۂ محرم بمقام نشتر پارک اور بسلسلۂ ولادت ائمۂ اطہار جشن ولادت بمقام عزا خانہ زہرا میں اہتمام کرتے ہیں۔

اب آپ قلمی دنیا میں بھی اپنے علم کے ذریعے درس محمد و آل محمد علیہم السلام کو کتابی شکلیں دے کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ خداوند کریم انکو صحت عزت عطا فرمائے اور اسی طرح دین، قوم، ملت اور ملک کی خدمت کرنے کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

نیازمند
محمد رضی خاں

فرزند علیؑ کی طرح ہم گھر تمہیں دینگے
ہم سب ہیں غلام اس کے جو ہے ساقی کوثر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

جو تیغ تلے سجدۂ معبود میں سر ہو
موت آئے تو سجدے میں جسے یہ بھی خبر ہو
معروف بکا اس کے لئے کیوں نہ بشر ہو
وہ جس نے نہ چھوڑا دیا اسلام پہ خنجر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

وہ بازوئے عباسؑ جو کاٹے گئے رن میں
وہ تیر جو پیوست ہیں شبّر کے بدن میں
دوری ہوئی پردیس میں جب بھائی بہن میں
مرقد میں بکا کرتے تھے وہ خاک اڑا کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

نعرے تو بہت اور بھی لوگوں نے لگائے
نعرہ کوئی ایسا نہ تھا غیر جو بلائے
بس نعرۂ حیدرؑ نے وہ اوصاف ہیں پائے
ڈوبا ہوا سورج بھی نکلتا ہے اُبھر کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

آؤ درِ حیدر کی طرف صورتِ قنبر
اس در کی جبیں سائی بناتی ہے قلندر
سلمان یہیں بنتے ہیں یہیں میثم و بوذر
یہ در تو بدل دیتا ہے حُر کا بھی مقدر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

ہوتی ہے یہاں آکے یہ باحق بات مکمل
سچ بات کہے جاؤ بہ وقت مسلسل
سچ بات کو مانیں گے سبھی آج نہیں کل
بس نام علیؑ ورد کرو مثلِ قلندر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

گرتے ہوئے لوگوں کو یہ میداں میں اٹھا دیں
قرآں کی زباں بولنا پتھر کو سکھا دیں
طوفان کا رُخ موڑ دیں آندھی کو بھگا دیں
یہ جامِ شہادت پئیں قاتل کو جگا کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

درِ کعبہ کی دیوار میں قدرت نے کیا ہو۔
بُت کعبہ میں رکھے ہوئے جو توڑ رہا ہو۔
[illegible]

مدینہ والو۔ خموش رہنا غریب زینبؑ سے کچھ نہ کہنا
بنا ہوا گھر جو لے گئی تھی وہ کربلا میں اجڑ گیا ہے۔

عزائے شبیرؑ ہے عبادت جناب زینبؑ کی ہے امانت
یہ نوحہ تیرے قلم سے محشر جناب زہراؑ کی عطا ہے

نوحہ ۔ (گلزار حیدری)

سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
جب ہوگا سوا نیزے پہ خورشید قیامت
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
بڑھتا ہی چلا جائے گا شبیرؑ کا ماتم
قائم جو علم شاہ کے علمدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
ہم قبر میں سو جائیں گے جب بے خبری سے
ماتم کے نشاں روح میں بیدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
ہر چیز کو دنیا میں فنا ہونا ہے اک دن
قائم علم شبیرؑ کے آثار رہیں گے۔

شاہ میں ...

جنت میں اگر مجلسِ شبیرؑ نہ ہو گی۔
ہم اہلِ عزا خلد سے بیزار رہیں گے
سائے میں سیدہؑ کے عزادار رہیں گے

اک بار ذرا نامِ علیؑ لے کے تو دیکھو!
مشکل میں مددگار وہ ہر بار رہیں گے۔

بے جان خداؤں سے کہا بنتِ اسد نے
کعبہ میں تو اب حیدرِ کرار رہیں گے
سائے میں سیدہؑ کے عزادار رہیں گے

زینبؑ کا کھلے سر جو دربار میں جانا
سجادؑ اسی درد سے بیمار رہیں گے
سائے میں سیدہؑ کے عزادار رہیں گے

وہ مشک کا چھوٹنا وہ سکینہؑ کا بلکنا
عباسؑ کے سینہ پہ سدا بار رہیں گے
سائے میں سیدہؑ کے عزادار رہیں گے

ریحان میرا نامہ اعمال ہے نوحہ
پروانۂ جنت میرے اشعار رہیں گے

☆

نوحہ

(انجمن گلزار حیدری)

روروکے بیاں کرتی تھیں یہ زینبؑ ناشاد

اے سید سجاد اے سید سجاد

اب ہوش میں آؤ کہ ہوا گھر میرا برباد

اے سید سجاد اے سید سجاد

مارے گئے عباسؑ دلاور سب دریا

پامال ہوا رن میں تیرے باپ کا لاشہ

خیمے بھی جلے جل گیا معصوم کا جھولا

جل جائیں کہ جاں اپنی بچائیں کرو ارشاد

اے سید سجاد اے سید سجاد

میں روتی رہی اکبرؑ مہ رو گئے مارے

بھائی پہ فدا عونؑ و محمدؑ ہوئے پیارے

سب چھپ گئے ہیں آنکھوں کے تارے

چلتی تھی چھری بھائی پہ میں کرتی تھی فریاد

اے سید سجاد اے سید سجاد

بازو کو میرے چوم کے بابا نے کہا تھا

اک روز رسن بازو میں باندھیں گے یہ اعدا

میں کہتی تھی کیوں کیا میرا عباسؑ نہ ہوگا
رہ رہ کے مجھے بات وہی آتی ہے اب یاد

اے سید سجاد — اے سید سجادؑ

بازو کٹے عباسؑ کے میں دیکھ رہی تھی
نیزہ لگا اکبرؑ کے کمر شاہ کی جھکی تھی
ہیں زخم جو اس دل پہ نہیں ان کی ہے تعداد

اے سید سجاد — اے سید سجادؑ

اے لال علیؑ یاں سے کہ زنداں کا سفر ہے
چادر کی جگہ خاک بنی زینبؑ سر ہے
آمادہ جفا پر یہاں ہر بانیٔ شر ہے
اب اٹھ کہ تو دکھلاؤ ذرا قوت افتاد

اے سید سجاد — اے سید سجادؑ

ریحان تو اس وقت فقط اتنی دعا کر
اس مجلسِ شبیرؑ میں ہاتھوں کو اٹھا کر
اے جانِ نبیؐ روحِ نبیؐ سبطِ پیمبرؐ
محشر میں سناؤں مجھے نوحہ یہ رہے یاد

اے سید سجادؑ — اے سیّد سجاد

(گلزار حیدری)

نوحہ

ہائے غریب الوطن ہائے اسیرِ محن

الوداع ۔ الوداع ۔ الوداع

اے حسین الوداع ۔ اے حسین الوداع

نیزے پہ سر کاٹ کے ہائے چڑھایا گیا

گھوڑوں سے پامال تن تیرا کرایا گیا

لوٹ کے سب مال و زر خیمہ جلایا گیا

بیبیوں پہ جس قدر کرتے تھے اعدا جفا

اتنا ہی سیدانیاں کرتی تھیں آہ و بکا

دشت جفا میں گونج رہی تھی صدا

باندھی جفاکار نے شانوں میں کس کر رسن

چھین لی سر سے ردا ہو گئی بے بس بہن

کس طرح ہمشیر دے بھائی کو اپنے کفن

بالی سکینہ کے جب شمر نے چھینے گہر

خون بہا اس قدر ہو گیا سب کرتا تر

کہتی تھی آؤ چچا وقت مدد ہے پدر

ہتھکڑی اور بیڑیاں، طوق گرانبار رہے
کتنے اسیر محن عابدِ بیمار رہے
لشکرِ جور و جفا جانکو بتیاں کر
گھوڑوں سے بچے صغیر راہ میں چلتے گرے
دب کے سدھارے جہاں ناقوں کے پاؤں تلے
جان نے یہ داغ بھی اپنے جگر پہ سہے
مرگئی زنداں میں جب بالی سکینہؑ قضا
رنج و الم ہوگیا آلِ نبیؐ کا سوا
لاش سے لپٹی ہوئی کرتی تھی بانو بکا
ہوں گے وہیں پہ چچا اور برادر پدر
ان کو سنانا تمام اپنا یہ حالِ سفر
کرکے وہاں پہ تمام جائیں گے پھر اپنے گھر
ہوکے رہا قید سے آئے حرم کربلا
بیبیوں کے بین سے ہل گیا دشتِ جفا
عابدِ بیمار کا نوحہ پرسوز تھا
مقتلِ شبیرؑ پر جب کہ نظر جا پڑی
بنتِ علیؑ پشت سے ناقہ کے رن میں گری
کرتی ہوئی بین یہ گھٹنیوں کے بل چلی۔

پوچھیں گے مجھ سے جو لوگ آکے وطن میں تمام
آئے نہیں ساتھ کیوں سبطِ نبیؐ نیک نام
کیسے کہوں گی یہ میں مر گئے سب تشنہ کام
تم پہ انیس امام بنتِ علیؑ کا سلام
بھائی بھتیجے پسر جان شہ تشنہ کام
ناصرِ دینِ خدا حامیٔ عالیمقام

نوحہ (گلزار حیدری)

ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام
ایک یہی بات سجاد کو کھا گئی
سر کھلے زینبؑ کہاں آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

طوق کے بوجھ سے سر نہیں تھا جھکا
وجہ شرمندگی اک یہی درد تھا
مجمعِ اشقیاء میں پھوپھی آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

تپ رہا تھا بدن اور زنجیر بھی
بے ردا ماں پھوپھی اور ہمشیر بھی
سوچتے تھے نہ کیوں کر قضا آگئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

بیبیوں کے گلے ریسماں سے بندھے
گرد آلود بالوں سے چہرے چھپے
شام تک کس طرح بنتِ زہرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

وارثوں کے جنازوں پہ روئے نہیں
عصر عاشور کے بعد سوئے نہیں
نیند رخصت ہوئی آنکھ پتھرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

ایک تو زنداں اس پر اندھیرا بہت
اور فریاد کرنے پہ پہرہ بہت
موت بھی اس اندھیرے سے گھبرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

سو گئی قید خانے میں وہ غمزدہ
جس کا شامِ غریباں میں دامن جلا
قید خانے کی اس کو زمین کھا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

کیسے دفن ہوئی جگر کے ہیں زنجیر میں
درد لکھتے ہیں یہ صرف تقدیر میں
دفن کرنے سکینہؑ کو ماں آگئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

درد ریحان بھجے دکھ میں لکھوں
خامۂ جاں سے میرے ٹپکتا ہے خوں
روح قرطاس اس غم سے تھرا گئی

ہائے بازار شام میرا بے کس امام

التماس

ایک سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب جناب مرزا عاشق حسین و سیدہ زہرہ بیگم والدین جناب شاہد حسین مرزا۔ چیف انجینئر۔ مسقط

نوحہ (گلزار حیدری)

سجدے میں سر ہے حلق پہ خنجر کی دھار ہے
بندہ یہ کون ایسا عبادت گزار ہے
خاموش کیسے تو میرے پروردگار ہے
در پہ بہن ہے پشت پر قاتل سوار ہے
اس حال میں بھی لب پہ یہی بار بار ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

ہاں یہ وہی حسین علیہ السلام ہے
تیری طرف سے جس پہ درود و سلام ہے
سبطِ نبی ہے یہ شاہِ عالی مقام ہے
جس کے لبوں پہ ایک ہی کلمہ مدام ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

یہ وہ ہے جس کے ہاتھ میں زلفِ رسول تھی
میرے نبی کو جس کی ہر ایک ضد قبول تھی
بابا علی اسی کا تھا مادر بتول تھی
جس کے لبوں پہ بات یہی مثلِ پھول تھی
صد شکر صد شکر صد شکر میرے رب

کہتے ہیں دستِ فاطمہ زہرا کے آبلے
پالا ہے چکی پیس کے مادر نے پیار سے
جنت سے کپڑے عید پہ بھیجے خدا نے جسے
شکرِ خدا میں بات وہ پھر کیونکر نہ یہ کہے۔

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

اولاد والو تم ہی کرو دل سے فیصلہ
وہ شخص جس کا بیٹا ہو ہمشکلِ مصطفےٰ!
دیکھے اسی پسر کا وہ سینہ چھدا ہوا
نیزہ نکالتے ہوئے سینہ سے دی صدا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

رُخ سوئے آسماں کیا خالق کو دی صدا
اصغر شہید ہو گیا ۔ اکبر گذر گیا
لشکر کہاں کا میرا برادر نہیں رہا
پر بے کس و ملول نے شکوہ نہیں کیا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

ناراض تو ہو مجھ سے مجھے کب قبول ہے
تو خوش ہو اے کریم مجھے سب قبول ہے

قیدِ حرم اسیریٔ زینبؑ قبول ہے
کیا تجھ کو میری بات یہ یا رب قبول ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

زخموں سے چور چور تھا جب فاطمہ کا لال
لختِ دل علی و نبی غم سے تھا نڈھال
جس کرپہ خون مل کے بعد حسرت و ملال
کی عرض شہ نے شکر ہے اے رب ذوالجلال
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

کیسے کہوں ریحان جو شہ پر گزر گئی
بیٹے شہید ہو گئے بچی بچھڑ گئی
زینب دیارِ شام میں جب ننگے سر گئی
نوکِ سناں سے سوئے فلک یہ خبر گئی
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

☆

(گلناز چیدری)

نوحہ

آؤ اکبر سہرا باندھو
آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی منڈوا کے بچھا دو
کوئی آنچل سر پہ چھا دو
کوئی کاجل سرمہ لا دو
کوئی مہندی رنگ رچا دو
آؤ اکبر سہرا باندھو

میرا لال سدا آباد رہے
دل ماں بہنوں کا شاد رہے
سکھی جگ جگ یہ اولاد رہے
میرے من کی پوری مراد رہے
کوئی ناد علی دہرا دو
پوشاک شہنشاہی لا دو

آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی چادر زہرا اماں کی
کوئی پگڑی لاؤ نانا کی

چلو بہنو آؤ اکبر کی
اکبر کے لگاؤ اب مہندی
پھولوں کی سیج سجا دو
یہ بام و در مہکا دو
آؤ اکبر سہرا باندھو

پھولوں کو آب کوثر سے
دھلوا کے بوذر و قنبر سے
یہ سہرا لگا تب سر سے
جب ابر نجف سے آ برسے
عباس کا پرچم لا دو
سائے میں اس کو بٹھا دو

آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی صغرا کو پیغام یہ دو
اکبر کی بہن تم شاد رہو
آنے کی سکت ہو تو آ جاؤ
اور نیگ تم اپنا لے جاؤ
بھیا کے گلے لگ جاؤ
گھونگھٹ دلہن کا اٹھا دو
آؤ اکبر سہرا باندھو

کہتی ہے سکینہ خوش ہو کر
دولہا جو بنے بھیا اکبرؑ
میں نیگ میں مانگوں گی گوہر
سر رکھ کے ان کے سینے پر
حق میرا مجھے دلوا دو
مجھے بندے نئے پہنا دو

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

ناگاہ یہ دی ہاتف نے صدا
اے ظلم ہوا ام لیلیٰ
سینہ میں لگا ہے نیزہ
ارمان تھا جس کی شادی کا
اکبرؑ کو کفن پہنا دو
زخموں سے خاک چھڑا دو

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

برچھی ہے کلیجے میں ٹوٹی ...
ہاتھوں میں لگی خوں کی مہندی
خوشبو بکھرے ہوئے سہرے کی لڑی
سر وار پہ غیب سعد کی ہے گھڑی

زینبؑ کو ہوش میں لاؤ
تو فرش عزا کا بچھا دو

آؤ اکبر سہرا باندھو ۔

وہ قاصد صغرا کو یہ خبر —
صغرا کو بتائے وہ جا کر
اکبر تو گئے سوئے کوثر
کیا تکتی ہے صغرا رہ گزر
مت ان سے آس لگا دو
اب فاتحہ ان کی دلا دو   آؤ اکبر سہرا باندھو

ریحان تجھے اکبر کی قسم
مت روک ابھی تو اپنا قلم
وہ بات تجھے کرنا ہے رقم
غم اہل عزا کا جس سے ہو کم
خود تڑپو اور تڑپا دو۔

آؤ اکبر سہرا باندھو

نوحہ

(گلزار حیدری)

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کلمہ گو ہو محمد کے شامی
کیا میں مہمان آیا نہیں ہوں
کیا میں زہرا کا جایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

میرا بابا ہے مشکل کشا
میری مادر بھی ہے سیدہ
میرا بیٹا ہے زین العبا
میرے نانا کا کلمہ پڑھا
جس کے سائے کو تم ڈھونڈتے ہو
کیا میں اس کا ہی سایہ نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

تم نے مکتوب لکھے کئی
آ گئے جلد ابن علیؑ
دین کی روشنی کم ہو گئی
شمع اسلام بجھنے لگی

تم نے چاہا تھا میں آگیا ہوں
خود مدینے سے آیا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

دسترس میں میری کیا نہیں
علم، تقویٰ، شجاعت، یقیں
میرے پیروں کے نیچے زمیں
جس پر رکھیں فرشتے جبیں

میں ہی سردار اہل جناں ہوں
کوئی ٹوٹا ستارا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

میری گردن پہ خنجر چلے
آگ لگتی ہے گھر میں جلے

بنتِ زہرا کی چادر چھینے
ہاتھ دوں گا نہ اپنا تجھے
ہاتھ میرا دستِ خدا ہے
میں تو منکر خدا کا نہیں ہوں۔

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

ساتھ زہرا کی ہیں بیٹیاں
محترم ان سا کوئی کہاں
پیاس کی دھوپ کی سختیاں
سب کے چہرے ہوئے ہیں دھواں
بیٹیاں فاطمہؑ کی ہیں پیاسی
صرف میں ہی پیاسا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

حکم عباس کو دوں اگر
نہر سے آئیں وہ چھین کر

کربلا ہوگی زیر و زبر
لاشیں تیریں گی ہر موج پر
میں نہیں چاہتا جنگ کرنا
فوج لڑنے کو لایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

گونجی بن میں کی ایسی صدا
شہ کو ریحان کہتے سُنا
یا علیؑ یا علیؑ ایلیا
وقت امداد کا آگیا
میرے بچے بلکتے ہیں پیاسے
پھر بھی کیا مسکرایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

صاحب بیاض
سید محمد نقی



مشرف رضوی۔
سید محمد ذکی۔
ریاض حسین
ارشد حسین

انجمن ذوالفقار

بلاک نمبر ۲۰ فیڈرل بی ایریا کراچی

تعداد ممبران دو ہزار

صدر انجمن
ثقلین عباس

جنرل سیکریٹری
سید افتخار حسین کاظمی

جوائنٹ سیکریٹری
مظہر علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ ۔ یا علیؑ یا علیؑ

شاعر حضرت فخر لکھنوی ــــــــــــــــــ انجمن الذوالفقار

دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ یا علیؑ یا علیؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

لٹ گئی آلِ نبیؐ یا علیؑ
ہے مصیبت کی گھڑی یا علیؑ
آگ خیموں میں لگی یا علیؑ
ہم کو گھیرے ہیں شقی یا علیؑ

آپ ہی آیئے اعدا سے بچانے کے لیے
ہم کو گھیرے ہیں شقی یا علیؑ

زندہ نہیں بھائی عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ یا علیؑ علیؑ

مر گئے ہیرو جواں یا علیؑ
کھائی اکبرؑ نے سناں یا علیؑ
مر گیا غنچہ دہاں یا علیؑ
سنیئے بنتی کی فغاں یا علیؑ

آج بے والی وارث ہیں رسن بستہ حرم
سنیئے بیٹی کی فغاں — یا علیؑ
آتی ہے شرم بابا سر پہ نہیں ہے چادر — یا علیؑ یا علیؑ
دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت حیدرؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر — یا علیؑ یا علیؑ
یا علیؑ
مر گئے شاہِ زمن — یا علیؑ
لاش بے گور و کفن — یا علیؑ
اور ہے مجبور بہن — یا علیؑ
یونہی بازاروں میں درباروں میں جانا ہے ہمیں
بازوؤں میں ہے رسن — یا علیؑ
سر ننگے کیسے بابا زینبؑ پھرے گی دردر — یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر — یا علیؑ یا علیؑ
ہو گیا کیسا ستم — یا علیؑ
اب نہ بھائی نہ علم — یا علیؑ
ہو گئے شانے قلم — یا علیؑ
بے سہارا ہیں حرم — یا علیؑ
ناتواں عابد بیمار گرفتار ستم

بے سہارا ہیں حرم یا علیؑ

دیکھو تو بابا آکے یہ بے بسی کا منظر یا علیؑ یا علیؑ
دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت حیدر یا علیؑ یا علیؑ
بابا عدو کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

بے ردا کی ہے دعا یا علیؑ
شاد ہوں اہل عزا یا علیؑ
گونجے ماتم کی صدا یا علیؑ
سر یہ ہو خاک شفا یا علیؑ

نوحہ محشر کا ہو مقبول نقی کی ہو صدا
سر یہ ہو خاک شفا یا علیؑ یا علیؑ

ماتم رہے ہمیشہ بھائی کا میرے گھر گھر یا علیؑ یا
دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت حیدرؑ یا علیؑ یا
بابا عدو کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

نوحہ (انجمن الذوالفقار)

یا حسینؑ ، یا حسینؑ

میری دنیا اجڑ گئی بابا
کیا بتاؤں کہ کربلا آکر
کیا قیامت گزر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

چکیاں پیس پیس کر پالا
آپ نے جس کو فاطمہؑ زہرا
اسکو مہماں بلا کے مار دیا
ہائے میں کیوں نہ مر گئی بابا

آپ مشکل کشا ہیں اے بابا۔
کیجئے مشکل کو حل پئے زہراؑ۔
دیکھ لے موت اب میرا چہرہ۔
موت میری کدھر گئی

یا حسینؑ یا حسینؑ

قبر سے کم تو گھر نہیں ہوگا

بھائی میرا اگر نہیں ہو گا۔
ایک لمحہ بسر نہیں ہو گا۔
بے برادر جو گھر گئی بابا۔

اپنے بچوں کا کیوں کروں ماتم۔
کم نہیں ہوتا دل سے بھائی کا غم۔
جی نہ پاؤں گی میں خدا کی قسم
سر خوشی روٹھ کر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

کچھ اسیری کا حال بھی سنیئے
ہاتھ شمر لعین نے میرے باندھے
چار جانب تھے دشت میں لاشے
شام تک ننگے سر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

وہ سکینہ وہ دختر شبیرؑ
باپ کے غم میں مضطر و دلگیر
لے گئے چھین کے گہر بے پیر
خون سے پوشاک بھر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

جھولا اصغرؑ کا بستر بیمار
جل گیے بعد سید ابرار
دیکھے ہر سمت حسرتوں کے مزار
جس طرف بھی نظر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

وہ قطار یں سروں کی نیزوں پر
کہیں قاسمؑ کہیں علی اکبرؑ
ایک نیزے پہ تھا سر اصغرؑ
دل پہ بی بی کیا گزر گئی بابا . . . .

یا حسینؑ یا حسینؑ

اپنے بھیا کو جب نہ پاؤں گی
سونا گھر ہائے کیسے دیکھوں گی
موت آجائے تو یہ سمجھوں گی
میری قسمت سنور گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

کیسے ریحان اعظمیؔ سے لکھوں
دل ہے ہوا شدت الم سے خوں

جب تصور میں یہ صدائیں سنوں

آج زینبؑ بکھر گئی بابا۔۔۔

میری دنیا اجڑ گئی بابا۔

یا حسینؑ یا حسینؑ

چند کامیاب وظائف

(۱) وظیفہ برائے دفعہ شر اور نجات دشمنان

یاقاھر العدو یاوالی الولی یامظہر العجائب یامرتضٰی علی ۔ (۱۱۰ مرتبہ دن میں کسی بھی وقت تلاوت کیجیے)

(۲) وظیفہ برائے کامیابی امتحان و طلب کسی چیز۔۔۔۔۔۔۔۔کے

یا عزیز یا عظیم یا علی

۵۰۰ مرتبہ تلاوت کیجیے۔

(۳) کسی امر میں رکاوٹ پیش ہو تو۔۔۔۔۔۔۔

یا مولاتی یا فاطمہ اغیثی

۵۱۰ مرتبہ تلاوت کیجیے۔

(۴) پریشانی اور خراب حالات کو صحیح کرنے کے لئے۔۔۔۔۔

صبح۔ یا حافظ یا علی مدد ۱۱۰ مرتبہ

شام۔ یا فاطمۃ اغیثی ۵۱۰ مرتبہ

(۵) ایک تسبیح ہر روز اور ہر نماز کے بعد پڑھیے

وعجل فرجھم

نوحہ (انجمن ادارہ انتظار)

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

لیتا ہوں سب سے پہلے خدا اور نبی کا نام
آتا ہے پھر زباں پر مولا علیؑ کا نام
میری نماز سجدہ میرا اور دعا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ

حسنین کے پدر ہیں اور شوہر بتولؑ کے
ہر لمحہ ساتھ ساتھ رہے جو رسولؐ کے
دو لفظ ہیں زباں پہ مری مصطفیٰؐ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

ہوتے ہوئے خدا کے بہت سے گدا بنے
دعوے غلط غلط کئے اور مصطفیٰؐ بنے
پیدا ہوا نہ کوئی کبھی دوسرا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

عادت سی پڑ گئی ہے کہ مولا علیؑ مدد
مشکل میں کہہ کہو یا علیؑ مدد

خیبر میں جب رسولؐ نے دی ہے صدا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

کعبے میں کوئی پہلے نہ آیا نہ ان کے بعد
اعزاز لافتیٰ کا بھی پایا نہ ان کے بعد
حاصل ہوا کسی کو نہ یہ مرتبہ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

مولا علیؑ کا نام مناجات کی طرح
نادِ علی کا حسن ہے آیات کی طرح
عقبیٰ میں بھی نجات کا ہے راستہ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

یادِ خدا میں آخری سجدہ گواہ ہے
معصومیت پہ مسجدِ کوفہ گواہ ہے
بیواؤں بے کسوں کا تھا اک آسرا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

مسجد کی سمت روتے حسینؑ و حسنؑ چلے
سر پیٹتے غریب بہ رنج و محن چلے
مارے گئے نماز میں شیرِ خدا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

بہہ کر علیؑ کا خون سوئے کربلا چلا
تاراج ہو گی آ کے جہاں آلِ مصطفےٰ
بے چین تیرے خون سے ہے کربلا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

مختصر تیرے امام بس بارہ امام ہیں۔
یہ وہ ہیں جن کے سارے فرشتے غلام ہیں
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علی
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

نوحہ

(انجمن المہدی القہار)

اے علیٔ اکبر

اے علیٔ اکبر

اے علیٔ اکبر

شبیہ پیمبر اکبرؑ ذبح بہ میدان ۔

یہ سبط پیمبر کی لیلیٰ کی کمائی ہے

کیا مادرِ اکبرؑ نے تقدیر یہ پائی ہے

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ

ذبح بہ میدان

جو نازوں کا پالا ہے اٹھارہ برس والا

لیلیٰ کا دلارا ہے اٹھارہ برس والا

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ

ذبح بہ میدان

سوچا بھی نہ تھا ماں نے یہ دن بھی آئے گا

مرنے کے لئے اکبرؑ میدان میں جائے گا

خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ

ذبح بہ میدان

کھائے گا کلیجے پر جس وقت سناں اکبرؑ
یہ تیری خبر سن کے مرجائے گی ماں اکبرؑ
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

پیری کی ہے نقاہت ہے اور سبط پیمبر ہیں
فرزند کی میت ہے اور سبط پیمبر ہیں۔
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

پھر کون بچائے گا، کرتی تھیں بکا مادر
چھینیں گے لعیں آکے جب سر سے میرے چادر
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

بیٹا نہ کسی کا یوں مرجائے جوانی میں
ماتم کی صدائیں ہیں دریا کی روانی میں۔
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

زہرا کی تمنا ہے پڑھتا ہے نقی نوحہ
ہم شکل پیمبرؐ کا شبیرؑ کو ہے پرسہ
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جوان اکبرؑ
ذبح بہ میدان

مل جائے جو اکبرؑ کی دلہن مجھے تحفہ
دن رات پڑھوں نوحہ یہ خاک پہ سر رکھ کر
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جوان اکبرؑ
ذبح بہ میدان

نوحہ (انجمن الذوالفقار)

غازی علمدار، غازی علمدار
غازی علمدار، علمدار علمدار

اے شاہِ شہیداں کے وفادار علمدار
غازی علمدار، علمدار علمدار

وہ پیاس وہ گرمی وہ ترائی سے بغاوت
وعدہ وہ بھتیجی سے وہ پیاسوں سے محبت
وہ ضبط کے بندھن میں بندھی تیری شجاعت
ہوگا نہ کوئی تجھ سا کہیں صاحب ایثار
غازی علمدار، غازی علمدار

سقائی سکینہؑ کی غلامی شہِ دین کی
قبضے میں ترائی تھی مگر پیاس وہی تھی
دنیا نے مگر شان علمدار یہ دیکھی
غازی علمدار، غازی علمدار

وہ نام کہ جس نام میں اک زیر نہیں ہے
مشکل میں پکاریں تو کوئی دیر نہیں ہے
عباس سا دنیا میں کوئی شیر نہیں ہے
جس رُخ سے بھی دیکھیں تو لگے حیدرِ کرارؑ

وہ غیظ میں آجائے تو گیتی کو الٹ دے
دنیا تو ہے کیا کفر کی بستی کو الٹ دے
بدمست حکومت کی وہ مستی کو الٹ دے
ہر دشمنِ شبیرؑ کی گردن پہ ہے تلوار
غازی علمدار، غازی علمدار

آقا ہے یہ ایسا کہ غلامی پہ کرے ناز
شبیرؑ کی آواز سے اونچی نہ ہو آواز
ہے جس کے پھریرے سے ہوا قوتِ پرواز
وہ صابرِ تسلیم و رضا صاحبِ کردار
غازی علمدار، غازی علمدار

روکے ہوئے تلوار کو حکمِ شہِؑ دیں سے
مشکیزہ لگائے ہوئے بچی کا جبیں سے
نہ موت کا خطرہ نہ کوئی فوج لعیں سے
بے خوف وہ حیدر کی طرح حاضرِ پیکار
غازی علمدار، غازی علمدار

بازو جو کٹے دانتوں میں مشکیزہ دبا کر
کوشش تھی پہنچ جاؤں سرِ خیمہ سرورؑ

افسوس کہ بچھڑا تھا کچھ اس طرح مقدر
گھوڑے سے گرا ریت پہ شبیرؑ کا غمخوار
غازی علمدار، غازی علمدار

مشکیزے سے بہتے ہوئے پانی کو جو دیکھا
عباس کی آنکھوں سے بہا خون بھرا دریا
یاد آگئی پھر مرتے ہوئے بالی سکینہؑ
جلتی ہوئی ہر سانس تھی شمشیر شرربار
غازی علمدار، غازی علمدار

آقا ہی کہا بھائی کو بھائی نہ پکارا
شبیرؑ نے سمجھا جسے آنکھوں کا ستارا
طوفانِ غم و رنج میں زینبؑ کا سہارا
جو دھوپ کی شدت میں رہا سایۂ دیوار
غازی علمدار، غازی علمدار

ریحان یہی اشک فشانی کا سبب ہے
تنہا ہیں حرم شام غریباں ہیں غضب ہے
معصوم سکینہؑ پہ قیامت کی شب ہے
کانوں سے لہو بہتا ہے نیلے ہوئے رخسار
غازی علمدار، غازی علمدار

نوحہ

شبیرؑ جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتولؑ و حیدرؑ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع
الوداع یا حسین الوداع

ہر گھر میں عزاخانے سجے تھے مرے آقا
آجاتی تھیں پُرسے کے لئے فاطمہ زہراؑ
کس دل سے کہیں تم کو عزادار الوداع
شبیرؑ جان احمد مختارؐ الوداع
جانِ بتولؑ و حیدرؑ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

بھولے ہیں نہ بھولیں گے تیری تشنہ دہانی
وہ خشک گلا اور وہ خنجر کی روانی
بے گور و کفن لاشۂ ابرار الوداع
شبیرؑ جانِ احمدؐ مختارؐ الوداع
جانِ بتولؑ و حیدر کرارؑ الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

آتی ہیں خیالوں میں جو زنجیر و بیڑیاں
وہ عابدِ غریب و بیمار و ناتواں
اے بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع
شبیر جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتولِ حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

کٹوا دیئے، جن ہاتھوں کو ترس گیا پانی
وہ مشکِ سکینہؑ، وہ علم تیری نشانی
سرتاجِ وفا شہؑ کے علمدار الوداع
شبیر جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتول و حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

دیتا ہے علم ثانیٔ زہراؑ کو سلامی،
اب سر نہ اٹھائیں گے کبھی کوفی و شامی
اے حضرتِ زینبؑ کی غمخوار الوداع
شبیر جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتول حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

زخموں سے بدن چور وہ لاشوں کا اٹھانا
ہاتھوں سے لحد اصغرؑ ناداں کی بنانا
اے خستہ جگر پیکر ایثار الوداع
شبیرؑ جان احمدؐ مختار الوداع
جان بتولؑ و حیدر کرار الوداع۔
الوداع یا حسینؑ الوداع۔
حق آپ کا کیا ہوگا ادا اہل عزا سے۔
ماتم بھی جو کرتے ہیں تو زہراؑ کی رضا سے۔
اے تشنہ دہن بے کس ولاچار الوداع
شبیرؑ جان احمدؐ مختار الوداع
جان بتولؑ حیدر کرار الوداع
الوداع یا حسین الوداع۔
محشر کی جو ہو شافعؐ محشر سے ملاقات۔
محشر میں انھیں پیش کروں نوحوں کی سوغات۔
رو رو کے کہوں احمدؐ مختار الوداع
شبیرؑ جان احمدؐ مختار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

صاحب ذوالفقار المدد

ایک سورۃ فاتحہ برائے ایصال ثواب

سید علی عباس رضوی عرف للّنے بھائی

(رحیمی خان)







سید جعفر زیدی — سید باقر زیدی، سید فرحان عباس رضوی

انجمن ذوالفقار حیدری رجسٹرڈ

جعفر طیار برانچ

تعداد ممبران ۔ ۵۰۰ ۳

نوحہ (انجمن ذوالفقار حیدری)

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے
یہ فرشِ عزا اے سبطِ نبیؐ تا محشر بچھا رہے



اٹھتی ہے اُٹھے ظلمت کی گھٹا
ہو کتنی ہی تاریک فضا
بجھنے نہ پائے شمع عزا
کتنے ہی اٹھیں طوفان مگر
روشن یہ دیا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

اک نسل ہٹے اک نسل بڑھے
اک شمع بجھے اک شمع جلے
شبیرؑ کا ماتم ہوتا رہے
نسلاً بعد نسل یونہی
جاری یہ سلسلہ رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

کٹتے رہیں سر لٹتے رہیں گھر
ڈھاتی رہے دنیا ظلم مگر
چھوٹے نہ شبیرؑ کا در

شبیر ترے دم سے عالم کا ہر گوشہ سجا رہے
یہ ماتم صدا رہے اور اس سوا رہے

غمخوار شہ ابرار ہیں ہم
باطل کے لئے تلوار ہیں ہم
تاریخ کا وہ کردار ہیں ہم
مر سکتے ہیں مٹ سکتے نہیں
دشمنوں میں ڈرا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

ہم چلتے رہے طوفانوں میں
بہتے رہے خوں کی دھاروں میں
چنوائے گئے دیواروں میں
خود مٹ گئے باقی ظلم مگر
ہم اہل عزا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

خون دل سے ہاں اہل عزا
ہر موڑ سے تا بہ کرب و بلا
روشن رکھو ایک ایک ذرہ

ہر آنے والے حُر کے لئے
یہ رستا کھلا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوار ہے

کتنوں کے چہرے اتر گئے
یہ حکم جب آیا جس جس کے
مسجد میں ہی کھلتے دروازے
سب بند ہوں بس ایک زہرا کا
دروازہ کھلا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوار ہے

تھک ہار کے لشکر لوٹ آیا
بس مار کے خیبر جیت نہ ہوا
دی ہنس کے صدا احمد نے کہ آ
اے دست خدا در خیبر کے
ہیں تجھ کو بلا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوار ہے

سوکھے ہوئے لب علی من کی صدا
تاریخ بھلا سکتی ہے بھلا
کیا عالم غربت ہے بخدا

ہے کون ستم سہہ کراتنے
راضی بہ رضا رہے۔
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

نوحہ

دخترِ شبیرؑ کی تشنہ دہانی دیکھ کر
خون آنکھوں میں اتر آتا ہے پانی دیکھ کر
دونوں ہاتھوں سے جگر کو تھام کر تڑپے۔ حسینؑ
خاک میں ملتی محمدؐ کی نشانی دیکھ کر
پانی پانی ہو گئیں دریا کی موجیں شرم سے
حضرت عباسؑ کی آنکھوں میں پانی
تک رہے ہیں پیارے بیٹے کی صورت کو حسینؑ
موت روتی ہے سرہانے نوجوانی دیکھ کر
سر پٹکتی ہے بہن خیمے میں روتے ہیں حرم
حلق شاہِ دیں پہ خنجر کی روانی دیکھ کر
ہائے کیا بتلائیں کیا گزری دل شبیرؑ پر
گھوڑے کی ٹاپوں میں بھائی کی نشانی دیکھ کر
خشک ہونٹوں پر پھرائی جب زباں بے شیر نے
رو دیا شکر ادائے بے زبانی دیکھ کر

نوحہ

صغراؔ نے خط میں لکھا کہ زہراؔ کے دل وجاں
آداب بجا لاتی ہے، بیٹی تمہہ ذیشاں

امّاں کی جدائی نے میرا چین ہے لوٹا
حضرت کی جدائی ہے میرے قتل کا ساماں

میں کون تمہاری ہوں جیوں یا کہ مروں میں
اے بھولنے والو میرا کوئی نہیں پرساں

بھیّا علی اکبرؔ تو مجھے بھول ہی بیٹھے
کیا آپ بھی بیٹی کو بھلا بیٹھے چچا جاں

آنا ہو تو آجاؤ ابھی جان ہے باقی
صورت کو ترستے ہیں میرے دیدۂ حیراں

فرمائیے اکبرؔ سے میری سمت سے بابا
بھیّا یہ بہن آپ کی کچھ دن کی ہے مہماں

حسرت ہے کہ اکبرؔ کی بلا لے کہ مروں میں
ہنگامِ نزاع آپ کے ہاتھوں میں ہو داماں

ہاتھوں پہ چچا جان کے ہو میرا جنازہ
کاندھا میرے تابوت کو دیں اکبرِ ذیشاں

افسوس کہ تب پہنچا مگر قاصد صغراؑ کا
جب لٹ چکا تھا قافلہ سرورِ ذیشاں

سینہ پہ سناں کھائے پڑے تھے علی اکبرؑ
ہاتھوں کو کٹائے تھا پڑا بازوئے سلطاں

ایک تیر سا پہلوئے علی اصغرؑ کے لگا تھا
تربت پہ بُکا کرتے تھے بیٹھے شہہ ذیشاں

خط پڑھ کر جگر پھٹ گیا فرزند نبی کا
قاصد سے کہا یاں ہے میرے قتل کا ساماں

عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ گئے مارے
تیروں کا ستم جھیل گیا اصغرِ ناداں

میں تین شب و روز کا پیاسا ہی مروں گا
پانی پہ میری فاتحہ دلوانا میری جاں

اب ساتھ دعائیں ہیں تمہارے میری صغراؑ
اب تیرا خدا حافظ و ناصر ہو میری جاں

نوحہ

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
کربلا میں قیامت کا اک شور ہے

قافلہ جا
کوئی روتی ہے
رو رہی ہے کوئی

اپنی بربادیوں کو گوارہ کیے
خون میں ڈوبے گلوں کا نظارہ کیے
دے دیا فاطمہ کا بھرا گلستاں
کربلا تیرے اجڑے چمن کے لئے
قافلہ جارہا ہے وطن کے لئے

قصر ظالم کبھی قید خانہ کبھی
نوکِ نیزہ کبھی تازیانہ کبھی
کون سی تھی اذیت جو دی نہ گئی
ہر جفا تھی اسیرِ محن کے لئے
قافلہ جارہا ہے وطن کے لئے

جب چلے تھے مدینے سے سب ساتھ تھے
عون و جعفر تھے اکبر تھے عباس تھے
جارہی ہوں مدینے تو کوئی نہیں
اب مصیبت فقط ہے بہن کے لئے
قافلہ جارہا ہے وطن کے لئے۔

قبر قاسم پہ ہے یوں محو طلب پھوپھی
تیری شادی کچھ اس طرح بن میں ہوئی
کوئی سہرے کا بھی پھول باقی نہیں
ورنہ لے جاتی قبر حسن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے

کوئی چادر نہ تھی کیسی بے داد تھی
ہاتھ ہوتے ہوئے بھی نہ آزاد تھی
کتنی مجبور کر دی گئی تھی بہن
اپنے بھائی کے دفن و کفن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے

نوحہ

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
یارب ہوں میرے لال فدا کربوبلا میں

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

بچ جائے میرا بھائی میرے لال گزر جائیں
یارب ہوں میرے لال فدا کربوبلا میں
اجڑے نہ چمن فاطمہ کا دشت بلا میں

[illegible]

بڑھ بڑھ کے کلیجے پہ سناں کھائیں تو خوش ہوں

یارب ہوں میرے لال فدا کرب و بلا میں

نام ان کے رقم کردے شہیدان وفا میں

سینوں پہ سناں کھا کے گریں خاک پہ جب دم

اجڑے نہ چمن فاطمہ کا دشت بلا میں

خوش ہو کے کروں سجدۂ شکرانہ ادا میں

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

مقبول ہوئیں زینبؑ مضطر کی دعائیں

اجڑے نہ چمن فاطمہؑ کا دشت بلا میں

زینبؑ کے پسر مارے گئے کرب و بلا میں۔

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

ٹھہرو سر زینبؑ سے ردا چھیننے والو

تطہیر کی بیٹی ہوئی آیت ہے کسا میں

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

تا شام کھلے سر گئی احمد کی نواسی

اجڑے نہ چمن فاطمہ کا دشت بلا میں

سر اپنا جھکائے ہوئے خالق کی رضا میں

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں۔

نوحہ

مصیبت کی گھڑی اور شام کے بڑھتے ہوئے سائے
تڑپتی رہ گئی ماں اور علی اکبر نہیں آئے

گزرجانا ہی لکھا ہے جوانی میں اگر یا رب
گزرنے سے علی اکبر سے پہلے ماں گزرجائے

وہی اندازہ کر سکتا ہے دردِ قلبِ لیلیٰ کا
نظر کے سامنے جس کے جواں بیٹا سناں کھائے

جواں کی لاش پیری میں اٹھانا اک قیامت ہے
یہ دن اللہ دنیا میں کسی کو بھی نہ دکھلائے

از سر تا پاؤں زخمی ہوگیا لختِ دلِ زہرا
لعینوں نے تنِ سرور پہ اتنے تیر برسائے

انھیں تو خاکِ دشتِ کربلا میں خون ہونا ہے
کوئی لیلیٰ سے کہہ دے زلفِ اکبر کو نہ سلجھائے

زمیں تھرّا گئی اکبر کا لاشہ رکھ کے ریتی پہ
حسین ابنِ علی جب شکر کا سجدہ بجا لائے

صدائیں کربلا سے شام تک دیتی گئی مادر
نہ آنا تھا علی اکبر کو اور اکبر نہیں آئے

میں ذاکر ہوں حسینؑ ابن علی کا یہ دعا کیجئے
شرف یہ نسل سے میری قیامت تک نہیں جا ئے

نوحہ

شاعر ـــــــ حامد لکھنوی

بولی صغرا پدر نہیں آتے
کیا کروں چارہ گر نہیں آتے

بے سبب اشک بھر نہیں آتے
زخم دل کے نظر نہیں آتے

دل سے رو رو کے کہتی تھی صغرا
شاہ آتے نظر نہیں آتے

دل ہوا ٹکڑے دیکھ کر جھولا
ماں کو اصغر نظر نہیں آتے

کربلا آئے تھے جو یثرب سے
وہ مسافر نظر نہیں آتے

ماں پکاری رضا ملی تو چلے
علی اکبر ادھر نہیں آتے

شاہ کہتے تھے رات ہوگئی کیا
رن میں اکبر نظر نہیں آتے

جائیں جو چھوڑ کر وطن حسآمد
کیا مسافر وہ گھر نہیں آئے

نوحہ

ہر درود اور ہر سلام
مادرِ حسینؑ تیرے نام

زوجہ علی سر بلند
فاطمہؑ عظیم و ارجمند
جس کے آستانے پاک کے
قدسیانِ عرش ہیں غلام

ہر درود اور ہر سلام
مادر حسینؑ تیرے نام

ہاں وہ فاطمہؑ وہ فاطمہؑ
آرزوئے قلبِ مصطفےٰ
جس کے لاڈلے حسنؑ و حسینؑ
جس کی بیٹیاں فلک مقام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسینؑ تیرے نام

ہر درود اور ہر سلام
دخترِ حسینؑ تیرے نام

تجھ کو کبریا کا واسطہ
تجھ کو مصطفےٰؐ کا واسطہ
بنتِ شاہ کے گھر نہ چھین
مبتلائے غم ہے تشنہ کام

ہر درود اور ہر سلام
دخترِ حسینؑ تیرے نام

کٹ رہا تھا حلقِ شاہِ دیں
چل رہا تھا خنجرِ لعیں
لب بہ لب آپ دیکھتی رہیں
لٹ گئے حرم جلے خیام

ہر درود اور ہر سلام
دخترِ حسینؑ تیرے نام

انقلابِ وقت دیکھئے
امتحانِ صبر دیکھئے
سر کھلے رسول زادیاں
اور اہلِ شر کا اژدحام

ثانیِ جنابِ سیدہ
اللہ اللہ تیرا حوصلہ
خوب کی حفاظتِ حرم
بعدِ قتلِ سید انام

بی بی تم اٹھائیں ہیں بہت
دل پہ داغ کھائیں ہیں بہت
تجھ پہ اے حسینؑ کی بہن
ہو گئیں مصیبتیں تمام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسینؑ تیرے نام

دولت رسول لٹ گئی
دختر بتول لٹ گئی
چھن گئیں سروں سے چادریں
جل گئے حسینؑ کے خیام

میتیں پڑی ہیں بے کفن
بین کرنے حسینؑ کی بہن
بے کسی اور ایسی بے کسی
شام اور کربلا کی شام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسینؑ تیرے نام

کربلا میں اپنے دلربا
کر دیئے حسینؑ پر فدا
عون اور محمدؐ جری
ہو گئے شہید تشنہ کام

ہر درود اور ہر سلام

نوحہ

تاجدار امامت وصی نبیؐ

علیؑ ہے علیؑ

بعد ختم رسُل لائق سروری

علیؑ ہے علیؑ

بات یہ تو بہت ہی ہے آسان سی
کیا کریں مصطفٰیؐ گر نہ سمجھے کوئی
صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں نبیؐ
میں ہوں جس کا میرے بعد اس کا ولی

علیؑ ہے علیؑ

گونجتی تھی صدا رن میں جب امر کی
آئے مدِ مقابل میرے ہے کوئی
دیکھ کر سورماؤں کا چہرہ نبیؐ
سوچ میں تھے کہ حیدرؑ نے آواز دی

علیؑ ہے علیؑ

یوں تو رے کر گئے رن کو لشکر سبھی
جنگ خیبر مگر فتح ہو نہ سکی

اب چلا ہے علم لے کر ایسا جری
خاک ہو جائے گی مرحبی اختری
علیؑ ہے علیؑ

حکم معبود سے توڑنے بت کدہ
جب چلے سوئے کعبہ حبیب خدا
آگے پیچھے سبھی تھے مگر یہ بتا
دوشِ احمد پہ معراج کس کو ملی
علیؑ ہے علیؑ

تسبیح فاطمہؑ کی اہمیت

یہ ایک عظیم اور معتبر دعا ہے جسکو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی پریشانیوں اور تکالیفوں سے نجات کے لئے اپنی لخت جگر خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موجودگی میں تعلیم فرمائی تھی۔ پیاری بیٹی اگر تم یہ دعا پڑھتی رہو گی تو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہو گی اگر اس عمل سے بہتر اور عمل ہوتا تو اللہ کا رسول اپنی بیٹی کو تعلیم فرماتا۔

بی بی زہرا نے اس عمل کو اپنا روز کا معمول بنا لیا تھا بچے کھلا رہی ہیں۔ چکی پیس رہی ہیں یہ گھر کا کام کر رہی ہیں جب دیکھو جس وقت بی بی زہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور اسی تسبیح کا ورد ہے۔

نوحہ

ہر پل ہر ساعت ہر دم
ماتم ہے اس شہ کا ماتم

جب نام شبیر لیا
بھول گئے دنیا کے غم

پہنچے لاشے اکبر پہ
گرنے پڑے شاہ امم

لے آئے ہیں مقتل سے
لاشے اکبر شاہ امم

لو وہ کنارے نہر ہوئے
بازو نے عباس قلم

تر ہے خون سے غازی کے
مشکیزے کے ساتھ علم

تشنہ باپ کے ہاتھوں پہ
توڑ دیا ہے شبیر نے دم

بھائی کے قدموں پہ یوں
توڑ دیا بھائی نے دم

آتی ہے ایک بی بی کی
آواز گریہ پیہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندہ باد حسینیت

سرپرست: سید حسین احمد، شاعر انجمن: علمدار حسین اسلم.

سابق صدر انجمن: محمد شد وسیم خان

صدر تنظیم عزا رجسٹرڈ سید ثروت حسین رضوی





انجمن ناصر العزا (ع)

لفرزون کراچی

تعداد ممبران

۱۰ 2۵۵۰

نوحہ

علمدار حسین اسلم

وطن سے شہ کو یہ صغراً نے خط میں لکھا ہے
کہ انتظار مسلسل کی انتہا کیا ہے

گھری ہوئی ہوں تنہائیوں کے شعلوں میں
وہاں تو آپ کے ہمراہ سارا کنبہ ہے

نظر کو اور کوئی آرزو نہیں لیکن
بس ایک آپ کے دیدار کی تمنا ہے

خبر تھی آپ کو بیمار و ناتواں بھی ہوں
پھر آپ سے بچھڑنے کا دل پہ صدمہ ہے

یہ حال اب تو ہے بابا مری نقاہت کا
ہر ایک سانس مجھے آخری سا لگتا ہے

بچھڑ کے آپ سے زندہ رہوں گی میں کیسے
یہ سوچ سوچ کے دل اور بھی تڑپتا ہے

کہا تھا وقت جدائی یہ مجھ سے اکبر نے
میں لینے آؤں گا تم کو یہ میرا وعدہ ہے

بہت ستاتی ہے اصغر کی یاد بھی مجھ کو
مجھے بتائیے بابا کہ وہ بھی کیسا ہے

یہ خط کو پڑھ کے دیا سبط مصطفیٰ نے جواب
اے میری لاڈلی بیٹی تجھے خبر کیا ہے

سدھارے خلد کو اکبر جگر پہ کھا کے سناں
تمہارے بھائیؑ نے وعدے کو یوں نبھایا ہے

میں حال کیسے لکھوں اب تمہارے اصغرؑ کا
کہ میرے ساتھ میں وہ تین دن کا پیاسا ہے

رہے نہ عون و محمد نہ قاسم و عباس
تمہارا باپ بھی مہمان چند پل کا ہے

مجھے یقین ہے اسلم کہ مجھ سے یہ نوحہ
جناب فاطمہ زہراؑ نے لکھوایا ہے

نوحہ

توقیر حسین زیدی۔

غمزدہ ہے تمہاری ماں اکبر
ڈھونڈے تم کو کہاں کہاں اکبر

بولے شہ آؤ میری جان اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

کیسے اٹھے حسینؑ سے میت
ضعف پیری ہے نوجواں اکبر

اپنے بھائی کو دیکھ لو صغرا
پھر نہ آئیں گے اب یہاں اکبر
ماں ہے زندہ بیان کرنے کو
حسرت و غم کی داستاں اکبرؑ
اب نہ عباسؑ ہیں نہ ہیں شبیرؑ
بند ہو گئی میری زباں اکبرؑ
لاشے بکھرے پڑے تھے مقتل میں
چاند تاروں کے درمیاں اکبرؑ
دیکھتے تھے سوئے نجف شبیرؑ
جب رگڑتے تھے ایڑیاں اکبرؑ
کربلا کی طرف چلو توقیر
اللہ رکھے ہیں پاسباں اکبرؑ

نوحہ

علمدار حسین اسلم

کہا بانو نے مجھ کو چھوڑ کے اصغرؑ نہ تم جاؤ
کہاں ڈھونڈے گی تم کو غمزدہ مادر نہ تم جاؤ
ابھی تو گھٹنیوں بھی ٹھیک سے تم چل نہیں سکتے
ابھی سے توڑ کے بیٹا دلِ مادر نہ تم جاؤ

کوئی لیتا ہے یوں بھی امتحاں ماں کی محبت کا
تمکوں گی رات کب تک بھلا در پہ نہ تم جاؤ

کسے میں گود میں لے کر کلیجے سے لگاؤں گی۔
کسے جھولا جھلاؤں گی مرے دلبر نہ تم جاؤ

مجھے یہ علم ہے کہ تین دن سے تم بھی پیاسے ہو
پلا سکتے نہیں پانی یہ اہلِ شر نہ تم جاؤ

یہ مانا آخری فدیہ ہو تم ہی دینِ احمدؐ کا
دکھی ماں سے مگر ایسے خفا ہو کر نہ تم جاؤ

ہوئے ہیں قتل حق پر اکبرؑ و عباسؑ اور قاسمؑ
تمہارا منتظر ہے سنگ دل لشکر نہ تم جاؤ

تمہارے واسطے بیٹا ہوائے تیر کافی ہے
گلے پہ تیر کیسے کھاؤ گے ہنس کر نہ تم جاؤ

بنائیں گے بھلا کس دل سے تربت سبطِ پیغمبر
شکستہ دل ہیں پہلے ہی بہت سرور نہ تم جاؤ

تمہاری یاد میں جس دم وطن میں روئے گی صغراؑ
دلاسہ دوں گی اس دکھیا کو کیا کہہ کر نہ تم جاؤ

حرم میں ہو گیا کہرام برپا اس گھڑی اسلم
کہا بانو نے جب دل تھام کر اصغرؑ نہ تم جاؤ

صاحب بیاض

سید ناصر حسین زیدی

تعداد ممبران ۴۰

انجمن تنظیم الحسینی



کربلا والے غریبوں کے سہارا بن گئے
آسمان حریت کے چاند تارے بن گئے

نوحہ

(تنظیم الحسینی ۱)

بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

ایسا سجدہ کروں دنیا کہے سجدہ یہ ہے

میرے اکبرؑ کے سناں سینے پہ لگتی ہے لگے

بچے رہ جائیں میرے دشت میں بھوکے پیاسے

وارنے کے لئے اسلام پہ صدقہ یہ ہے

بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

کہتی تھیں زینبؑ دلگیر بصد آہ و بکا

شمر تو گردن شبیرؑ پہ خنجر نہ چلا

ابن حیدرؑ ہے محمدؐ کا نواسہ یہ ہے

بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

رن میں لائے علی اصغرؑ کو حسینؑ ابن علیؑ

بولے اس بچے کی اب حد سے بڑھی تشنہ لبی

ظالمو تین شب و روز کا پیاسا یہ ہے

بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

آگ خیموں میں لگی اہل حرم قید ہوئے

سر سے چادر بھی چھنی ہاتھ بھی رسی میں بندھے

کون اعدا سے کہے بنت زہراؑ یہ ہے

بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

کس کا لاشہ ہے یہ ساحل پہ کٹے ہیں بازو
خون سے کس کے مہکی ہے وفا کی خوشبو
آئی آواز کہ سقائے سکینہؑ یہ ہے
بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

کس جواں کا یہ بدن ہوگیا پارہ پارہ
مہندی ہاتھوں کی بتاتی ہے کہ یہ تھا دولھا
خاکِ کربل نے کہا قاسمؑ نوشہ یہ ہے
بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

سر اتر جائے میرا تن سے گوارہ ہے مجھے
کروں بے دین کے ہاتھوں پہ بیعت کیسے
گھر لٹا دوں گا رہِ حق میں ارادہ یہ ہے
بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

عشقِ شبیرؑ میں ریحان کی تمام داری
ہے یہی دین میرا ہے یہی دنیا میری
نوحہ گو کوئی نہیں عقبیٰ کا سہارا یہ ہے
بولے شبیرؑ کہ بس میری تمنا یہ ہے

نوحہ (تنظیم المیتی)

رو رو کے یہ بچی نے کہا آئیے عموؑ
آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

کیوں دیر ہوئی نہر پہ بتلائیے عموؑ
آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

بن آپ کے یہ اہل حرم بھی نہ بچیں گے
بے آسرا کر کے نہیں جائیے عموؑ

آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

اماں سے بہلتا نہیں اب اصغر بے شیر
آپ آئیے آ کر اسے بہلائیے عموؑ

آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

چھینیں گے عدو سر سے ردا ماریں گے درے
ہم کس کو پکاریں گے یہ بتلائیے عموؑ

آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

آئے ہیں عدو آگ لئے گھر کو جلانے
یہ مجھ کو نہ ماریں انہیں سمجھائیے عموؑ

آ جائیے آ جائیے آ جائیے عموؑ

یہ لوگ جو کانوں سے گوہر چھین رہے ہیں
ہم آلِ نبیؐ ہیں انھیں سمجھائیے عمو
آجائیے آجائیے آجائیے عموؑ

دلوائیے زینب کی ردا اہلِ جفا سے
رسی میری گردن سے بھی کھلوائیے عموؑ
آجائیے۔ آجائیے آجائیے عمو

پردیس میں کیوں چھوڑ گئے کچھ تو بتاؤ
کیوں روٹھ گئے ہم سے فرمائیے عمو
آجائیے آجائیے آجائیے عموؑ

ریحان جگر چھپتا تھا بچی کی فغاں سے
جب کھینچ تمی بلند چلے آئیے عموؑ
آجائیے آجائیے آجائیے عموؑ

(تنظیم الحسینیؑ)

نوحہ

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے
مشک و علم کی اب بھی یتیموں کو آس ہے

دم گھٹ رہا ہے لوٹ کے آجاؤ اب چچا
اصغرؑ کو تین روز سے پانی نہیں ملا
بچے سسک رہے ہیں کئی دن کی پیاس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

وار سے سکینہؑ نے رو رو کے یہ کہا
ھٹا خیال دشت میں بابا حسینؑ کا
س دشتِ کربلا میں یہی میری آس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

خنجر سے جس کو قتل تو کرتا ہے اے لعین
یہ وارث رسول ہے تجھ کو خبر نہیں۔
دل بند فاطمہؑ ہے یہ حق کی اثاث ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

خونخوار بن میں شام غریباں بھی آگئی
ران میں تمام شب یہ صدا گونجتی رہی
بابا تمہاری لاڈلی بیٹی اداس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

ڈھب نمازِ موت کریں ادا
یمان کی دلیل ہے یہ غم حسینؑ کا
روتا ہے جو حسینؑ پہ وہ حق شناس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے۔

نوحہ

(منظم الحسینی)

دعائے زہراؑ کی تاثیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

نیام صبر میں شمشیر ثانیٔ زہراؑ

دعائے زہراؑ کی تاثیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

حسینؑ روحِ رسالت ہے جسم و جانِ حسینؑ۔

امامِ وقت کی ہمشیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

حسینؑ صبر و شہادت کا بولتا قرآں

کتابِ صبر کی تفسیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

نظر کے سامنے بچوں کے بے کفن لاشے

نہ پڑ ملال نہ دلگیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

کہا حسینؑ نے جانا ہے قید ہو کے تجھے

یہی ہے اب تیری تقدیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

گلوئے شہ پہ خنجر لعیں کا چلتا رہا۔

پکاری ہائے رے شبیرؑ ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

نثار بیٹے کئے تاکہ بچ سکے بھائی

نہ کارگر ہوئی تدبیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

گھری ہوئی تھی مصائب کے اک سمندر میں

مثالِ مادرِ شبیرؑ ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ۔

بس حسینؑ نبوت کی سر بلندی کو
بقائے نعرۂ تکبیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

حسینؑ فکر کے ترکش سے جو ہوا آزاد
یزیدیت کے لئے تیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

کمال یہ ہے کہ برہنہ سری کے ہوتے ہوئے
وقار چادر تطہیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

قدم قدم پہ امامت کے ان گنت کعبے
کئے ہیں آپ نے تعمیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

بنا کے شاعر تبسیر مجھ کو اے ریحان
بڑھا دی آپ نے توقیر ثانیٔ زہراؑ ثانیٔ زہراؑ

نوحہ (آ تنظیم الحسینی)

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے
مقتل میں بہن جا کر بھائی کو کفن دے دے

بازو میں رسن بستہ چادر بھی نہیں سر پر
مقتول ہوا کنبہ تاراج ہوا ہے گھر
اب حوصلہ زینبؑ کو اے رب زمن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

شبیرِ سا دنیا میں کیا کوئی سخی ہوگا
خود تشنہ دہن رہ کر سیراب کیا صحرا
اک پھول اجل مانگے یہ سارا چمن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

مقتل کو تو جاتے ہو تم بہرِ دغا قاسم
منہ تکتی ہے حسرت سے کبرا جو تیرا قاسم
دلہن کو تسلی کچھ اے ابنِ حسن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

ایسی تو کہیں شادی دنیا میں نہیں دیکھی
خود موت لگاتی ہو ہاتھوں میں جہاں مہندی
مرنے کی اجازت بھی دولہا کو دلہن دیدے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

کہتی تھیں سرِ مقتل زینبؑ یہی رو رو کر
جلتی ہوئی ریتی پر ہے سبطِ نبی بے سر
مجبور کو بے کس کو کوئی تو کفن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

خط میں لکھا صغرا نے ہم شکل پیمبر کو

نہ جانے نظر کس کی ہائے ہائے لگی اس گھر کو
ایسا نہ ہو رو رو کر جان اپنی بہن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

مقتل میں اندھیرے میں نالہ تھا سکینہ کا
ملتا نہیں کیوں مجھ کو لاشہ میرے بابا کا
رستہ مجھے بابا کی خوشبوئے بدن دیدے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

بانو نے کہا رو کر اے تشنہ دہن اصغر
سینے میں ہے مادر کے بن تیرے گھٹن اصغر
ماں کہہ کے صدا مجھ کو اے تشنہ دہن دیدے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

ریحان میں شاعر ہوں مولا کے غلاموں کا
کیا خوف اجل کا ہے کیا ڈر ہے مجھے محشر کا
لکھ کر یہ زمانے کو اپنا یہ سخن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

نوحہ (تنظیم الحسینی)

دسویں کی صبح ہو گئی اکبر اذان دو۔
یہ آخری اذان ہے اکبر اذان دو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

عاشور کا وہ روز قیامت بھی آگیا۔
ہمشکلِ مصطفےٰ سے یہ شبیر نے کہا
ذکرِ خدا و ذکرِ رسولِ خدا کرو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

وہ صبح وہ حسینؑ کے انصار باوفا
عزمِ حسین دیکھ کے رونق تھی کربلا
آکر ذرا فصیل یہ منظر بھی دیکھ لو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

پالا تھا تم کو باپ نے اس دن کے واسطے
نانا سے جو کیا تھا وہ وعدہ بھی یاد ہے
اب فوجِ یزید کی حجت تمام ہو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

اکبر تمہاری لاش کو رن سے اٹھاؤنگا
ننھی سی ایک قبر بھی رن میں بناؤنگا
جو فرض ہے تمہارا اسے تم ادا کرو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

خنجر مرے گلے پہ چلے گا تمہارے بعد
خیمے جلیں گے دشت میں بیٹا تمہارے بعد
بابا کو آج دشت میں جی بھر کے دیکھ لو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

آؤ غمِ حسینؑ میں ماتم کریں بپا
گزری ہے کیا حسین پہ اب اے قلم بتا
خونِ جگر سے آج یہ نوحہ محبّ لکھو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

نوحہ ("تنظیم الحسینی")

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
پھر لوٹ کر مدینے کو جانا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

اصغرؑ ہیں کربلا میں یہ بانو کے بین تھے
زنداں میں ہائے قبرِ سکینہؑ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

زینبؑ یہ بولی کیسے وطن کو میں جاؤں گی۔
میری نظر میں فاطمہ صغراؑ ہے کیا کروں۔

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

عابد کے آنسو رکتے نہیں ہیں یہ سوچ کر
زینبؑ کو سر برہنہ پھرایا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

رخصت کے وقت لیلیٰ نے اکبر سے یہ کہا
مجھ کو تمہارے بعد بھی جینا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

زینبؑ یہ نوحہ کرتی تھیں زہراؑ کی قبر پر
بے وارثوں کا ساتھ میں کنبہ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

قبر نبیؐ لرز گئی زینبؑ نے جب کہا
مت نے نانا جان کی لوٹا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

اٹھو حسینؑ اٹھ کے تسلی اسے تو دو
بے ہوش تیری قبر پہ کبریٰ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

توقیر کہہ رہا ہے خبر لیجئے حسینؑ
دنیا نے اب بہت ہی ستایا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

نوحہ

جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی
اے ارضِ کربلا میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دشتِ نینوا میرا بچہ ہے بے گناہ
اے شہرِ علقمہ میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دہرِ بے وفا میرا بچہ ہے بے گناہ

گھیرا ہے ظالموں نے میرے نورِ عین کو
اے ذوالفقار تجھ سے میں لونگی حسینؑ کو
اے ذوالجناح تو ہی بچائے حسینؑ کو
جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی

چلاؤں سر کو پیٹ کر اللہ کوئی بچائے
گھوڑے سے گرتا ہے میرا بچہ کوئی اٹھائے
ہے کون میرے نازوں کے پالے کو جو بچائے
سولہ پہر کی پیاس میں یہ رنج ہائے ہائے

گھیرا ہے ظالموں نے میرے نورِ عین
اے ذوالفقار تجھ سے میں لوں گی حسینؑ
اے ذوالجناح تو ہی بچائے حسینؑ
جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی

تاج عرش خالق اکبر ہے اے زمیں
و صدف ہے جس کی یہ گوہر ہے اے زمیں
یتیم چشمہ کوثر ہے اے زمیں
ظیم کر یہ سبط پیمبر ہے اے زمیں

گھیرے ہیں اپنے بے سے مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے میں لونگی حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی

سر لعیں نے حلق پہ سید کے جب رکھا
سے نکلے پیٹتے ناموس مصطفیٰ
بھیں آگے آگے کھلے سر برہنہ پا
سلائے یہ حسینؑ کہ زینبؑ ادھر نہ آ

گھیرے ہیں اپنے بے سے مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے میں لوں گی حسین کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی۔

نوحہ (آغا ظلم الحسینی)

میری جان اکبر میری جان اکبر

ماں یہ کہتی تھی میری جاں اکبر
کھائی تم نے کہاں سناں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
اے شبیہ رسول نور نظر
کیسا اجڑا ہے تیرے بعد یہ گھر
پائے گی اب تجھے کہاں مادر
ہر طرف غم کا ہے دھواں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
تیری شادی کے خواب دیکھے تھے
بجھ گئے میری آرزو کے دیئے
ماں کو دست بلا میں دے کے
تم سدھارے سوئے جناں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
اس ضعیفی میں باپ کو بیٹا زرغۂ اشقیاء میں چھوڑا
مضطرب ہم ہیں خوش ہیں اہل جفا کتنا پرہول ہے سماں
میری جاں اکبر میری جاں اکبر
موت آئی تمہیں جوانی میں

اب اندھیرا ہے زندگانی میں
کیسے اس دکھ بھری کہانی میں
تیرا قصہ کروں بیاں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر

لال جس کا جوان ہوتا ہے
دھوپ میں سائبان ہوتا ہے
وقت بھی مہربان ہوتا ہے
میری قسمت میں سختیاں اکبر
میری جاں اکبر میری جاں اکبر

دیکھو آیا ہے قاصدِ صغرا
اس نے پوچھا ہے کیا ہوا وعدہ
وہ جو تم نے کیا تھا آنے کا
میری جاں اکبر میری جان اکبر

دل بہلتا نہیں گھڑی بھر کو
بانو روتی ہے ننھے اصغر کو
لگ گئی ہے نظر میرے گھر کو
درد و غم کی ہیں مدّساں اکبر

میری جاں اکبرؑ　　　　میری جاں اکبرؑ

چھینے اعدا نے در سکینہؑ کے
شعلے بھڑکتے ہیں اسکے دامن سے
لوٹ کے جب چچا نہیں آئے
شمر نے ماریں سیلیاں اکبر

میری جاں اکبر　　　　میری جاں اکبر

بدنصیبی کا ایک عالم ہے
درد تو آنسوؤں کا مرہم
میری قسمت میں صرف ماتم ہے
ہے پھوپھی تیری نوحہ خواں اکبرؑ

میری جاں اکبر　　　　میری جاں اکبر

نوحہ تنظیم الحسینیؑ

اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

پالا ہے بڑی چاہ سے اک جوگ گنوا کر
اتنا تو ٹھہر ماں اسے پروان چڑھائے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

ہوتا ہے ہر اک ماں کی یہ تمنا کا تقاضا
وہ اپنے جواں بیٹے کو دولہا تو بنائے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

بیٹے کی جدائی کا الم لیلےٰ سے پوچھو
سینے پہ رکھے ہاتھ جو کرتی رہی نالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

زخمی ہے بدن پیاس ہے مارے ہے ضعیفی
ہے صبر کی منزل کہ جواں لاشے اٹھالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

جس طرح سے زہرا کا گلستاں ہوا برباد
اس طرح نہ گھر کوئی خزاں کے ہو حوالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

بے بس ہیں یہاں سب ہی بھلا کس میں ہے جرات
جو موت کے پنجے سے کسی کو بھی چھڑا لے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

ختم

(تنظیم الحسینیؑ)

نوحہ

کشتِ آلام میں زینبؑ کو بھلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

قتل شبیرؑ بھی عباسؑ بھی اکبرؑ بھی ہوئے
کٹ گئے عونؑ و محمدؑ کے بھی مقتل میں گلے
لاشہ ابن حسنؑ ہو گیا پامالِ جفا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

تیر جب اصغرؑ معصوم کی گردن پہ لگا
دیتی تھی خیمہ کے در پہ کھڑی بانو یہ صدا
بن تیرے چین ملے کیسے میرے مہ لقا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

چھد گئی مشک سکینہؑ لبِ دریا افسوس
بے کفن خاک پہ ہے شبیرؑ کا لاشہ افسوس
پیاسے بچوں کا کوئی چاہنے والا نہ رہا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں۔۔

چھن گئی سر سے ردا لٹ گیے اسباب تمام

بعد شبیر ہوا ہو گی کیسی یہ شام
خون کانوں سے بہا بچی کا دامن بھی جلا۔
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

سر شہیدوں کے سر نوک سناں قید حرم
ایک دو کا نہیں سینے میں بہتر کا ہے غم
بیڑیاں پہنے ہوئے لاغر و بیمار چلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں۔

کوئی مار گیا تلوار سے نیزے سے کوئی۔
لاش مقتل میں کسی دولہا کی پامال ہوئی
ہو گئے بازوئے عباس علمدار جدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

رو رو کہتی ہے سکینہ میرے عمو آؤ
مجھ کو ماریں نہ لعیں آکے انھیں سمجھاؤ
کیوں نہیں سنتے ہو دیتی ہوں تمہیں کب سے صدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

قافلہ جاتا ہے اب شام کے بازاروں میں
چلتے ہیں اہل حرم ظلم کے انگاروں میں

ہر قدم ہوتی ہے بیمار پہ اک تازہ جفا

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

بچے جو خاک پہ گرتے ہیں کچل جاتے ہیں۔

غم سے دل ماؤں کے سینے سے نکل جاتے ہیں

کوئی سنتا نہیں بیواؤں کی فریاد و بکا۔

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

آنکھ روتی ہے قلم لکھتا ہے نوحہ ریحان

ہے کرم مجھ پہ شہ کرب و بلا کا ریحان

نوحہ جب تک نہ لکھوں روز شہ دیں کا ثنا

آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

نوحہ

دل سکینہ میں نظر فوج پہ ہونٹوں پہ دعا

تو علمدار۔ تو علمدار۔ تو علمدار چلا

مشک کاندھے پہ رکھے

پیاس کچھ اور بڑھی

آگئی وہ بھی گھڑی

جانب نہر چلی لے کے پھریرے کی ہوا

تو علمدار۔ تو علمدار۔ تو علمدار چلا۔

شور موجوں سے اٹھا
مرحبا کہنے لگی
بولی غازی سے وفا

پیشوائی کو بڑھا سر کو جھکائے دریا
تو علمدار۔ تو علمدار تو علمدار چلا۔

پانی چلو میں لیا
دل پہ ایک تیر لگا
دی سکینہؑ کو صدا

پانی لاتا ہے میری جاں ابھی تیرا سقّہ
تو علمدار تو علمدار تو علمدار چلا۔

مشک بھرنا تھی بھری
گو کہ پیاسا تھا جری
تشنگی کہتی رہی

پانی پی لے اے علمدار جو مرتا ہے لا
تو علمدار تو علمدار تو علمدار چلا

پھر بھی پانی نہ پیا
پیاس کو بھول گیا
ثانیٔ شیرِ خدا

اپنے گھوڑے کو سوئے خیمہ جری لے کے مڑا۔
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

صرف کوشش تھی یہی
پانی پہنچا ئیں ابھی
پوری حسرت نہ ہوئی

ناگہاں مشک سکینہؔ پہ لگا تیر جفا
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا

تیر پر تیر چلے
شانے غازی کے کٹے
رن میں عباس گرے

کہتے تھے آؤ مدد کو میری لے حق زہراؑ
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

آکے لاشے پہ گرے
شاہِ دیں روتے رہے
پھر یہ فرمانے لگے

چھوڑ گئے تم بھی ہمیں دشت بلا میں تنہا
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

روک دے یہ گماں قلم
کرے یہ بات رقم
مجھ پہ اک نظر کرم

اے علمدار حسین ابن علی بہر خدا
تو علمدار تو علمدار تو علمدار چلا

ہمارے قومی رہنما






جن کے ایصال ثواب کے لئے ایک سورۂ فاتحہ کی استدعا کرتا ہوں (راجی خان)



انجمن جعفرِ طیارؑ

جعفرِ طیارؑ سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران : ۲۰۰۰

صدر: توقیر حسین رضوی ۔ جنرل سیکریٹری: ایس علی عابد

جوائنٹ سیکریٹری: نہال عابدی

صاحبِ بیاض۔

رافع رضا ۔ اسد رضوی ۔ شبیر حسین رضوی۔

نوحہ (انجمن جعفر لیگ)

از جناب ——— جاوید صاحب

عزمِ شبیرؑ زینبؑ   دین کی تقدیر زینبؑ
شہہؑ کی ہمشیر زینبؑ   غم کی تصویر زینبؑ
نقشِ تحریر زینبؑ   خوں کی تشہیر زینبؑ

دینِ رسولؐ کی تعمیر بن گئی
بعد حسینؑ تو شبیرؑ بن گئی

دیں کو پناہ دی ہے دے کے گھر بار زینبؑ

شمعِ ایثار زینبؑ   روشن کردار زینبؑ
شہہ کی تلوار زینبؑ   ضربِ انکار زینبؑ
شانِ گفتار زینبؑ   حق کا اظہار زینبؑ

تو نے دکھائی ہے جرأت یہ شام میں
ٹوکا یزید کو دربارِ عام میں

تیغِ زباں سے ہے باطل پہ وار زینبؑ

دین کی تعلیم زینبؑ   بنتِ کریم زینبؑ
فکرِ رحیم زینبؑ   راہِ تسلیم زینبؑ
محکم تنظیم زینبؑ   روحِ عظیم زینبؑ

کوفے کا معرکہ یہ تو نے سر کیا

ذہن و ضمیر کو زیر و زبر کیا

تیرے خطاب سے ہے لرزاں بازار زینبؑ

بنتِ کرار زینبؑ — فاتح جرار زینبؑ

غم کے آثار زینبؑ — تھامے مہار زینبؑ

ہے جو سالار زینبؑ — پرچم بردار زینبؑ

پایا بیمار نے صبر دربار کا

لے گا زباں سے کام یہ ذوالفقار کا

آیا ہے بیڑیوں کی سے جھنکار زینبؑ

مضطر بحال زینبؑ — بکھرائے بال زینب

لفظ سوال زینبؑ — حیدر مثال زینب

رعب جلال زینبؑ — تیغوں کی ڈھال زینبؑ

تخت یزید کی طاقت کو توڑ دے

بیعت کا نام لینا ہی چھوڑ دے

باطل کے اسلحوں کو کردے بیکار زینبؑ

تو ہے مغموم زینبؑ — حرف معلوم زینبؑ

آہ کلثوم زینبؑ — گل مظلوم زینبؑ

حق کا مفہوم زینبؑ — مثلِ معصوم زینبؑ

مجو جہاد ہے رن میں جانِ حسن
بولے حسینؑ کر رب سے دعا بہن

قاسم کے واسطے ہو ارزقِ فی انتظار زینبؑ

بنتِ امام زینبؑ عصمت مقام زینبؑ
تیرا کلام زینبؑ دیں کا نظام زینبؑ
آیا غلام زینبؑ لے کر کلام زینبؑ

کلمہ جبا رہے تلب بتیاب کا
سارا جہاں بنے دیں انقلاب کا

نوحہ (جعفر طیارؑ)

از حیدر رضوی

دیکھے کیسے مقتل میں بھائی کا لاشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہرا

بڑی سخت مشکل میں بنت علی ہے برادر کے لاشہ پہ تنہا کھڑی ہے
لگے زخم اتنے ملے کیسے لاشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہراؑ

کہتی ہے رو کر یہ بالی سکینہؑ پھوپھی اماں بابا گئے کیا مدینہ
ملا نہ چین پایا بابا کا لاشہ تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہراؑ

بڑی بے بسی میں ہے آلِ پیغمبرؐ
کھڑے ہیں رسن بستہ عابدِ مضطر
نہ طاقت تھی اتنی اٹھاتا جو لاشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانیِ زہراؑ

یہاں پر ستم گر کی بستی بسی ہے
یہاں آلِ احمدؐ پہ سختی بڑی ہے
کروں کس سے شکوہ زہے نا ہے واشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانیِ زہراؑ

یہ جلتی زمیں اور لاشِ برادر
پریشاں ہے زینبؑ نہ تھی سر پہ چادر
جو سائے میں کر تی برادر کا لاشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانیِ زہراؑ

کفن اب تجھے کیسے دے تیری خواہر
بہت میرا بگڑا مقدر برادر
اگر ہوتے اکبرؑ تو اٹھواتی لاشہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانیِ زہراؑ

یہ حیدر پہ مولا کی رحمت بڑی ہے
یہ نوحہ جو لکھنے کی طاقت ملی ہے
ہے رحمت کا دریا لکھا ہے خلاصہ
تڑپتی ہے خیمے میں ثانیِ زہراؑ

نوحہ (انجمن جعفر طیارؑ)

کہہ رہے تھے عابدِ مضطر بنھائے بیڑیاں
اے پھوپھی زینبؑ چلو قید خانے

ہم اکیلے رہ گئے اب مونس یاور کہاں

اے پھوپھی زینبؑ چلو قید خانے

بچوں کو ہمراہ لے لو — اے پھوپھی زینبؑ چلو
دیر نہ للہ کرو — اے پھوپھی زینبؑ چلو
ناقے پر سوار ہو — اے پھوپھی زینبؑ چلو

دو گھڑی میں ہو گیا برباد زہراؑ کا چمن
بگڑی ہے پردیس میں اور دور ہے اپنا وطن
لاش مظلوموں کی ریگِ گرم پہ ہے بے کفن

اے فلک تو ہی بتا ہم کو ملے گی کب اماں

مر گئے عباسؑ اب کس سے کرے پانی طلب
پیاس کی شدت بنی ہے ناتوانی کا سبب
ہائے اب کس کو دکھائے جا کے اپنے خشک لب

پڑ گئے ہیں حلق میں کانٹے تو ہے سوکھی زبان

سر برہنہ بیبیاں ہیں کوچہ و بازار ہے
ساتھ سو کرسی نشیں ہیں شام کا دربار ہے
کیوں یزیدی فوج اب بھی در پئے آزار ہے

ہائے ملوے میں پھرائی جا رہی ہیں بیبیاں

نذرِ آتش ہو گئے ہے ہے خیام شاہ دیں
لوٹ کر سب لے گئے اسباب ظالم بد یقیں
کربلا کے بن میں کوئی پوچھنے والا نہیں۔
ہے یہی افسوس کہ تقدیر سے آئی کہاں

ہو گئے مقتل میں شہ کے مونس و یاور شہید
تیر کھا کے قتل گہ میں ہو گئے اصغر شہید
برچھیاں کھا کر ہوئے رن میں علی اکبر شہید
کیوں نہ ہوں ہم بیکسوں کی آنکھ سے آنسو رواں

سید سجاد ہوئے بیکس و مضطر زیر غم
دشت میں گھیرے ہوئے ہیں چار سو اہل ستم
ہاتھ میں تو ہتھکڑی ہے بیڑیوں میں ہیں قدم
پشت پر دُرّے لگاتی ہے ستمگر فوج گراں

خون میں ڈوبی ہوئی ہے سرزمین کربلا
گرم ریتی پر شہیدوں کے ہیں لاشے جا بجا
ظلم پر تیار ہے اب بھی سپاہ اشقیا،
کربلا کے بن میں انصر ہے قیامت کا سماں
بھرے تھے عابد مضطر سنبھالے سر یہاں

نوحہ

کس طرح تمہیں ڈھونڈ کے اب لائیگی زینبؑ
بعد عصر کہاں تم کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرا کے رہ گئی زینب

نادان سکینہ نے جو ضد کی تو بتا دو
بھیا تمہیں اس وقت کہاں پائے گی زینبؑ
بے گھبرائے گی زینب

بھیا یہ کہو خیموں میں جب آگ لگے گی
لے جا کے کہاں بچوں کو بہلائے گی زینبؑ

پہنائیں گے جب سید سجادؑ کو زنجیر
بازو میں رسن شوق سے بندھوائے گی زینبؑ

اسلام کی عزت کا سوال آئیگا جس دم
تم یہ نہ سمجھنا وہاں شرمائے گی زینبؑ

کاظم در و دیوار مدینہ سے یہ پوچھو
کب قید سے چھٹ کے وطن جائے گی زینبؑ

نوحہ (ابنِ جعفر طیار)

بولی سکینہ آؤ چچا شام ہو گئی
عشرے کا دن تمام ہوا شام ہو گئی

اٹھنے لگا ہے فوج کا پہرہ فرات سے
سورج لہو میں ڈوب گیا شام ہو گئی

گزرا ہے دن یہاں کہ قیامت گزر گئی
چھائی ہوئی ہے غم کی گھٹا شام ہو گئی

کب سے میں خیمہ گاہ کے در پہ ہوں منتظر
بابا میرے نہ آئے چچا شام ہو گئی

جنگل کے گھپ اندھیرے میں کیسے کٹے گی رات
آؤ مدد کو بہرِ خدا شام ہو گئی

قاسم بھی مر گئے علی اکبر بھی مر گئے
اصغر میرا شہید ہوا شام ہو گئی

باندھی ہے بازوؤں میں رسن فوجِ شام نے
زینب ہوئی اسیرِ بلا شام ہو گئی

بالوں سے منہ چھپائے ہیں زہرا کی بیٹیاں
چھینی گئی سروں سے ردا شام ہو گئی

مٹے ہوئے ہیں خاک تہ ماتم کے سوگوار
بے آسرا ہیں اہلِ عزا شام ہو گئی

نوحہ (انجمن جعفر طیار)

اجڑا ہوا حسینؑ کا کنبہ لئے ہوئے۔
زینبؑ مدینہ آئی ہیں کیا کیا لئے ہوئے۔

رو رو کے دے رہی ہیں دہائی رسولؐ کی
اصغرؑ کا خوں بھرا ہوا کرتا لئے ہوئے

زینبؑ کے پیچھے پیچھے سسکتی ہوئی رباب۔
ہاتھوں میں اک جلا ہوا جھولا لئے ہوئے

لیلیٰ کے دل کا حال ہے کیا کچھ نہ پوچھئے
بیمار لکڑی ہیں سہارا لئے ہوئے

دُرّوں کے زخم پشت پہ اور بازوؤں پہ نیل۔
آئی ہیں بنت فاطمہ زہرہ لئے ہوئے۔

کچھ کہہ رہی ہیں نانا سے لپٹے بہ چشم تر
عباسؑ کے علم کا پھریرا لئے ہوئے

بنت علیؑ لپٹ گئی قبر رسولؐ سے
امت کی بے وفائی کا شکوہ لئے ہوئے۔

نوحہ

انجمن جعفر طیار — نصرت بلگرامی

عاشور کی شب کہتی تھی یہ دختر حیدر　　یارب نہ سحر ہو
لٹ جائے گا ورنہ میرے بھائی کا بھرا گھر　　یارب نہ سحر ہو

زینبؑ سے یہی بنت پیمبر نے کہا ہے　　وہ کرب و بلا ہے
کٹ جائے گا فرزند پیمبر کا جہاں سر　　یا رب نہ سحر ہو

ہاں عون و محمد کے جو بچنے سے ابھی　　بچتا میرا بھائی
کہتی تھی یہی فاطمہ زہرا کی یہ دختر　　یارب نہ سحر ہو

کل لاشۂ قاسم پہ ستم گاروں کے ریلے　　دوڑائیں گے گھوڑے
کل خاک اڑائیں گے یہاں حضرت شبر　　یارب نہ سحر ہو

کل ہاتھ علمدار کا دریا پہ کٹے گا　　مشکیزہ چھدے گا
ھل من کی صدا شہ کے امام دو جہاں سے　　قرآں کی زباں سے
گہوارے سے گر جائے گا ننھا علی اصغر　　یارب نہ سحر ہو

کل حضرت شبیر ادا فرض کریں گے　　چہرے پہ ملیں گے
اس ننھے مجاہد کا لہو چلوؤں میں لے کر　　یارب نہ سحر ہو
کل خیمے سے نکلے گی یداللہ کی جائی　　با حال تباہی
جب دیں گے صدا باپ کو رن سے علی اکبرؑ　　یارب نہ سحر ہو

بعد قتل شاہ کہتے تھے حرم وا محمدا کٹا شاہ حسینؑ

خیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا

وا محمدا کٹا شاہ حسینؑ

صاحبِ بیاض

سید قمر حسن جعفری

انجمن فدائے اہلبیتؑ

تعداد ممبران ۲۰۰۰

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے
فرشِ مجلس رہے اور تیرا غم رہے
اشک بہتے رہیں دل تڑپتا رہے
تذکرہ تیری غربت کا ہوتا رہے
سر پہ سایہ فگن تیرا پرچم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہر خوشی بیچ کر تیرا غم جو ملے
جل اُٹھے زندگی میں ہزاروں دیئے
لمحہ لمحہ دلوں میں محرم رہے
ہم رہیں نہ رہے تیرا ماتم رہے۔

رزقِ ماتم ہمیں تیری سرکار سے
یونہی ملتا رہے در سے دیوار سے
سوز میں ہر گھڑی دل کا عالم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہم سبیلیں لگائیں تیری یاد میں
خوں اپنا بہائیں تیری یاد میں

یاد تیری ہر اک دل کا مرہم رہے

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

در بدر لے گئے ہائے اہلِ جفا

ننگے سر تیرے کنبے کو یوں اشقیاء

چار جانب کھڑے غیر محرم رہے

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

شہ کے انصار و یاور فدا ہو گئے

اس طرح دینِ حق کی بقا ہو گئے

سب ہی تمہارے سب ہی محترم رہے

ہم رہے نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہوں ریحان اعظمی قبر میں شرمسار

نوحے لکھے ہیں یوں تو بے شمار

داغِ ماتم کے سینے پہ کچھ کم رہے

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

میری شریکِ سفر مہرباں میری زینبؑ

میں دیکھ لوں تمہیں جی بھر کے مجھ کو دیکھ لو تم
میں تھوڑی دیر کا ہوں مہماں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

برہنہ سر تمہیں جانا ہے شام اور کوفہ
رسن میں ہوگا میرا وداں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

تمہارا ساتھ یہیں تک تھا میری قسمت میں
تمہیں کو دینا ہے سر امتحاں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

سلانا میری سکینہؑ کو اپنے سینہ پر
تیرے سپرد ہے یہ میری جاں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

امام وقت کا اپنے بہن خیال رہے۔
ہے میرا لال بہت ناتواں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

سلام بھیجا تشنہ لبوں پہ رو رو کر
کہیں جو دیکھنا آب رواں میری زینبؑ۔
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

لکھے مجو نوحہ یکر حال زار پر محشر
تہ اس کا حشر میں ہوا تھا کاں میری زینبؑ
یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

شہید ہو گیا سبطؑ نبی کرو ماتم
فغاں بلب ہوئے مولا علی کرو ماتم

بچھاؤ فرش عزا — ہوں پہ ہو نوحہ
بہت کرو گریہ — یتیم بالی سکینہؑ ہوئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبط نبیؐ کرو ماتم

اجل ہے نالہ کناں — اداس اہل جناں
فضا میں شور فغاں — یہ کس پہ تیغ ستم چل گئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبط نبیؐ کرو ماتم

عزا میں درد چھپا — ہر روز عاشورہ
لہو بھرا سجدہ — تڑپ کے کہتی ہے خود بندگی کرو ماتم۔
شہید ہو گیا سبط نبیؐ کرو ماتم

تمام بچوں کے دل — ہوئے ہیں یوں بسمل
الم کی ہے منزل — غموں کی خاک یہ کہہ کر اڑی کرو ماتم۔

شہید ہوگیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

تڑپتے دل کی صدا ہے ہر اک کا راہ نما
وہ شاہِ کربلا۔ خلیل عشق خدا ہے یہی کرو ماتم
شہید ہوگیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

نظر میں عرب دلیلے علیؑ کے آ گئی کیا
بلا کے چوم لیا۔ گلا کسی کا تو بازو کوئی کرو ماتم
شہید ہوگیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

علی کا نورِ نظر ۔ وہ فاطمہ کا پسر
گلہ تہہ خنجر۔ صدائیں دیتا تھی نادِ علیؑ کرو ماتم
شہید ہوگیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

خوشی ہو یا غم ہو ۔ حسینؑ ماتم ہو۔
صدا محرم ہو ۔ ریحان اعظمی تا زندگی کرو ماتم۔
شہید ہوگیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

روکے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
سانس نہیں لی جاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

جب سے گئے دریا پہ تم جینے کی امید ہے کم
یاد تمہاری آتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

آپ نے میرا دل توڑا روٹھ کے مجھ سے گھر چھوڑا
مجھ سے چاہت کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں

آئیے وعدہ کرتی ہوں پانی سے توبہ کرتی ہوں
بات نہیں یہ سچی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں

خون میں کیوں تر آئے ہیں مشک و علم گھر لائے ہیں
آس بھی ٹوٹی جاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

خشک گلا اور خشک زباں کس کو دکھاؤں جاؤں کہاں۔
روتی ہوں گھبرائی ہوں ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

نیند ترائی میں آئی کیا ہوئی عمو سقائی
پیاس نہیں بجھ پائی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

بابا بھیا چھوڑ گئے آپ بھی ناتا توڑ گئے
قسمت میری کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
روکے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں

مجھ سے کیا تھا کیوں وعدہ لاؤنگا بعد ز مشکیزہ
راہ سکینہؑ تکتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
روکے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

کیسے میں ریحانؔ لکھوں پانی ہو گیا دل کا خوں
ایک صدا تڑپاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
روکے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

درِ خیام سے زینبؑ نے دیکھا یہ منظر
کہ ڈگمگائے ہیں گھوڑے پہ شاہ جن و بشر۔
لگا رہے ہیں عدو نیزے تیر و تبر
تڑپ کے پہنچی مقام بلند پر مضطر
سوار سینے پہ شمر لعین کو دیکھا
تڑپتا خاک پہ دین کے محسن کو دیکھا۔
لعین نے تھامی ہوئی ہاتھ میں ہے تیغ جفا

وہ چاہتا ہے کرے تن سے شہ کے سر کو جدا
دکھائے حال یہ بھائی کا نہ بہن کو خدا
چلی یہ کرتی ہوئی سوئے مقتل کہہ کر نوحہ

ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
لٹا ہے گود میں زہرا ابھی خنجر نہ چلا

اتر جا اس گھڑی ظالم زمین پہ آنے تو دینا
رکا ہے تیروں پہ لاش ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

کئی دن سے پیاسا ہے لہو زخموں سے بہتا ہے
پلا دے پانی کا قطرہ ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

کیا ہے سارا تن پارا نہیں ہلنے کا بھی یارا۔
لٹا دوں میں سوئے قبلہ ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔

نماز عصر پڑھنے دے خدا کا شکر ادا کرنے دے
ادا کر لینے دے سجدہ ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔

تڑپتی ہے بہت مادر کہاں ہے تربتِ اصغرؑ
میں ان سے پوچھ لوں اتنا ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

چلایا شمر نے خنجر بکا کرتی رہی خواہر
ذرا رک جا ذرا رک جا ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔

مکین عرش آتے ہیں نبیؐ کو ساتھ لائے ہیں۔
سرہانے آ لویں نانا ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

نما ہوگی سر محشر انیس سبطِ پیغمبر۔
سنا زینبؑ کا یہ نوحہ ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

نوحہ۔ (انجمن ندائے اہلبیت)

قید سے رہا ہو کے آئے گی مدینے کو
آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے
سو تم کے اٹھو بھیا میں جگانے آئی ہوں
تم بہن سے روٹھے ہو تو منانے آئی ہوں

پھٹ گیا جگر میرا آپ سے جدا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

اب تو کھول دو آنکھیں اب تو وہ نہیں منظر
ہاتھ کھل گئے میرے سر پہ بھی ہے اب چادر
بے ردا نہیں آئی آئی باردا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

صرف اک ندامت ہے اے حسینؑ کے بھائی۔
میں تیری سکینہؑ کو قید ہی میں چھوڑ آئی۔
رہ گئی ہے زنداں میں تم سے وہ خفا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

اب مدینے جاؤں گی دکھ بہت اٹھاؤں گی
جب تمہیں نہ گھر جا کے پاس اپنے پاؤں گی۔
گھر تمہیں پکارے گا موت کی صدا ہو کے
آ گئی ہیں بھیا قید سے رہا ہو گے

اے غرلت کے مالک شیر شکر شبیرؑ۔
ہائے یہ میری تقدیر کربلا تیری جاگیر
تیری سلطنت سے بھی جاؤں غمزدہ ہو کے

آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

ہو کہاں علی اکبرؑ میری گود کے پالے
دیکھو تو ذرا اٹھ کر میرے پاؤں کے چھالے
داغ دل میں نمایاں ہے اب تو آسیہ ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

مجھ سے فاطمہ صغرا جس گھڑی پوچھے گی۔
آئے کیا علی اکبرؑ ساتھ ان کے ہیں بھابی
کیوں رلایا بابا نے ابن مرتضیٰ ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

ہے کہاں علی اصغرؑ میرا ہنسلیوں والا۔
اب تو آ گیا ہو گا اس کو گھٹنیوں چلنا۔
اب تو بولتا ہو گا وہ میری دعا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

اے ریحان کیا لکھوں حال بنت زہرا کا
کانپنے لگا غم سے مصطفیٰ کا بھی روضہ
اب کہاں گئی نانا شام بے ردا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہائے کربلا والو ہائے کربلا والو

صاحب بیاض
سید آفاق حسین رضوی

صاحب بیاض
سید وسیم حسین رضوی
وساتھی...

انجمن محمدی قدیم

حسین آباد گولیمار
کراچی

تعداد ممبران ۲۵۰۰

صدر انجمن : سید سبط جعفر زیدی۔

نوحہ

بانو کا یہ نوحہ تھا اکبر جو میرا ہوتا
بازو نہ میرا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

تھی کس کی مجال آکر جو مجھے جلا دیتا
اور پاؤں میں عابد کے زنجیر پہنا دیتا
کیا اس کا گلا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

زخمی ہے میرا دروں کی اذیت سے
ہنس ہنس کے لعینوں نے چھینی ہے ردا سر سے
ماں ہوتی نہ بے پردا اکبر جو میرا ہوتا

پامال ہوا رن میں لاشہ شہ والا کا
بے گور و کفن ابتک رن میں ہے پڑا لاشہ
سامان کفن کرتا اکبر جو میرا ہوتا

ماں لاشۂ اصغر پر کہتی ہے یہ رو رو کر
تم مر گئے اے بیٹا رونے کو رہی ماد
لٹتی نہ میری دنیا اکبر جو میرا ہو

خط فاطمہ صغریٰ کا آیا ہے مدینے سے
بیمار بہن کو تم کیوں لینے نہیں آئے
وعدہ یہ وفا کرتا اکبر جو میرا ہوتا

نوحہ

از جعفر لکھنوی

فاطمہؑ کی گود میں پلتے جو پیارے جائیں گے
دین کی کشتی بھنور سے وہ بچائے جائیں گے

تیوریاں عباسؑ کی کہتی ہیں فوجِ شام سے
بابِ خیبر کی طرح دریا اٹھائے جائیں گے

اتنا لشکر کیا ہے یہ تو سوکھے پتوں کی طرح
اک تبسم میں علی اصغر اڑائے جائیں گے

چاہنے والا اگر شبیرؑ کا مر جائے گا۔
عرش سے آ کر فرشتے کربلا لے جائیں گے

ان کی جنت ان کی دوزخ بس چپ ہو
جو جہاں کا ہے فرشتے خود اٹھائے جائیں گے

اپنی کشتی پر رقم کر دوں گا میں نامِ حسینؑ
پھر میری کشتی کو خود طوفاں بچائے جائیں گے

اس یقیں کے ساتھ اٹھایا پرچمِ عباسؑ کو
گرمیٔ محشر میں ہم اسکی ہوا لے جائیں گے

نوحہ

(سجاد رزمی)

وطن سے دور جو غربت میں شام ہو جائے
وہ شام شامِ غریباں کے نام ہو جائے

دیارِ کرب و بلا میں قیام ہو جائے
یہ زندگی میرے مولا کے نام ہو جائے

میں کیا کہوں تجھے مولا کہ جب شبِ معراج
خدا کلام کرے تیرا نام ہو جائے

غمِ حسینؑ سے غافل نہ ہو کہ ہستی کا
کسے خبر ہے کہاں اختتام ہو جائے

ہر ایک ماں کی یہ حسرت ہے روزِ عاشورہ
کہ میرا لال فدائے امام ہو جائے

اجل بس اتنی سی اصغر کو زندگی دیدے
کہ یہ ہلال سے ماہِ تمام ہو جائے

بلا کا بن ہو تو کیا ماں کے دل پہ گزرے گی
نہ آئے گھر میں پسر اور شام ہو جائے

نوحہ

 از: سجاد رزمی

روضۂ شہہ کے قریں قبر کی جا مانگتے ہیں۔
بدنصیب آئے یہاں بخت رسا مانگتے ہیں۔

ہم بھی دیکھیں گے اثر کیسے نہ ہوگا پیدا
یا حسینؑ ابن علیؑ کہکے دعا مانگتے ہیں

آپ فردوس بریں مانگیں اگر مل جائے
ہم فقیرانِ نجف کرب و بلا مانگتے ہیں

المدد شیر خدا وقت مدد ہے آجا۔
مرنے والے تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں

خود ہی مٹ جائے عزاشہ کی مٹانے والے
آپ آمین کہیں ہم یہ دعا مانگتے ہیں

نوحہ

(از سرور لکھنوی)

بہن کو کشتۂ خنجر کی یاد آئے گی
وطن پہنچ کر بھرے گھر کی یاد آئیگی

سُلا کے قبر میں بے شیر کو نہ جاؤ رباب
کھلے گی نیند تو مادر کی یاد آئے گی۔

دیکھتے رہ جائیں یہ دونوں جہاں
محوِ حیرت ہوں زمین و آسماں
یوں لکھو عزم و عمل کی داستاں
دھبکے مٹ جائے باطل کا نشاں
یوں وفا کے پھول برساتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو —

اٹھو شمعِ دیں کے پروانوں بڑھو
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو
خون سے تاریخِ دینِ حق لکھ دو
زیرِ خنجر سجدۂ خالق کرو
ہم حسینی ہیں یہ جتلاتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

اے محبانِ شہیدانِ خدا
سوگوارانِ شہیدِ کربلا
فاطمہؑ کے قلب کی ہم تو دعا
طے کرو یوں زندگی کا راستہ
اشکِ غم آنکھوں سے برساتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

ہے ہمارا راستہ باغِ ارم
کیا ہوا جو سر بھی ہو جائے قلم
یا علیؑ کہہ کر اٹھاؤ ہر قدم
روند ڈالو لشکرِ اہلِ ستم
بیعتِ فاسق کو ٹھکراتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

تم حسینی ہو زمانہ جان لے
یہ جہاں کردار سے پہچان لے
تم کو اپنانے کی دل میں ٹھان لے
عزم کا لوہا یہ دنیا مان لے
یوں غمِ دنیا سے ٹکراتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو۔

لو زہدِ سلمان سے اُدھار لو ۔ اور زبانِ میثمِ تمار لو
تختِ ابراہیم سے تلوار لو ۔ ساتھ لیتے ہمتِ مختار لو
کوہِ ظلم و جور ٹھکراتے چلو ۔ پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

گر حسینیؑ ہو تو ہمت چاہیئے ۔ یہ کہ دلمیں شوق و نصرت چاہیئے
آلِ پیمبرؐ سے الفت چاہیئے ۔ تم کو تو ایمان کی دولت چاہیئے
دولتِ دُنیا کو ٹھکراتے چلو ۔ پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

بس زباں پر ہو درِ خیبر کی بات ۔ زورِ حیدرؑ قلعۂ خیبر کی بات
کربلا میں شام کے لشکر کی بات ۔ شام کے دربار میں زینبؑ کی بات
آج ہر تارِ رگ زہراتے چلو ۔ پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

زورِ باطل کا نہ ہو نام بھی ۔ تم نہ لانا عزم و ہمت میں کمی،
سامنے آئے کوئی مشکل بھی ۔ ہر قدم بڑھتے چلو نادِ علی،
دینِ حق کا زور دکھلاتے چلو ۔ پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

تم کو دنیا سے بھلا کیا واسطے ۔ تم کو حق نے کس لئے پیدا کیا
تم کو بس یہ فرض کرنا ہے ادا ۔ کرکے ذکرِ شاہِ شانِ کربلا
اشک و خوں آنکھوں سے برساتے چلو ۔ پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو

نوحہ ۔ نمبر ۵

اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں ۔ اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

روکر کہا سکینہ نے لاشِ حسینؑ پر
اب جا کے یقین ہوا میں یتیم ہوں

جو ہے وہ ظلم کرتا ہے مجبور جان کر
شاید یہی ہے میری خطا میں یتیم ہوں

بولی سکینہ شمر کے کانوں پہ رکھ کے ہاتھ
گوہر نہ چھین بہر خدا میں یتیم ہوں

بابا کے ساتھ گھومنے پھرنے کی عمر تھی
ٹوٹا ہر ایک خواب میرا میں یتیم ہوں

میں اپنے آنسوؤں سے بجھاؤں گی اپنی پیاس
دریا سے لوٹ آؤ چچا میں یتیم ہوں

سر رکھ دیا سکینہ نے زینبؑ کی گود میں
رکھنا پھپھی خیال میرا میں یتیم ہوں۔

شیعہ اُن شام کجب   شیعہ اُن شام کجب

صاحب بیاض: سالار ستہ سرپرست

سید رضا علی باقری: حسین علی عباس علی محمد



انجمن معصومین کھارادر

سترکل والی انجمن !

ایرانی طرز کا مخصوص ماتم

تعداد ممبران............ ۱۵۰۰

نوحہ

(سید رضا علی باقری)
انجمن معصومین کھارادر

ڈھل گیا سورج شمع جلی　　ننھا میرا اصغر کہاں گیا رے
بانو پکاری رو کے جلی　　ننھا میرا اصغر کہاں گیا رے

رات اندھیری سنسان بن　　ڈھونڈوں کہاں تجھے اے گلبدن
رو رو پکاری ماں دل جلی

وقت پڑا ہے مشکل کشاء　　مشکل کرو حل بہر خدا
تم ہی بتا دو مولا علی

جنگل میں کس جا تو کھو گیا　　جھولا ہے خالی اے مہ لقا
کس کو جھلائے اماں تیری

یہ تو بتا دے اے حرملہ　　چھیدا ہے کیوں تو نے ننھا گلا
ڈوبی ہے خوں میں ننھی کلی

تیری زمیں پر اے کربلا　　گم ہو گیا ہے بچہ میرا
ڈھونڈ رہی ہوں گلی گلی

دکھیاری مادر جائے کہاں　　ویران لگتا ہے سارا جہاں
کرتی ہوئی آہ و زاری چلی

رضا نہ پوچھو مقتل کا حال　　قاصر زباں ہے کہنا محال
اصغر کے غم میں ماں بے کلی

نوحہ

شیعہ آن شام غریب — از انجمن معصومین کھارادر

زینبِ افگار کجا
غلِ زنجیر کجا عابدِ بیمار کجا

میبرد شمر زِ بے خنجر گلوئے سبطِ نبی
گلوئے شاہ کجا خنجرِ خونخوار کجا

پارہ پارہ ہمہ شد جسمِ شہنشاہِ زمن
سمِ راہوار کجا سیدِ ابرار کجا

گفتہ بر لاشہ برادر بصد افغاں زینبؑ
من کجا شام کجا کوچہ و بازار کجا

آلِ احمد بہ اسیری ہمہ رفتند بہ شام
گُل کجا خار کجا کوچہ و بازار کجا

عارضِ سرخ سکینہؑ ز جفا نیلی گشت
دستِ سفاک کجا نازنیں رخسار کجا

کے روا بود فلک ایں ہمہ آزار جفا
چوبِ اشرار کجا لال و گوہر بار کجا

دخترِ سبطِ نبیؑ را بے کنیزی خوانند
آلِ اطہار کجا خدمتِ کفار کجا

نہ کنند رحم کسے وائے بہ حالِ سجاد بوسگاہِ نبیؐ پاک بریدند وائے وائے

تنِ تبدار کجا طوقِ گرانبار کجا گردنِ شاہ کجا خنجرِ خوں خوار کجا

عمرِ اصغر سپری گشت بہ یک ضربِ ستم

حلقِ بے شیر کجا تیرِ جفاکار کجا

نوحہ

(انجمن معصومین کھارادر)

زنداں میں زینبؑ اطہر کو کربل کا وہ نقشہ یاد آیا

جلتی ہوئی ریتی یاد آئی بھائی کا جنازہ یاد آیا

زینبؑ نے کہا اے زین العباؑ کربل کی کہانی یاد آئی

اکبرؑ کی جوانی یاد آئی اصغرؑ کا تڑپنا یاد آیا

سجادِ حزیں نے فرمایا تب زینبؑ مضطر سے رو کر

اے فاطمہ زہراؑ کی جائی اس وقت تمہیں کیا یاد آیا

سینے پہ چڑھا تھا شمرِ لعیں پھرتا ہے وہ نقشہ آنکھوں میں

کس طرح سے اب صبر کروں زہراؑ کا دلارا یاد آیا

وہ عون محمد پیارے میرے سر اپنا کٹا کے رن میں گرے

مظلوم امام کا اے حسرت لاشوں کا اٹھانا یاد آیا

وہ ابنِ حسنؑ کی شادی کا پھرتا نظارہ آنکھوں میں

وہ میری دکھیا بیٹی کا دولہا سے بچھڑنا یاد آیا

نوحہ

(انجمن معصومین کھارادر)

اے میرے اصغر اے میرے اصغر

اے میرے اصغر اے میرے اصغر

کس کو لوری سناؤں گی ۔ کیسے گودی سلاؤں گی

کہاں چین پاؤں گی تا شام و سحر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

آ میرے پاس آ سن لے تو مادر کی صدا ویراں پڑا تیرا جھولا

پھٹ جائے نہ ماں کا جگر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

تجھ کو ڈھونڈوں کہاں ہر سو ویرانی کا سماں

دشمن ہوا سارا جہاں آتا نہیں کچھ بھی نظر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

غم سے دل چور ہے مجھ سے تو اصغر دور ہے مادر تیری مجبور ہے

ہوتا نہیں مجھ سے صبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

ہاتھوں میں ہے رسن اجڑا ہوا میرا چمن اور شام کی منزل کٹھن

کیسے کٹے گا یہ سفر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

تیرا خون ناحق مہکے گا یوں ہی حشر تک جب تک زمیں ہے اور فلک

سرور کو ہے یہ خبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زینتِ احمدؐ کے دل و جان حسینؑ ابن علیؑ
دینِ احمدؐ کے نگہبان حسینؑ ابن علیؑ



دستہ ناصرانِ حسینؑ

تعداد ممبران ۲۵۰۰

صاحبِ بیاض
سید رضی رضوی

نوحہ

(دستہ ناصران حسینؑ)

قید خانے سے سکینہؑ کی صدا آتی ہے
سانحہ کیا ہمیں تقدیر یہ دکھلاتی ہے
فرقت اے بابا ہمیں آپکی تڑپاتی ہے
آیئے بابا کہ اب جان میری جاتی ہے
شمر ایذا ہمیں دیتا ہے بچالو بابا۔
آخری بار کلیجے سے لگالو بابا

ایسے میداں میں گئے اب نہ آئے پھر کر
عمو بھی نہر سے مشکیزہ نہ بھر کر لائے
چاہنے والی کہاں آپکی بابا جائے
آپ کی لاڈلی نے بابا طمانچے کھائے۔
اپنی آغوش میں اب ہم کو چھپالو بابا۔
آخری بار کلیجے سے لگالو بابا

لوریاں دے کے جو ماں بچے کو بہلاتی ہے۔
یاد کرکے تمہیں لاڈلی غم کھاتی ہے
اماں کہتے ہیں کہ بیٹی یہ نیند ہم کو نہیں آتی ہے
کروٹیں لینے میں سب رات گزرجاتی ہے

اپنے سینے پہ ہمیں آ کے سلا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

کیا بیاں حال کروں گزری تھی جو دختر پر
بابا نیزے پہ نظر آیا تھا جب آپکا سر
منہ شکل آپکی نورانی تھی کیوں آپکی وہ خوں میں تر
آپ رلواتے تھے سب لوگوں کو قرآں پڑھکر
غم سے بے جان ہوں میری جان بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

ننگے سر زینبؑ و کلثومؑ تھیں بازاروں میں
لے کے ظالم گئے بابا ہمیں درباروں میں
سینہ زن بیبیاں تھیں عید تھی کفاروں میں
جشن تھے فتح کے ہر سمت ستمگاروں میں
ہم کو رسوائی و ذلت سے بچا لو بابا۔
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

اپنا مہمان بھی افسوس نہ جانا ہم کو
کوفے والوں نے مسلمان بھی نہ جانا ہمکو۔
تھے مس نبی م کچھ بیبیاں لکھا نا ہمکو

قید خانے میں ملا بابا ٹھکانہ ہم کو
آکے اس قیدِ مصیبت سے بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

پھر گئیں ہم سے زمانے کی نگاہیں یکسر
دستِ شفقت بھی نہیں پھیرتا کوئی سر پہ
کرتے ہیں ہم کو کنیزی میں طلب بداختر
آہ کس جا چھپے اے بابا یہ تمہاری دختر
ہم کو للہ ندامت سے بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

وعدہ فرمایا تھا لینے کو ہمیں آئیں گے
ہم کو معلوم نہ تھا ہجر میں تڑپائیں گے
اب بھی صورت ہمیں اپنی جو نہ دکھلائیں گے
آہ گھٹ گھٹ کے یوں ہی قید میں مر جائیں گے
اس کی باقر ہے یہی صدا پاس بلا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

نوحہ (انجمن دستہ ناصرانِ حسینؑ)

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ
ہر ظلم و ستم شان سے سہہ جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

عاشور کی شب آئی علمدار تمہیں ہو
بچوں کی خبر لیجیو بہلائیو زینبؑ۔
اس قافلے کے سالار تمہیں ہو۔
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

کھو جائے سکینہؑ تو اسے ڈھونڈ کے لانا۔
ہو باپ کے سینے پہ تو آہستہ اٹھانا
بابا نہیں اب آئیں گے بہلائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

لے جائیں گے شام کے دربار میں شامی
تذلیل کی خاطر پئے سجادؑ گرامی
تم ساتھ بھتیجے کے چلی جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

جب شام کے بازار سے سر ننگے گزرنا

بس بھائی کا سر دیکھ کے رہ جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

خیموں میں لگے آگ تو عابدؑ کو جگانا
چھن جائے ردا سر سے تو آنسو نہ بہانا
قیدی بھی بنائیں تو چلی جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

قیدِ ستم شام سے جب چھوٹ کے جانا
روداد الم نانا کے روضے پہ سنانا
دُرّوں کے نشاں نانا کو دکھلائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

شیعوں کو میرے دیجیو یہ آخری پیغام
جس وقت میسر ہو تمہیں پانی کا اک جام
تربت پہ میری فاتحہ دلوائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

ڈسے گی میری یاد میں دن رات سکینہؑ
مر جائے گی زندان میں گھٹ گھٹ کے سکینہؑ
زندان میں معصوم کو دفنائیو سکینہؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

ہم حیدری ماتم کے لئے آئے ہیں بی بی!
اشکوں سے لکھے نوحۂ غم لائے ہیں بی بی!
محشر میں شفاعت کے لئے آئیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

نوحہ (انجمن دستہ ناصران حسینؑ)

آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے مجھ کو کہہ کر سکینہ صدا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
مدتیں ہو گئیں ہیں مدینہ چھٹے مجھ کو نانا کا روضہ دکھا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
رن سے جا کر وہ خیمے میں پلٹا نہیں میرا اصغر کہاں ہے بتا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
چادریں چھین کر شمر سب لے گیا میری پھوپھو کی چادر دلا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے
دشت غربت میں غربت کی رات آ گئی نیند آئی ہے مجھ کو سلا دیجئے
لوٹ لے جائیں گھر سارا اعدا مگر میرے اصغر کا جھولا دلا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے

میں چچا کو بلا لاؤں گی جا کے خود مجھ کو دریا کا رستہ بتا دیجئے
بابا اپنی سکینہؑ سے کچھ بولیئے یہ خموشی کے پردے ہٹا دیجئے
آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
دم گھٹا جا رہا ہے میں مر جاؤں گی میری گردن رسن سے چھڑا دیجئے
آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
میں طمانچوں کے دکھلاؤں گی نشاں بھیا اکبرؑ کو رن سے بلا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔
اپنے ماہر کی آنکھوں کو اے شاہِ دیں ایک بار اور روضہ دکھا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔

نوحہ (دستہ انجمن ناصران حسین)

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا لے کے داغ سینے پر شام کی جدائی کا
حق ادا کرے زینبؑ کیسے اپنے بھائی کا قافلہ اتر آیا صبر کی خدائی کا
کربلا کے میداں پر فاطمہؑ کی جدائی کا
اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا
دور تک نگاہوں میں شام کا اندھیرا ہے کربلا کو فہ تک حادثوں نے گھیرا ہے
جب سے نونہالوں نے منہ کو اپنے پھیرا ہے ماں کی گودی میں موت کا اندھیرا ہے
اربعین کرنا ہے شاہ کربلائی کا۔

بعد کربلا بھائی ہر طرف قیامت تھی ‏ ‏ بے ردا رسن بستہ راہ شام سے گزری
بھائی ہم تماشہ تھے راستے تماشائی ‏ ‏ ہر قدم دعا یہ تھی کاش موت آجاتی

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا

بھائی قید خانے کی تیرگی سے ہوآئے ‏ ‏ آپکی امانت کو ظلمتوں میں کھوآئے
خون گوشواروں کا آنسوؤں سے دھوآئے ‏ ‏ یوں سکینہؑ بی بی کو سب اسیر روآئے

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا

موت کے بیاباں میں زندگی کا ماتم ہے ‏ ‏ ظلم کے اندھیروں میں روشنی کا ماتم ہے
آنسوؤں کے طوفاں میں تشنگی کا ماتم ہے ‏ ‏ اب بہن کے حصہ میں ہر کسی کا ماتم ہے

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا

آپ سے جدا ہو کر جب مدینے جاؤں گی ‏ ‏ جا کے ماں کی تربت پر مرثیہ سناؤں گی
کربلا کے مقتل میں کیا ہوا بتاؤں گی ‏ ‏ بھائی اپنے بازوں کے نیل دکھاؤں گی

بھی
اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا
پہلے

بھائی اب خدا حافظ قبر سے چلی زینبؑ ‏ ‏ بن تیرے گزارے گی زندگی زینبؑ
دُکھ گئی فریدؔ آخر کہہ کے یا علیؑ زینبؑ ‏ ‏ درد و غم کی دنیا میں پھر سے کھو گئی زینبؑ

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

بانو کہتی تھی مقتل میں رو کر ‏ ‏ رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ

آتی ہے ڈھونڈنے تم کو مادر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
یوں گئے گھر سے پھر تم نہ آئے — ماں نے فرقت میں آنسو بہائے
کچھ تو بتلاؤ کیا گزری دلبر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
تم پہ قرباں یہ ماں ہو جاتی — سنتی ہوں تم نے مانگا تھا پانی
اپنی سوکھی زباں کو دکھلا کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
کس کو غم کی کہانی سناؤں — غم کے اپنے میں آنسو بہاؤں
داد پائے کہاں جا کے مادر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
آہ غم آہ غم آہ وہ غمزدہ وہ حزیں ماں — یاد کرتی ہے تم کو سکینہؑ
کس طرح دل کو بہلائے خواہر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
جھولا خالی تمہارا پڑا ہے — آہ مادر کو یہ غم بڑا ہے
چوٹ ایک لگتی ہے اس کے دل پر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
سنتی ہوں قبر شہ نے بنائی — اس میں میت تمہاری چھپائی
کرتے تھے شکر آنسو بہا کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
ہو چکا ختم شہ کا گھرانہ — اپنا مسکن ہے اب قید خانہ
دیکھیں زنداں سے کب ہیں چھوٹ کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ
غم سے پھٹتا تھا باقر کلیجہ — رو کے کہتی تھی جس دم وہ دکھیا
ماں سے کیوں منہ کو موڑا ہے دلبر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغرؑ

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

کھو گئے ہو تم کہاں ڈھونڈتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

زخم سینے پہ لگا اور جگر تک چھد گیا
خون سے رنگین ہے سرزمین کربلا

ہاتھ رکھ لو زخم پہ آتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

آرزو یہ تھی میری دیکھوں سہرے کی لڑی
ہائے قسمت کیا کروں خوں میں میت بھری
سیج پھولوں کی کہاں خاک کا بستر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

محسن و یاور نہیں شاہ کا لشکر نہیں۔
سو گئے عباس بھی گود میں اصغر نہیں۔
سینکڑوں رنج و غم اور ایک سرور
اے علی اکبر میرے اے اکبر میرے

اے سکینہ سی بہن شل ہے کوڑوں سے بدن
باندھنے کو حلق میں شمر لایا ہے رسن
ظلم کی ہے انتہا چھن گئے گوہر

اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

طوق کا آزار ہے عابدؑ بیمار ہے
زینبؑ و کلثوم اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل شر لے گئے چادر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

قید سے جب جاؤں گی میں مدینے جاؤں گی
پوچھے گی صغراؑ تمہیں کیا اسے بتلاؤں گی
کس طرح سہہ پائے گی غم تیرا خواہر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

اے شہید کربلا اے شبیہ مصطفےٰ
واسطہ ہے آپ کو شبرؑ و شبیرؑ کا
اب حسن کی کچھ خبر لیجئے آکر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

نوحہ (دستہ ناصران حسینؑ)

خدا کی شانِ کریمی ہے یہ خدا کی قسم — کہ اہلبیتؑ کا دنیا میں نام زندہ ہے
حسینیوں کو تو کیا فکر ہو زمانہ کی — حسینیوں کا تو اب بھی امام زندہ ہے

ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

دیکھتے رہ جائیں یہ دونوں جہاں
محوِ حیرت ہوں زمین و آسماں
یوں لکھو عزم و عمل کی داستاں
دھبکے مٹ جائے باطل کا نشاں
یوں وفا کے پھول برساتے چلو
پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو ـــ

اٹھو شمعِ دین کے پروانوں بڑھو | موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو
خون سے تاریخِ دینِ حق لکھ دو | زیرِ خنجر سجدۂ خالق کرو
ہم حسینی ہیں یہ جتلاتے چلو | پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو
اے محبانِ شہیدانِ خدا | سوگوارانِ شہیدِ کربلا
فاطمہؑ کے قلب کی ہم تو دعا | طے کرو یوں زندگی کا راستہ
اشکِ غم آنکھوں سے برساتے چلو | پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو
ہے سہارا راستہ باغِ ارم | کیا ہوا جو سر بھی ہو جائے قلم
یا علیؑ کہہ کر اٹھاؤ ہر قدم | روند ڈالو لشکرِ اہلِ ستم
بیعتِ فاسق کو ٹھکراتے چلو | پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو
تم حسینی ہو زمانہ جان لے | یہ جہاں کردار سے پہچان لے
تم کو اپنانے کی دل میں ٹھان لے | عزم کا لوہا یہ دنیا مان لے
یوں غمِ دنیا سے ٹکراتے چلو | پرچمِ شبیرؑ لہراتے چلو۔

لو ذرِ سلمان سے ایثار لو — اور زبانِ میثم تمار لو
تختِ ابراہیم سے تلوار لو — ساتھ لیتے ہمتِ مختار لو
کو ظلم و جور ٹھکراتے چلو — پرچم شبیرؑ لہراتے چلو
گر حسینی ہو تو ہمت چاہیئے — یہ کہ دل میں شوق و نصرت چاہیئے
آل پیمبرؐ سے الفت چاہیئے — تم کو تو ایمان کی دولت چاہیئے
دولتِ دنیا کو ٹھکراتے چلو — پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

بس زباں پر ہو درِ خیبر کی بات — زورِ حیدرؑ قلعۂ خیبر کی بات
کربلا میں شام کے لشکر کی بات — شام کے دربار میں زینبؑ کی بات
آج ہر تارِ تیغ زہراتے چلو — پرچم شبیرؑ لہراتے چلو
زورِ باطل کا نہ نام بھی — تم نہ لانا عزم و ہمت میں کمی
سامنے آئے کوئی مشکل کبھی — ہر قدم بڑھتے چلو نادِ علی
دینِ حق کا زور دکھلاتے چلو — پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

تم کو دنیا سے بھلا کیا واسطہ — تم کو حق نے کس لیے پیدا کیا
تم کو بس یہ فرض کرنا ہے ادا — کرکے ذکرِ شاہِ شانِ کربلا
اشک و خوں آنکھوں سے برساتے چلو — پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

نوحہ۔ نمبر ۳

اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں — اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

مقتل سے نہ واپس ہوئے زہراؑ کے دلارے | ہر ایک طرف بڑھنے لگے خوف کے سائے
خیموں کی طرف ٹوٹ پڑے لشکری سارے | لٹنے لگے بے آسروں کے باقی اثاثے

وہ خوف مارے ....

چھپتی تھیں نبی زادیاں ایک ایک کے پیچھے | اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا
جب لوٹ ہوئی ختم تو تھی آگ کی باری | جلتے ہوئے خیموں سے ہوئی رات اجالی
تھا پھول سے بچوں پہ عجب خوف سا طاری | جب خیمے میں جاتے تو وہی آگ بھی جاتی
یوں چھپا کے پھرتی تھیں نبی زادیاں اک سر سینے | اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا
زینبؑ نے بمشکل کیا بچوں کو اکٹھا | سب مل گئے بس ایک سکینہؑ کو نہ پایا
دوڑیں سوئے مقتل گئیں بھائی کو پکارا | آؤ بہن بیٹھے یہ ہے میں نے سلایا

آہستہ جگانا ....

سہمی تھیں نبی زادیاں یوں خوف کے مارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

فضہ نے کہا زوجۂ حر آئی ہے بی بی
کچھ کھانے کو اور ساتھ میں پانی بھی ہے لائی
زینبؑ نے سکینہؑ کو بلا کر کہا بیٹی
بھیجا ہے چچا نے پیو اب آ کے تو پانی

عمو کی وہ زاری .....

سی تھیں نبی زادیاں دریا کے کنارے | اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

دیتی ہو پھوپھی جان مجھے پہلے کیوں پانی
میں ہی تو نہیں ہوں میرے عمو کی دلاری
زینب نے کہا بچوں میں تم چھوٹی ہو جانی
مقتل کو چلیں لگ کے پلا لاؤں میں پانی

اصغر میرا بھائی . . . .

چھوٹا بھی ہے بے کل بھی ہے وہ پیاس کے مارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

بے دردی سے جب کانوں سے نوچے گئے بندے
گرنے لگے ریتی پہ گرم خون کے دھارے
بچی کو بہت رو کے پکارا اے میرے بھائی۔
تھے سوئے وہ تھک کر ہی کسی طرح نہ جاگے

اب کس کو صدا دے . . . .

چھپتی تھیں نبی زادیاں ہر کونے کنارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا

تھا گرم جو مقتل وہاں اب ہو کا سماں تھا
روندی ہوئی لاشیں تو کہیں خوں کا نشاں تھا
خیموں کی بجھی آگ میں گرمی کا دھواں تھا
بیواؤں میں بچوں میں فقط ایک جواں تھا

جانوں کا نگہباں تھا . . .

عابد کے سوا جاتے رہے طاہبی بھی سارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

شب بھر کے جگے تاروں کو جب نیند کچھ آئی
تھی ساتھ جو اب تک وہ شبِ غم بھی سدھاری
آکاش پہ سورج کی کرن جیسے ہی ابھری
معصوموں کے پاؤں میں پڑی لوہے کی بیڑی
حلقوم میں رسی ......
یہ وقت نہ اللہ کسی کو بھی دکھائے
اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

مومنو آؤ علمدار کا ماتم کریں
ضیغمِ حیدرِ کرار کا ماتم کریں
بھیج کے جانبِ دریا جسے روتے تھے حسینؑ
ہم بھی اُس شہ کے وفادار کا ماتم کریں
صفِ ماتم میں محمدؐ بھی ہیں زہراؑ بھی ہیں
مل کے سب شاہ کے غمخوار کا ماتم کریں
لشکری کوئی نہ تھا لاشہ اٹھانے کے لئے
لشکرِ شاہ کے سالار کا ماتم کریں
علمِ احمدِ مختار کی حرمت ہے یہی
سبطِ احمد کے علمدار کا ماتم کریں
یاد آتی ہے سکینہؑ کی اگر تشنہ لبی
آج سقائے فداکار کا ماتم کریں
بعد جس کے علم و مشک پہ کہرام مچا
اُس سکینہؑ کے وفاکار کا ماتم کریں
پھر شریکِ صفِ ماتم رہی سالک نہ رہی
آج عباسؑ وفادار کا ماتم کریں

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

بابا جو کہاں اپنا پتہ کیوں نہیں دیتے
مقتل سے سکینہؑ کو صدا کیوں نہیں دیتے

آجا میری مظلوم سکینہؑ میری آجا
پھر حلق بریدہ سے صدا کیوں نہیں دیتے

سب دیکھ رہے ہیں میں جلی جاتی ہوں بابا
دامن میں لگی آگ بجھا کیوں نہیں دیتے

میں لاشۂ بے سر سے لپٹ جاؤں گی بابا
پہچان مجھے اپنی بتا کیوں دیتے ۔ ۔
بے غسل و کفن خاک میں سب دیکھ رہے ہیں
لاشوں کو تہہ خاک چھپا کیوں نہیں دیتے

گھن گھور اندھیروں سے میں ڈر جاتی ہوں بابا
زنداں میں کوئی شمع جلا کیوں نہیں دیتے
چھینے ہیں لعینوں نے میرے کان سے گوہر
عمو کو میرے اتنا بتا کیوں نہیں دیتے

اشکوں کے جو گل ہائے عقیدت ہیں وہ کاوش
تربت پہ سکینہؑ کی چڑھا کیوں نہیں دیتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو گیا مرنا ستم عباس کا

کرتے ہیں ماتم حرم عباس کا

صاحب بیاض: سید علی ضا رضوی

انجمن غم خواران عباس

رضویہ سوسائٹی کراچی

شاعر انجمن: حضرت شاہد جعفری، حضرت علی محمد رضوی پیچ، حضرت انیس بیہر سری۔

حضرت عباس صاحب بیدی مرحوم، حضرت نجمی مرحوم، حضرت حیا تاسر دہوری مرحوم۔

تعداد ممبران 2500

نوحہ انجمن غمخواران عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار ــــ یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

صبح جس کی آذان گونجی تھی　　بس وہی عمر بھر کی پونجی تھی
بعد اکبرؑ کہاں سکون و قرار　　یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار

ظلم تھا اپنی آخری حد پر　　حلق اصغرؑ تھا تیر کی زد پر
عرش تھرا کے رہ گیا اک بار　　یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار

شمر کے خوف سے جو رو نہ سکی　　وہ سکینہؑ کبھی جو سو نہ سکی
آ کے زنداں میں سو گئی آخر　　یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار

ان کے سینوں میں وہ یقیں کی ضیا　　شاہد نوحہ گر کی ہے یہ دعا
آئیں روضوں پہ آپ کے غم خوار　　یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

نوحہ (انجمن غم خواران عباس)

زینبؑ نے کہا لٹ گئی پردیس میں آ کر　　اے ساقیٔ کوثر
گھر جل گیا اور چھن گئی سر سے مرے چادر　　اے ساقیٔ کوثر

دل تھامے ہوئے میں درِ خیمہ پہ کھڑی تھی۔ اور دیکھ رہی تھی
تھا حلق پہ سرور کے رواں شمر کا خنجر ہائے وہ شمر کا خنجر
اے ساقیٔ کوثر۔ اے ساقیٔ کوثر

غازی کا علم ڈوبا ہوا خون میں آیا فریاد خدایا
دریا پہ کٹے بازوئے عباسؑ دلاور ہائے عباس دلاور
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

اٹھارہ برس پالا بڑے چاؤ سے جس کو میں کھو چکی اسکو
ارماں میرے رہ گئے سب خاک میں مل کر ہائے سب خاک میں مل کر
اے ساقیٔ کوثر۔ اے ساقیٔ کوثر

ظلم بھی ڈھایا گیا مجھ سوگ نشیں پر مجبور و حزیں پر
اک تیر سے چھیدا گیا حلق علیؑ اصغر ہائے حلق علیؑ اصغر
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

اعدا نے سکینہؑ پہ وہ کی ایسی جفا کی بچی نے قضا کی
بے غسل و کفن دفن ہوئی دخترِ سرور ہائے دخترِ سرور
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

نوحہ (انجمن غمخواران عباسؑ)

آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ
آلام مصائب میں گرفتا ہے صغریٰ

سب چھوڑ گئے اماں پھوپھی اور برادر
سوچا نہ کسی نے بھی کہ بیمار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

سب بھول گئے جا کے خبر تک نہیں بھیجی
کیا ایسی ہی فرقت کی سزاوار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

ہے وجہ جدائی یہی صحت کی خرابی
اب اپنی ہی بیماری سے بیزار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

ملتا ہے سکوں دل کو نہ نیند آتی ہے شب کو
اکبر تری آمد کی طلب گار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغرا

کم ہوتی نظر آتی نہیں اشک فشانی
کچھ ایسے ہی حالات سے دوچار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

کرتے ہیں انیس آہ و بکا پڑھ کے یہ نوحہ
کنبے کی جدائی سے دل افگار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

نوحہ (انجمن غمخواران عباسؑ)

سر کٹ گیا جب دشت میں زہراؑ کے پسر کا
ہلنے لگا تھا کانپ رہا تھا عرش معلیٰ

سرخ آندھی چلی خون اگلنے لگا صحرا
وحشت کا یہ عالم تھا کہ پھٹتا تھا کلیجہ
تھی ایک قیامت سر مقتل جو بپا تھی
گونجی ہوئی صحرا میں فقط ایک صدا تھی

عباسؑ کہاں ہو عباسؑ کہاں ہو آ جاؤ جہاں ہو

سینے پہ سناں کھا کے اکبرؑ گئے مارے
خالی ہوا جھولا بھی اصغرؑ گئے مارے
تنہا ہوئیں سیدانیاں سرورؑ گئے مارے
زینبؑ ہے پریشاں چلے آؤ جہاں ہو

عباسؑ کہاں ہو عباسؑ کہاں ہو آ جاؤ جہاں ہو

ناموس پیمبرؐ کو بڑی آس تھی تم سے
کیا ایسی بھلا بھائی خطا ہو گئی ہم سے
پھٹ جائے کلیجہ کہیں زینبؑ کا نہ غم سے
کیوں روٹھے ہو کس بات پہ نظروں سے نہاں ہو

عباسؑ کہاں ہو کہاں ہو عباسؑ آ جاؤ جہاں ہو

اس دشتِ مصیبت میں کہاں کھو گئے بھائی
نیزے کی انی آ یہ نظیرِ تمہ آئی۔
آجاؤ ذرا چھوڑ کے دریا کی ترائی — لا زنداں
چادر سرِ زینبؑ سے اترتی ہے کہاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
یہ اہلِ ستم اور قیامت نہ مچادیں
سب لوٹ کے اسبابِ حرم آگ لگا دیں
ڈر ہے کہیں بیمار کا خیمہ نہ جلادیں
پھر چار طرف صرف دھواں صرف دھواں ہو
عباس کہاں ہو۔ عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
انکے یہ ستم اور ستمگار کتنے ہیں۔
تلوار لئے سب درِ خیمہ پہ کھڑے ہیں۔
مردوں میں فقط عابدِ بیمار بچے ہیں
خنجر کہیں عابد کے گلے پہ نہ رواں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو۔ آجاؤ جہاں ہو
بچہ کوئی روتا ہے ادھر ہاتھوں میں آ کے
بچی کوئی روتی ہے ادھر کھائے طمانچے

لاؤں تو بھلا لاؤں زباں ایسی کہاں سے

الفاظ نہیں حال جو بچوں کا بیاں ہو

عباس کہاں ہو عباس کہاں آجاؤ جہاں ہو۔

نوحہ
(انجمن غمخواران عباس) بلتی

زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں

نادان نادان زنداں میں اک مر گئیں ناداں۔

زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان

وہ شام کے زنداں میں سکینہ کا تڑپنا

تاریکی سے گھبرا کے رو رو کے بلکنا

زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان۔

کہتی تھی سکینہ میرے بابا کو بلا دو

جب سے گئے اماں علی اکبر کو بلا دو

کیوں آتے نہیں لینے مجھے میرے چچا جان

زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں

جب باپ کا سر بیٹی نے زنداں میں پایا

لپٹا یا کلیجے سے سب احوال سنایا

امت نے کیا نانا کی کس درجہ پریشاں

زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں

ناگاہ سکینہؑ پہ چلی ظلم کی تلوار
زنداں میں نمودار ہوا شمر ستمگار
اور چھینا سکینہؑ سے سر سرور ذیشان

زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں

سر پیٹ کے یوں کہنے لگی مادر مضطر
ہے ہے نہ میری بچی میسّر ہے نہیں چادر
کس طرح سے دکھیا میں کروں کفن کا ساماں

زنداں زنداں نہ بھولوں گے ہم شام کا زنداں

نوحہ (انجمن غمخواران عباسؑ)

رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
برہنہ سر برہنہ پا سر بازار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

گلے میں طوق ہے زنجیر پا چلنے نہیں دیتی
مگر کانٹوں کے اوپر عابد بیمار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

کہا کرتے تھے عابد عمر بھر زینبؑ سے رو رو کر
پھوپی آنکھوں میں زنداں کے در و دیوار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

بکا کرتی تھی صغرا رات کو فرقت میں بابا کی
وطن کو دیکھیے کب سیدِ ابرار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

پھرائی جاتی ہے در در رسول پاک کی عترت
مہار اونٹوں کی پکڑے عابد بیمار پھرتے ہیں۔
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

حیات ایک ایک کو حسرت سے دیکھا کرتا ہے پہروں
کبھی جو کربلا سے شاہ کے زوار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

نوحہ (انجمن غمخواران عباس)

بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر
رو رہی ہے فاطمہ بیٹھی کھلے سر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

تھے امام وقت سب کچھ جانتے تھے شاہ دیں
ایڑیاں رگڑے گا اک دن رن میں اکبر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

سہرا قاسم میں جن کو ماں نے گوندھا تھا ابھی
دیکھو مرجھائے پڑے ہیں وہ گل تر خاک پر

بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

ماں کی گودی سے جدا ہو کر بتاؤ میری جاں
کس طرح سے نیند آئی تم کو اصغر خاک پر

بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

یا علی مشکل کشا امداد کا یہ وقت ہے
آرہے ہیں دیکھئے گھوڑے سے سرور خاک پر

بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

فاطمہ زہرا سمیٹیں گی انہیں رومال میں۔
گر رہے ہیں آنکھ سے بھی جو گوہر خاک پر

بے کفن ہے لاشہ سبط پیمبر خاک پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صاحب بیاض

جناب محمد نعیم زمان



انجمن محبان عزا

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران ۱۵۰۰

شاعر انجمن: جناب یاور اعظمی عبادت حسین

مس نعیم زیدی

نوحہ

شاعر اہلبیت جناب عبادت حسین ——— انجمن محبان عزا

اکبر نوجواں اکبر نوجواں
اکبر نوجواں اکبر نوجواں

۱۔ رات بھر ماں کے زانو پہ رکھے وہ سر
کہہ رہا تھا خدا گر کرے اب سحر
دوں کھڑا ہو کے میں صبح کی جو اذاں

اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۲۔ سب سے پہلے ملے مجکو اذنِ وغا
ہوں فدا آپ پر دیجئے اب رضا
کچھ نہیں اب رہی تاب دل باباجان

اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۳۔ خاک و خوں میں بھرا شاہ کا مہ لقا
سسکیاں لے رہا تھا زمیں پر پڑا
چاک سینہ ہوا جب لگی اک سناں

اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۴۔ ہاتھ سینے سے تم اب ہٹا دو ذرا
زخم کیسا لگا اب دکھا دو ذرا
یا علیؑ کہہ کے پھر کھینچ لی جو سناں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۵ باپ کے سامنے ہچکیاں لے کے پھر
گرم ریتی پہ ہی مر گیا تھا پسر
کیا کرے باپ اب لے کے جائے کہاں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۶۔ لاش کیسے اٹھے کس کو دوں میں صدا
کوئی یاور نہیں اب جو باقی بچا
تجھ پہ گزری ہے جو کیا کروں میں بیاں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں۔

۷۔ لاش اکبرؑ کی جب لے کے آئے حسینؑ
زینبؑ غمزدہ لٹ گیا اب حسینؑ
تو سنبھالو اسے مر گیا نوجواں
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں

۸۔ حشر برپا ہوا ایک قیامت ہوئی
خیمہ شاہ میں ایک صف غم بچھی
تھی عبادت صدا اکبرؑ نوجواں۔
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں

نوحہ

انجمن سے قیاں عزا۔ ــــــــــــــ شاعرہ مسز نعیم زیدی

بنت زہراؑ و مرتضےؑ زینبؑ
حق شناس و حق نوا زینبؑ
تو معین و معاون شبیرؑ
دکھ کے صحرا میں حوصلہ زینبؑ

بعدِ شبیرؑ تو رہی ہر دم
لٹی رانڈوں کا آسرا زینبؑ

دشتِ غربت میں شبیر مادر کا
کردیا تونے حق ادا زینبؑ

کیا بیٹوں کو بھائی پر قرباں
تیرا بھائی نہ بچ سکا زینبؑ

لائے کوئی کہاں سے تم سا جگر
کس میں ہے اتنا حوصلہ زینبؑ

ابتدائے ستم تھی زہرا پر
تم پہ پہنچی ہے انتہا زینبؑ

دے دیا شہ نے سر رہِ حق میں
آپ نے سر سے دی ردا زینبؑ

ساتھ بھائی کے دین حق کے لئے
ہر ستم تم نے سہہ لیا زینبؑ

بھرا دربار اور تیرا خطبہ
تختِ باطل لرز گیا زینبؑ

نوحہ لکھتا ہے خود بدل کے نعیم
ہے یہ سب آپ کی عطا زینبؑ

نوحہ

شاعرہ مسز نعیم زیدی ——— انجمن محبان عزا

زندان میں اب تم کو کہاں پائے سکینہؑ
عباسؑ چچا غم سے نہ مرجائے سکینہؑ

تاریکیٔ زندان سے دم گھٹتا ہے میرا
اک شمع جلا دو تو سکوں پائے سکینہؑ

خوں بہتا ہے کانوں سے تو رخسار ہیں نیلے
اب ظلم سے کس طرح اماں پائے سکینہؑ

سر پر مرے اب نخمی سے چادر بھی نہیں ہے
لاشے کو کفن تیرے جو پہنائے سکینہؑ

سامان کرے فاتحہ دلوانے کو تیری
اک جام بھی پانی کا اگر پائے سکینہؑ

اب پاس میرے ننھا سا اصغر بھی نہیں ہے
اب کھیل کے دل کس سے یہ بہلائے سکینہؑ

کس طرح سہوں ظلم و ستم شمر لعین کے
اب کس کو پکارے کسے بلوائے سکینہؑ

شبیر کی الفت میں سکینہ کا بیاں تھا
تم پاس بلا لو تو سکوں پائے سکینہؑ

دکھ سہہ نہ سکی بچی نے آخر کو قضا کی
زنداں میں اٹھا شور و بکا ہائے سکینہؑ

ماں ننھی سی میت سے لپٹ کر یہ پکاری
تم چھوڑ کے مادر کو چلیں ہائے سکینہؑ

بیمار ہیں سجاد کے ہاتھوں میں ہے رعشہ
کس طرح سے میت تیری دفنائے سکینہؑ

میت کو جو تربت میں لٹانے لگے سجاد
دریا پہ تڑپنے لگا سقائے سکینہؑ

مر کر بھی رہائی نہ ملی قید سے بی بی۔
تربت تیری زنداں میں بنی ہائے سکینہؑ

رو رو کے نعیم آپ سے کرتی ہے یہ فریاد
امداد کو آؤ میری شیدائے سکینہؑ

نوحہ

شاعر اہلبیت جناب یاور اعظمی صاحب ——— انجمن محبانِ عزا

کبھی جو سامنے آتی ہے کربلائے حسینؑ
صدائیں کانوں میں آتی ہیں ہائے ہائے حسینؑ

جو اہل کفر کی گردن پہ قرض ہے اب تک
[illegible] حسینؑ

یزیدیت کے پرخچے اڑا دیئے جس نے
اس انقلاب کی ہے ابتدا صدائے حسینؑ

بھڑک کے بجھ گیا قصرِ یزیدیت کا چراغ
بنے ہیں شمس و قمر اب بھی نقشِ پائے حسینؑ

کیا تھا وعدہ خدا سے جو سر کٹانے کا
چلا جو حلق پہ خنجر تو مسکرائے حسینؑ

ضعیف سے نہیں اٹھتا جوان کا لاشہ
کسے پکارے مدد کو کسے بلائے حسینؑ

کلیجہ پھٹ گیا لیلیٰ کا غش ہوئیں زینبؑ
جو رن سے لاشۂ اکبر کو گھر میں لائے حسینؑ

ارادہ کرتے ہیں خیمے میں جا نہیں پاتے
کھڑے ہیں ڈیوڑھی پہ اصغر کی لاش اٹھائے حسینؑ

رباب مانگنے آتی ہیں اپنے بچے کو
کوئی بتائے کہاں لاش کو چھپائے حسینؑ

تھا کون شمع جلاتا جو اس جگہ یاور
اندھیری قبر میں کام آ گئی عزائے حسینؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پائے عابد سے جو اٹھتی تھی صدا زنجیر کی

صاحب بیاض

سید اعجاز حسین زیدی و ساتھی

صدر

محمد حسین

جنرل سیکریٹری

سید زاہد حسین



انجمن سجادیہ رجسٹرڈ

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

ممبران انجمن ۔۔۔ ۲

ریحان عم سبط پیمبر کے علاوہ

اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں

نوحہ

انجمن سجادیہ

پائے عابد سے جو اٹھی تھی صدا زنجیر کی
جانتے ہیں یہ صدا اہلِ عزا زنجیر کی

پاؤں چومے سید سجاد کے جس روز سے
ہم سے پوچھو ہوگئی توقیر کیا زنجیر کی

مائیں بہنیں مرد و زن زیور سمجھتے ہیں اسے
زیبِ تن کرتے ہیں خوش ہوکر قبا زنجیر کی

خون جو بہتا ہے ہیہم ماتمِ زنجیر سے
زخم دیتا ہے صدا آئی مرحبا زنجیر کی

میری کڑیوں کی طرح مل کر رہیں اہلِ عزا
بارگاہِ سیدہ میں ہے دُعا زنجیر کی

آہنی زیور پہن کر شان سے چلتے ہیں ہم
آپ سے عزت بڑھی زین العبا زنجیر کی

میرا ذمہ ہے اگر بیمار نہ پائے شفا
دیجئے بیمار کو لاکر ہوا زنجیر کی

غم میں عابد کے سیاہی اوڑھ لی زنجیر نے
ہر کڑی خود ہے بجائے کربلا زنجیر کی

پاؤں سے سجاد کے لپٹی ہوئی روتی رہی
کربلا سے شام تک یہ تھی وفا زنجیر کی

قبر میں جاؤں گا اے ریحان اس زیور کے ساتھ
داغ ماتم پشت پر لے کر عطا زنجیر کی

نوحہ

زینب کو لعینوں نے جو بے پردہ پھرایا
زہرا کو رلایا ہے پیمبر کو رلایا!

رونے نہ دیا بھائی کے لاشے پہ بہن کو
بیمار بھتیجے کو یتیموں کو ستایا

شبیر کے لاشے پہ یہی کہتی تھی زینب
سب لاشے اٹھے اور تیرا لاشہ نہ اٹھایا

میت کی طرح نہر سے لائے شہہ والا
غازی کا علم نہر سے تر خون میں آیا

ارمان تھا شادی کا تو ماں نے علی اکبر
ارمانوں کا سہرا تیری میت پہ سجایا

جبرئیل کے پر جلنے لگے شدت غم سے
اصغر کو جو ریتی پہ شہ دیں نے لٹایا

افسوس مسلمانوں نے فرزند نبی کا
پانی کی طرح خون زمیں پر ہے بہایا

زہرا کی صدا آتی رہی دشت بلا میں
خنجر تلے شبیر کو پانی نہ پلایا

زنداں کی زمیں قبر کفن کرتا تھا اس کا
سجاد نے یوں بالی سکینہ کو سلایا

کب لکھ گیا نوحہ میرے دل کو خبر کیا
ریحان قلم مولا علی کہہ کے اٹھایا

نوحہ

(انجمن سجادیہ)

شبیر کی مجلس میں دعا مانگ رہے ہیں
عباس کے پرچم کی ہوا مانگ رہے ہیں

ہم اہل عزا خلد میں پہنچیں تو خدا سے
جنت میں بھی مجلس کی فضا مانگ رہے ہیں

کھلتے ہوئے پھولوں سے بھی ہاتھوں میں ہے کشکول
اصغر کے تبسم کی ادا مانگ رہے ہیں۔

سجاد کو مرہم کی طلب ہے نہ دوا کی
جو چھن گئی زینب کی ردا مانگ رہے ہیں

دو گھونٹ ملے پانی پکارے علی اکبر
کس وقت میں شبیر سے کیا مانگ رہے ہیں۔

پانی تو بہانہ ہے سنو پیار ا اصغر
بے شیر بھی اب لے اذن وغا مانگ رہے ہیں

جس خاک پہ سجاد کے قدموں کے نشاں ہیں
سر رکھ کے مسیحا بھی شفا مانگ رہے ہیں

کیا شان عملدار حسین ابن علی ہے
خود حرف وفا ان سے وفا مانگ رہے ہیں

ریحان غم سبط پیمبر کے علاوہ
اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صاحب بیاض و شاعر

سید ندیم عباس نقوی



انجمن غلامانِ علمدار

جعفر طیار سوسائٹی

ملیر

تعداد ممبران۔ 1500

تیغ سجدے میں جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

شہادت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

(انجمن غلامان علمدار)

سید ندیم عباس نقوی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آگئی

ابن ملجم نے ستم ڈھایا ہے یہ حیدر پر
زہر میں ڈوبی ہوئی تیغ ہے ماری سر پہ
زخم ایسا لگا غش میں گرے زینب کے پدر
ہائے حسنین یہ ظالم نے قیامت ڈھائی
تیغ سجدے میں ہے جس وقت علی نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آگئی

ہے ستمگار نے سجدے میں علی کو مارا
کُل کے مولا کو محمدؐ کے وصی کو مارا
ظلم ایسا کیا بہنے لگا خوں کا دھارا
آسماں پر بھی ہے اس ظلم سے سُرخی چھائی
تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آگئی

پکڑے قاتل کو کھڑے روتے تھے ابن حیدر
روتے تھے اور تھے ملعون سے گویا صفدر

تو نے کیوں ظلم کیا بابا پہ حد سے بڑھ کر
تجھ سے سوچا نہ گیا تھے یہ نبیؐ کے بھائی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

گھر کو حسنین چلے شیرِ خدا کو لے کر
گھر میں تھا ایک عجب شور و بکا کا منظر
ہائے بابا یہ پکارتی تھیں زینبؑ رو کر
آپ پر بابا ہے یہ کس نے مصیبت ڈھائی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

لکھ کے روداد یہ مولا کی قلم ہے رویا
تو بھی رویا ہے ندیم اور فلک بھی رویا
نوحہ پڑھنے سے قیامت کا سماں ہے گویا
لکھ کے یہ نوحۂ غم تو نے ہے جنت پائی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

شہادتِ حضرتِ علی اصغرؑ

سید ندیم عباس نقوی

۱۔ بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا
خونِ اصغرؑ کا رنگ لائے گا
یہی اسلام کو بچائے گا

۲۔ یہ جو چھ ماہ کا اک اصغرؑ ہے
یہ جو بانو کا ننھا دلبر ہے
پیاس سے جاں بلب ہے مضطر ہے
پانی پر قبضۂ ستمگر ہے
پانی پلوانے لے کے جاؤں گا
تیر کھا کر یہ واپس آئے گا

بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۳۔ ننھا اصغرؑ جو آیا میداں میں
زد میں تیر لعینِ شیطاں میں
ننھا ہو ہاتھ شیر یزداں میں
چاہا پھینکے فلک کے داماں میں

آسماں پہ پھینکا خوں جو آیا ادھر
تا ابد مینہ نہ وہ برسائے گا

بولے شہ اب نہ اصغرؑ آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۴۔ بولے پھر یہ زمیں سے سرور
پھینکنا چاہتا ہوں خوں تجھ پر
چیخ اٹھی زمیں یہ کہہ کر
شاہِ دیں خوں نہ پھینکئے مجھ پر
خونِ ناحق جو مجھ پر آئے گا
ایک دانہ نہ اُگنے پائے گا

بولے شہ اب نہ اصغرؑ آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۵۔ خونِ اصغرؑ کو ہاتھ میں لے کر
بولتے تھے یہ شاہ رو رو کر
پھینکوں میں کس جگہ ہوا اصغرؑ
ارض منکر فلک بھی ہے منکر
تم گئے اور نہ سوچا اے بیٹا

خون تمہارا کہاں پہ جائے گا۔

بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کرکے جائے گا

۶۔ خوں جستجو میں ہے کہ شہ نے کہا
میں وضو کر رہا ہوں دیکھ خدا
خوں کو یہ کہہ کر رخ پہ شہ نے مَلا
اور گویا ہوئے شہ دوسرا
خونِ ناحق ہے تیرا اے بیٹا
تیرا خوں دین کو بچائے گا

بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کرکے جائے گا

۷۔ آرزو ہے ندیم کی یہ سدا
اور یہی ہے خدا سے اس کی دعا
اس کو کر دے شہادت ایسی عطا
جس سے ہو انقلاب دیں برپا
انقلاب علیؑ کی راہوں میں
خون کا ہر قطرہ وہ بہائے گا

ہو رہے شاہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

☫

مصائبِ کرب و بلا

سید ندیم عباس نقوی

۱۔ یا قاہر العدو یا ولی الولی
یا مظہر العجائب یا مرتضیٰ علیؑ
یا مرتضیٰ علیؑ و ولی انت مقصدی
واللہ لا تقصر و عن زیکم یدی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۲۔ زینب پکاریں دیکھئے کیسی ہے بے کسی
مارے گئے بہتر اسلام کے جری
مشکل تھی آل پہ جب مشکل کشا علیؑ
آئے نہ کیوں مدد کو اے مرتضیٰ علیؑ
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۳۔ دولہا تھا ایک شب کا لڑنے گیا جو رن میں
کہتا تھا میں چلا ہوں شاہِ زمن پہ مرنے
میں لشکرِ یزید کو جاتا ہوں تباہ کرنے
دولہا ہوا شہید تو گھوڑوں نے لاش روندی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا، آل پہ مشکل پڑی

۴۔ پانی کے تھے جب گئے سوریا پہ بہادر
شانے کٹا کے سو گئے عباس دلاور
ایسے میں ان کے پاس نہ اکبرؑ تھے نہ سرور
اُس وقت بھی صدا یہ کہ بابا نہیں کوئی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا، آل پہ مشکل پڑی

۵ دل پہ سناں ہے اکبرؑ کڑیل جواں نے کھائی
سر پیٹتی ہے مادر دیتی ہے یہ دھائی
برسوں کی ظالموں نے چھینی میری کمائی
سرورؑ رہیں تنہا آپ ہی آ کر نکالیں برچھی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۶۔ رسی میں ہم کو باندھا چھینی ہماری چادر
کیسے گوارا آپ کو یہ سب ہوا حیدرؑ
ظالم پھرا رہے تھے آلِ نبیؐ کو دردر
ہر آنکھ میں تھا آنسو ہر لب پہ یہ صدا تھی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پہ یہ مشکل پڑی

۷۔ شان ان کی لکھ سکے گا کوئی ندیم کیونکر
تطہیر کی خدا نے جن کو عطا کی چادر
ظالم اڑا رہے تھے اس آلؑ کا تمسخر
کیوں آسماں گرا نہ کیوں زمین پہ پھٹی !
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشا آل پر مشکل پڑی

انجمن عباسیہؑ بڈ کاظمیہؑ

ڈرگ روڈ

شاعرِ اہلبیت
و
شاعرِ انجمن
حضرت مجاہد لکھنوی

تعداد ممبران ۔۔ ۲۵۰۰

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

خون اکبرؑ کا کلیجہ ہو گیا — نوجوانی ہائے یہ کیا ہو گیا
سینۂ اکبرؑ پہ جب برچھی لگی — قلب مادر پارہ پارہ ہو گیا
روئیں یوں لیلیٰ اس طرح دل تھام کر — جو گرا آنسو وہ دریا ہو گیا
خاک میں ارمان مل کر رہ گئے — خواب سا اکبرؑ کا سہرا ہو گیا
بدلے مہندی کے نہائے خون میں — موت کا ارمان پورا ہو گیا
ڈھونڈتے ہیں شاہ یوں لاشِ پسر — جیسے مقتل میں اندھیرا ہو گیا
گر پڑے گھوڑے سے اکبرؑ خاک پر — جب جگر کے پار نیزہ ہو گیا
رن سے لائے شاہ جب لاشِ جواں — حشر اک خیمہ میں برپا ہو گیا
دشمنوں میں رہ گئے تنہا حسینؑ — قتل پیری کا سہارا ہو گیا
مٹ گئی مقتل میں تصویرِ رسولؐ — دہر میں اسلام رسوا ہو گیا
اب نہ لینے آئے گا صغریٰ کوئی — تیرا اکبرؑ حق کو پیارا ہو گیا

مل گئی شہرت مجاہدؔ آپ کو
اس قدر مقبول نوحہ ہو گیا

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

زینب نے کہا رو کر عباسؑ چلے آ کر
دیتی ہے صدا خواہر عباسؑ چلے آ کر

جلتے ہوئے خیموں میں بیمار بھتیجہ ہے
شعلوں میں نہ آجائے اس کا مجھے خطرہ ہے
لانا ہے اسے باہر عباسؑ چلے آؤ

لٹتا ہے مرا پردہ خالق کی دہائی ہے
سر ننگے بہن دیکھو باہر نکل آئی ہے
بے پردہ ہوئی خواہر عباسؑ چلے آؤ

دیکھو تو سکینہؑ پر ہوتے ہیں ستم کیسے
دیتی ہے صدا تم کو ہر بار وہ رو رو کے
ہے آہ و فغاں لب پر عباسؑ چلے آؤ

کھینچے ہیں گہر اس کے بے دردی سے کانوں سے
رخسار بھی نیلے ہیں بے کس کے طمانچوں سے
دیتی ہے صدا رو کر عباسؑ چلے آؤ

سجادؑ کا دُرّوں سے زخمی ہے بدن دیکھو
ہمشیر کے شانوں میں باندھی ہے رسن دیکھو
ہر گام پہ ہے ٹھوکر عباسؑ چلے آؤ

کس کس کی سناؤں میں حالت نہیں بے بھائی۔
کیا ہم پہ گذرتی ہے تم جب سے گئے بھائی
لٹتا ہے نبیؐ کا گھر عباسؑ چلے آؤ

جب عصر کو مقتل میں تنہا تھے شبر والا
کیا کیا نہ ستم ان پر کرتے رہے یہ اعدا

سر شہ کا ہے نیزے پہ عباسؑ چلے آؤ

لینے کے لئے پانی دریا پہ گئے تھے تم
کیا ہو گیا پھر آئے گھر میں نہ پلٹ کے تم

پاؤں تمہیں اب کیونکر عباسؑ چلے آؤ

پیغام وفاؤں کا اب کون سنائے گا
اسلام کے پرچم کو اب کون اٹھائے گا

سیدانیاں ہیں مضطر عباسؑ چلے آؤ

زنداں میں گھٹ گھٹ کر مر جائیگی شیدائی
آنا ہے تو آجاؤ للہ مرے بھائی

جینا ہے مرا دوبھر عباسؑ چلے آؤ

طوفاں میں مجاہد کی کشتی ہے مرے آقا
لو واسطہ دیتا ہے اب تم کو سکینہ کا

امداد کرو آکر عباسؑ چلے آؤ۔

نوحہ ۱۸ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

رستہ اگر نہ یاد ہو رہبر سے پوچھیے

دیوار و در لرزنے لگے سن کے کس کا نام
ہم کیا بتائیں قلعہ خیبر سے پوچھیے

انسان کیا بتائے گا دستِ علیؑ کا زور
کھائی ہے جس نے چوٹ اسی در سے پوچھیے

کچھ اس طرح ہے علم کے شہر اور در کی بات۔
جو پوچھنا نبیؐ سے ہو حیدرؑ سے پوچھیے

آتے ہیں عرش چھوڑ کے سوئے زمیں ملک
ہے کیا کشش یہ فاطمہؑ کے در سے پوچھیے

پایا ہے حبِ آلِ پیمبرؐ سے یہ عروج
ایماں کی منزلوں کو ابوذرؓ سے پوچھیے

بعد نبیؐ علیؑ نے سلونی کی دی صدا
کیا انتہائے علم ہے منبر سے پوچھیے

قلبِ جواں سے کس طرح کھینچی گئی سناں
پیری سے شاہ کی دلِ سرور سے پوچھیے

اصغرؑ لحد میں سو چکے جھولا ٹھہر گیا
کیا گزری دل پہ بانوؑ کے مضطر سے پوچھیے

تنہا مقابلہ کیا کس طرح فوج کا
ہنگامِ عصر سبطِ پیمبرؐ سے پوچھیے

بعد حسینؑ کیسے گزاری وہ غم کی رات
اہل حرم سے خاک کے بستر سے پوچھئے
کہنے کو ہے علیؑ کا مجاہد بھی اک غلام
کیا بندگی کی بات ہے قنبر سے پوچھئے

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

یوں میری نگاہوں میں شبیرؑ کا روضہ ہے
جنت کا ہر اک منظر جیسے اتر آیا ہے
بے بس ہیں جہاں والے مجبور زمانہ ہے
ماتم شہ بیکس کا روکے نہیں رکتا ہے
یہ چودہ سو برس سے ہے قائم یہ عزاداری
اور اس کو قیامت تک جاری یونہی رہنا ہے
سلمان و ابوذر کا ہم تذکرہ کرتے ہیں
یہ حسن عقیدت ہے۔ یہ مدح صحابہ ہے
دنیا کے شہنشاہوں میں آئے گئے کتنے
دریا پہ مگر اب تک عباسؑ کا قبضہ ہے
عباسؑ کو الفت تھی کس درجہ سکینہؑ سے
وابستہ علم سے یہ مشکیزہ بنا ہے

جو رن میں مٹاتے ہیں تصویر پیمبر کی
کیسے یہ مسلماں ہیں اسلام یہ کیسا ہے
خط پڑھ کے ذرا مولا اکبر کو سنا دیجئے
صغریٰ نے مدینے سے کیا بھائی کو لکھا ہے
بانو ہیں کھڑی در پر شہ آتے ہیں مقتل سے
ہاتھوں پہ تہِ دامن بے شیر کا لاشہ ہے
سیدانیاں روتی ہیں غم میں شہ والا کے
خالی درِ خیمہ پر رہوار جو آیا ہے۔
یہ آلِ پیمبر ہے سر ننگے نہ کر ان کو
ان کے لئے قرآں میں تطہیر کی آیہ ہے
بس روضۂ سرور تک پہنچا دو محبا ہر کو
جنت کا وہاں سے تو پھر راستہ سیدھا ہے

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

چاہنے والے شہِ دیں کے کہاں ہوتے نہیں
واقعات کربلا کس جا بیاں ہوتے نہیں
ایسی الفت اور عقیدت کے تو ہم قائل نہیں
ذکرِ شہ کرتے ہیں اور آنسو رواں ہوتے نہیں۔

آنسوؤں کے ساتھ ہم کرتے ہیں ذکر کربلا
بے وضو ہم لوگ مصروف اذاں ہوتے نہیں

حیدری اعزاز جو جبرئیل کے پر کو ملا
ہر فرشتے کو نصیب ایسے نشاں ہوتے نہیں

ختم بازوئے علیؑ پر ہو گیا زور شباب۔
واقعی کی ہے سند ایسے جواں ہوتے نہیں

کچھ تو ہے جو ساتھ ہے اللہ کے اکبر کا نام
بندہ و معبود ورنہ ایک جاں ہوتے نہیں

شاہ دیں کے غمگساروں کی یہی پہچان ہے
غیر کے سینے پہ ماتم کے نشاں ہوتے نہیں۔

تنگ جیسے ہو گیا شہر مدینہ شاہ پر
لوگ یوں اپنے گھروں میں بے اماں ہوتے نہیں

جل گئے خیمے یہ سن کر دل سے اٹھتا ہے دھواں۔
بے سبب آنکھوں سے یہ آنسو رواں ہوتے نہیں۔

بولیں بانو جس طرح اصغر مرا مارا گیا
قتل یوں تیر ستمگر سے بے زباں ہوتے نہیں

مل لیا یہ کہہ کے شہ نے رخ پہ اصغرؑ کا لہو۔
کیا کروں راضی زمین و آسماں ہوتے نہیں۔

کربلا میں ہو گئی ظلم و ستم کی انتہا
واقعاتِ غم یہ زیبِ داستاں ہوتے نہیں۔

ہیں مجاہد جو حسینؑ ابن علیؑ کے سوگوار
ہر کسی کی موت پر وہ نوحہ خواں ہوتے نہیں

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

راہبرِ حق کا بنے سبطِ پیمبرؐ کی طرح — مر کے دکھلائے کوئی ایک بہتر کی طرح
کوئی مولا نہ علیؑ جیسا ملے گا تم کو — اور بندہ نہ کوئی پاؤ گے قنبرؑ کی طرح
در کو زہراؑ کے کوئی عرش سے نسبت ہے ضرور — آتے رہتے ہیں جو جبریلِ امیں گھر کی طرح
منتظر آج بھی ہے غیب کے پردے میں کوئی — کون کون آتا ہے اور حرِّ دلاور کی طرح
آج سجدہ کے لئے سر کو جھکا دے دنیا — دے اذاں کوئی اگر حضرتِ علی اکبرؑ کی طرح
چھوڑ کر آل کے دامن کو بھٹکنے والو — راستہ کون دکھائے گا تمہیں رہبر کی طرح
ایکدن اشک ہمارے انہیں پگھلا دیں گے — دل جو سینوں میں لئے پھرتے ہیں پتھر کی طرح
جب بیاں ہوتے ہیں مجلس میں مصائب شہؑ کے — دل میں ہر لفظ اتر جاتا ہے خنجر کی طرح
ہجر میں اصغرِ بے شیر کے کہتی تھیں رباب — دے گا اب کون تمہیں لوریاں مادر کی طرح
چھین کر بالی سکینہؑ کے طمانچے مارے — ہو گا ظالم نہ کوئی شمرِ ستمگر کی طرح
کھینچ کر تیغ بڑھے جانبِ دشمن جو حسینؑ — دل لرزنے لگے جبریلؑ کے شہپر کی طرح
دیکھا ماں بہنوں کو بے پردہ رہِ کوفہ میں — صبر یوں کوئی کرے عابدِ مضطر کی طرح
معجزہ ذکرِ شہِ دیں کا عجب ہے یہ بھی — تیرا ہر شعر مہکتا ہے گلِ تر کی طرح

نوحہ (انجمن عابدیہ کا طلبیہ)

کیوں نہ ہو دل میں نظر میں اور زباں پر کربلا
طور کی مانند ہے جلووں کا پیکر کربلا

ناخدا ہیں اس گناہوں کے سمندر میں حسینؑ
میری کشتی کے لئے ہے ایک لنگر کربلا

جس سے چاہوں مانگ لوں چودہ میں میرے دستگیر
اک علیؑ کا آستانہ ایک ہے در کربلا

نزع کے ہنگام دیتی ہے مریضوں کو شفا
تیری خاکِ پاک میں کیسے ہیں جوہر کربلا

ہیں یہاں شمعیں بہتر اور وہاں تھا اک چراغ
اللہ اللہ طور اور اللہ اکبر کربلا

یہ شرف بخشا ہے تجھ کو فاطمہؑ کے لعل نے
ایک سجدے سے بنا تیرا مقدر کربلا

تھی صدا اھلِ مَن کی یا حیَّ علیٰ خیر العمل
بن گئی تبلیغِ دینِ حق کا منبر کربلا

قبر پر بے شیر کی کہتی تھیں یہ رو کر رباب
ہے امانت پاس تیرے میرا اصغر کربلا

تربتِ شبیرؑ پر تھے بین زینب کے یہی
اب خدا ہی جانے کب آؤں پلٹ کر کربلا

روز و شب کرتے رہے اہل حرم آہ و فغاں
اور یاد آئی مدینے میں پہنچ کر کربلا
دیکھا جب پانی مجاہد یا دریا سے آ گئے
دل سے عابد کے نہ نکلی زندگی بھر کربلا

نوحہ (الحکیم عابدیہ کاظمیہ)

جب بیاں اہل وفا کے حوصلے ہونے لگے
کربلا والوں کے سر پُر تذکرے ہونے لگے
مجلسِ غم میں وہ نوحے مرثیے ہونے لگے
بخششِ عصیاں کے پیدا راستے ہونے لگے
ذکرِ حق سنتے ہی بدلی اہل باطل کی نگاہ
جو نظر میں تھے ابھی اچھے بُرے ہونے لگے
ہم کو ملتا ہے درِ آلِ نبیؐ سے بے حساب
چھوڑ کر اس در کو ہم کیوں غیر کے ہونے لگے
وہ چلی تیغِ یداللّٰہی سرِ میدانِ جنگ
خود سروں کی قسمتوں کے فیصلے ہونے لگے
دیکھتے ہی آسماں پر ماہِ ماتم کا ہلال
ہم عزاداروں کے زخمِ دل ہرے ہونے لگے
اشکِ غم دامن پہ آئے داغِ عصیاں دھل گئے
کل جو تھے اعمال کے کھوٹے کھرے ہونے لگے

سرفروشی کا دلوں میں ایک سا جذبہ لئے
شاہ پر قربان سب چھوٹے بڑے ہونے لگے

حملہ آور جب ہوئے اعدا پہ شاہِ کربلا
منتشر دشمن کی فوجوں کے پرے ہونے لگے

جنگ کا عون و محمد کی عجب انداز تھا
رن میں دو تیغیں اٹھیں وار ایک سے ہونے لگے

دل تھا آخر باپ کا آنکھوں میں آنسو آگئے
اکبرِ مہرو جو رخصت شاہ سے ہونے لگے

تھا یہ صغریٰ کا تصور جیسے اکبر آ گئے
اور بہن بھائی میں پھر شکوے گلے ہونے لگے

تھے مدینے میں بھی اہلِ حرم کے روز و شب
یاد آئی کربلا کے تذکرے ہونے لگے

اے مجاھد دیکھئے تو مدحِ سرور کا صلہ
تذکرے اہلِ سخن میں آپ کے ہونے لگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صدر انجمن

سید غضنفر حسین زیدی عرف چاند میاں

صاحب بیاض: افضل حسین و مسعود رضا۔ فیاض امام۔ ۔ ۔ !!



انجمن مظلوم حسینی (رجسٹرڈ)

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران 2500

نگران انجمن: سید ذیشان علی

شاعر انجمن: راز بجنوری

ہے راز آخرت کا سہارا غم حسین

دنیا کی بات چھوڑیئے سب بے ثبات ہے

نوحہ

عرفان اکبرآبادی

دشتِ غربت میں لٹ گیا زہرا کا بھرا گھر
رن میں اعدا قیدی بنے زینب ہے کھلے سر

وہ شامِ غریباں میں خیمے جلے ہوئے ہیں
تنہا وہ پھرے دیتی رہیں زینبِ مضطر

کڑیل جواں کی لاش پہ تنہا کھڑے حسینؑ
قاسم ہے نہ اصغر ہے نہ عباس دلاور

دفنا کے سکینہؑ کو اس خوں بھرے کرتے میں
آنکھوں سے خون بہاتے رہے عابدِ مضطر

اے خاکِ کربلا پردہ ذرا ہٹا دے
نکلے ہیں حرم شہ کے بے مقنع و چادر

دربارِ اشقیاء میں آئیں جو بیبیاں
غش کھا کے بار بار گرے عابدِ مضطر

سرور نے دیں آوازیں عباسِ باوفا کو
جب اٹھ سکا نہ شاہ سے لاشہ علی اکبر کا

اے شمر بد گہر تو سر کو نہ کر جدا
مقتل میں صدا دیتی رہی شبیر کی خواہر

کہتی تھیں یہ سکینہ اس شمر بے حیا سے
نہ چھین اے لعین تو یوں کانوں سے گوہر

بکھرے پڑے ہیں ریت پہ غنچہ دہن نبی کے
عرفان کربلا میں لٹا یوں باغ پیغمبر

نوحہ

آبروئے لا الہٰ سجدۂ شبیر ہے
تیرے دم سے یاحسینا نعرۂ تکبیر ہے

لاش جلتی ریت پر ہے سر سناں کی نوک پر
رن میں یوں خستہ کفن لاشۂ شبیر ہے

چادریں لوٹیں حرم کی شامیوں تو کیا ہوا
ان کے پردے کی تو ضامن چادر تطہیر ہے

لاڈلا زہرا کا تنہا زغۂ اعدا میں ہے
ہر طرف بارش تیر و نبر شمشیر ہے

لکھ دیا مظلوم خوں سے پرچم اسلام پر
فی سبیل اللہ جہاد دین کی توقیر ہے

کس طرح دفنائے زینب لاش کو تیری حسین
ہاتھوں میں رسی بندھی ہے اور سر کھلے ہمشیر ہے

دیکھئے ایوب آ کر صبر کی منزل ذرا
ہاتھوں پہ شاہ زمن کے لاشۂ بے شیر ہے

اس طرح عرفان ہوتا ہے فریضۂ حق ادا
خون میں ڈوبی ہوئی پیشانیٔ شبیرؑ ہے

نوحہ

تربتِ شبیرؑ پہ بیمارِ عین کو آئیں زینبؑ
سرِ غریب و بے وطن کا ساتھ اپنے لائیں زینبؑ

اک تلاطم تھا بپا دربارِ ابن معاویہ میں
ظلم کے طوفان سے جس گھڑی ٹکرائیں زینبؑ

استقامت ثانیٔ زہراؑ کی ہو کیوں کر بیاں
کربلا سے شام تک خطبے سناتی آئیں زینبؑ

لاڈلا زہراؑ کا ہے سبطِ نبی ہے یہ حسینؑ
دیکھ کر خنجر گلے پر بے ساختہ چلائیں زینبؑ

وقت رخصت سونپا تھا جس بچی کو شبیرؑ نے
لاڈلی کو شام کے زندان میں کھوائیں زینبؑ

روضۂ خیر البشرؐ پہ ایک کرتہ خوں بھرا
یہ مسلمانوں کا تحفہ شام سے ہیں لائیں زینبؑ

خاک اڑاؤ مومنو نوحہ ڈالو سر کے بال
سر برہنہ شام کے بازار میں آئیں زینبؑ
گھر لٹا خیمہ جلا نگے سر قیدی بنیں
بعد قتلِ شاہ دیں دربار میں آئیں زینبؑ
رات بھر پہرے دیئے ہیں زینبؑ دلگیر نے
ظلم کی تاریکیوں میں عرفان نکھرا گئیں زینبؑ

نوحہ

نوکِ سناں پہ کس نے قرآن سنایا ہے
راہِ خدا میں جس نے گھر بار لٹایا ہے
تکمیلِ شہادت تو زینبؑ سے ہوئی لیکن
آغاز میں مسلم نے سر اپنا کٹایا ہے
قاسم کی لاش ایسے میداں میں نظر آئی
جیسے کسی گلچیں نے پھولوں کو سجایا ہے
جب شانے کٹے دونوں عباسؑ دلاور کے
مشکیزہ سکینہؑ کا دانتوں میں دبایا ہے
اصغر کی عمر دیکھو اور جذبۂ شہادت
آواز پہ بابا کی جھولے سے گرایا ہے

تبلیغ حسینی میں اصغرؑ بھی نہیں پیچھے
خود ہنس دیئے چپکے سے اعدا کو رُلایا ہے

بچنے کے تصوّر میں تا عمر رہیں بانو
گہوارۂ اصغرؑ کو خالی ہی جھلایا ہے

اکبرؑ کی لاش تڑپی جب رن میں شہہ دیں نے
خط صغرا بیکس کا رو رو کے سنایا ہے

زینبؑ نہ پریشاں ہو مقتل میں چلی آ ڈر
شبیرؑ نے چھاتی پہ بیٹی کو سُلایا ہے

زینبؑ نے کہا عابدؑ اب اذن امامت دو
خیموں کو لعینوں نے اب اپنے جلایا ہے

اے راز کرو سجدے تقلید حسینی میں
یہ راستہ جنت کا مولا نے دکھایا ہے

مسدس

جب کاروانِ زینبؑ مضطر لٹا ہوا
شہر مدینہ پہنچا تو محشر بپا ہوا
زینبؑ نے قبر پاک پہ خود کو گرا دیا
رو رو کے کہہ رہی تھیں کہ نانا یہ کیا ہوا

امت نے آپکی مجھے اچھا صلہ دیا
میدان کربلا میں بھرا گھر جلا دیا
رخصت ہوئی تو ساتھ تھے عباس باوفا
چادر کا پاسبان تھا اکبر سا مہ لقا
بھائی حسن کی آنکھ کا تارہ بھی ساتھ تھا
بالی سکینہ ساتھ تھی اصغر بھی ساتھ تھا
نانا ہمارا ہنسلیوں والا بچھڑ گیا
ہنگام عصر آپ کا گلشن اجڑ گیا
اصغر کی پیاس تیر ستم نے بجھائی ہے
اکبر نے برچھی چھاتی پہ ظالم کی کھائی ہے
سجدے میں میرے بھائی نے گردن کٹائی ہے
سب کچھ لٹا کے آئی یوں نانا دہائی ہے
مقصد جو تھا اسے بھی نانا سوا دیا
لیکن تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا
مقتل کی دار رات تو نانا گزر گئی
بیٹی تمہاری بلوے میں بھی ننگے سر گئی
جو ہم سے ہو سکا نا یہ وہ کام کر گئی
ما دا بسکہ شام سے گزر

چادر گئی تو بالوں کا پردہ بنا لیا
نانا تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا

اے رازؔ کربلا کی کہانی عجیب ہے
لاکھوں کا ازدہام ہے اور اک غریب ہے
نانا کی قبر دور ہے مقتل قریب ہے
نوک سناں پہ چڑھ کے بھی درس وفا دیا
نانا تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا

نوحہ

——— رازؔ بجنوری

یاد آجاتی تھی جب اصغر بے شیر کی پیاس
ماند پڑ جاتی اک ننھی سی ہمشیر کی پیاس

عابد خستہ کے زخموں سے لہو جاری رہا
اور اس طرح سے بجھتی رہی زنجیر کی پیاس

آل احمد کا لہو عصر تلک پیتی رہی۔
پھر کہیں جا کے بجھی ظلم کی شمشیر کی پیاس

تیر سہ شوبہ سے سیراب کیا اصغر کو
آب خنجر سے بجھائی گئی شبیر کی پیاس

پانی سے کے یہ سکینہ نے صدا دی اصغر
بن تمہارے نہ بجھے گی تیری ہمشیر کی پیاس

تا سحر جھولا جھلاتی رہی اور رو تی رہی
ہائے پھر بھی نہ بجھی مادرِ شب گیر کی پیاس

جب تلک سانس رہی یاد کیا اصغر کو
عمر بھر بجھ نہ سکی بانوئے دلگیر کی پیاس

ذکر پیاسوں کا ہے اے راز ترے نوحے میں
بجھ سکے گی بھلا کیسے تری تحریر کی پیاس

نوحہ

امت نے ستم آلِ محمد کو ستایا
سر سبطِ پیمبر کا نیزے پہ چڑھایا

پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی بے پردہ حرم ہو گئے
دریا سے لوٹ کر جب علمدار نہ آیا

زینب نے آئیں قرآں جلتے ہوئے خیموں سے
بھڑکتے ہوئے شعلوں سے قرآں بچایا

کرب و بلا سے شام اور کوفے کی راہوں میں
شبیر نے نیزے پر قرآں سنایا۔

افسوس مسلمانو تم دے نہ سکے کاندھا
مظلوم کی میت کو تیروں نے اٹھایا

اللہ رے حوصلہ یہ شبیر کا پیری میں
بیٹے کا جواں لاشہ کاندھوں پہ اٹھایا

غش کھا کے گرے لاشہ اکبر پہ شہ دیں
جب قاصد صغرا نے خط پڑھ کے سنایا

حاجی و حافظ و قاری بھی تھے عزادار
جھوٹی گواہی دے کے سر نیزے پہ چڑھایا

بہنوں کیلئے باباصداحسین جلالی کا پیغام

یوں مجلس شبیر میں بن ٹھن کے نہ آؤ
شبیر کے ماتم کو تماشا نہ بناؤ

کہتی ہیں یہ زہرا کہ میرا دل نہ دکھاؤ
غیروں نے ستایا ہے مجھے تم نہ ستاؤ

صاحب بیاض
سید افتخار مہدی

صدر انجمن
سید اختر امام

جنرل سیکریٹری
سید حسنین رضا



انجمن کاروان عونؑ و محمدؑ

جعفر طیار سوسائٹی۔ ملیر کراچی۔

تعداد ممبران ------------ 1,000

نوحہ (انجمن [illegible])

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہؑ

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہؑ
بے ساختہ نکلی یہ صدا ہائے سکینہؑ

سر باپ کا زندان میں گر پائے سکینہؑ
چھاتی سے لگا کر ابھی سو جائے سکینہؑ

کہتی تھی سکینہؑ کہ چلے آئیو عموؑ
اب رن میں کسے بھیج کر بلوائے سکینہؑ

آ جائیے عموؑ میں نہیں مانگوں گی پانی
تم عباس کی آنکھوں کی قسم کھائے سکینہؑ

اب آئیں گے بابا مجھے سینہ پہ سلانے
یا آپ جہاں ہیں وہیں آ جائے سکینہؑ

میں ٹھوکریں کھاتی ہوئی آئی ہوں یہاں تک
اب اتنا بتا دو کہ کدھر جائے سکینہؑ

بابا مجھے مارے ہیں لعینوں نے طمانچے
لوگو یہ دعا مانگو کہ مر جائے سکینہؑ

آ جاؤ میری گود میں پھیلائے ہوں دامن
دربار میں حاکم کے نہ شرمائے سکینہؑ

افسوس صد افسوس کفن بھی نہیں ممکن
کس طرح تمہیں مادر دفنائے سکینہؑ

ماں کہتی تھی جاتی ہوں خدا حافظ و ناصر
رونا نہ اگر یاد میری آئے سکینہؑ

اکبر تو عزادار ہے شاہ کا تو عجب کیا
ہمراہ تجھے خلد میں لے جائے سکینہؑ

نوحہ شام۔ شام۔ شام (انجمن عون و محمد)

عابد سے جب وطن میں کسی نے کیا کلام
گزرے ستم زیادہ کہاں پر میرے امام
فرماتے تھے کہ یاد دلاؤ نہ وہ مقام
کیسا کیا رسولؐ کی امت نے احترام
اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

اک دوپہر میں لٹ گیا زہراؑ کا سب چمن
سبطِ نبیؐ کی لاش تھی بے گور و بے کفن
کملا گئے تھے دھوپ میں زہراؑ کے گلبدن
قیدی بنا کے ہم کو تھے ملعون خندہ زن

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام

کیا داستاں سنے گا بھلا دل ملول کی
قیدی بنا کے لے چلے بیٹی بتول کی
ہنستی تھی دیکھ دیکھ کے امت رسول کی
ایذا ہر اک لعینوں کی ہم نے قبول کی

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام

امت نے میرے ہاتھوں میں اونٹوں کی دی مہار
ایذائیں مجھ کو دیتے تھے دروں سے بار بار
لیکن میں ایک بات سے بے حد تھا بے قرار
تھا ہر قدم پہ ایک نیا ظلم آشکار

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

رونے پہ ہائے ظلم یہ ڈھاتے تھے اشقیا
درے میری بہن کو لگاتے تھے اشقیا
پانی دکھا کے بہاتے تھے اشقیا
کس کس طرح بتاؤں ستاتے تھے اشقیا

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

دربار تھا یزید کا طوق و رسن میں ہم
اے بھائی کیا بتاؤں کہ کیا کیا ہوئے ستم
ہر حال میں رضائے الٰہی پہ سر تھا خم
دربار شام اور تھے سب بے ردا حرم

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

ہوتا تھا ہم کو دیکھ کر ہر ایک خندہ زن
ماں اور پھوپھی کے شانوں میں باندھی گئی رسن
کرب و بلا میں لاش تھی بابا کی بے کفن
میں کر سکا نہ باپ کی میت کو بھی دفن

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

اس وقت قید خانے میں محشر بپا ہوا
جس وقت چار سال کی بچی نے کی قضا
کس طرح دوں میں گور و کفن سوچتا رہا
تاریک قید خانے میں بس دفن کر دیا

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام

ساغر مرے امام پہ جو جو ستم ہوئے
قرطاس پر کہاں وہ کسی سے رقم ہوئے
جور و جفا امام پہ ہر ہر قدم ہوئے
روتے رہے حسینؑ کو آنسو نہ کم ہوئے
اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام۔

نوحہ

(انجمن شباب المومنین)

ہائے شام غریباں۔ ہائے شام غریباں
دن ڈھل گیا ہے لوگو۔ گھر جل گیا ہے لوگو —— زینبؑ اجڑ گئی ہے
زینبؑ کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے
بیمار ایک جاں کو کیسی سزا یہ دی ہے —— زینبؑ اجڑ گئی ہے
عابدؑ بھی رو رہا ہے دامن بھگو رہا ہے
لوٹا ہے ظالموں نے زہراؑ کے گلستاں کو

دیکھو لگے طمانچے ننھی سی ایک جاں کو
بے آسرا سکینہؑ بھائی پدر بھی چھینا — زینبؑ اجڑ گئی ہے

دامن کسی کا دیکھو آتش سے جل رہا ہے
لوگو یہ ہے سکینہؑ اصغرؑ جو جُدا ہے
بھائی بچھڑا گلشن کسی کا اجڑا — زینبؑ اجڑ گئی ہے

آیا سوار کوئی خیموں میں ایک حجاب میں
پوچھا بتولؑ زادی نے تو کون ہے نقاب میں
بولے علیؑ نہ گھبرا یہ کیا ہوا ہے تبلا — زینبؑ اجڑ گئی ہے

لاشے پہ جا کر باپ کے کہتی تھی یہ سکینہؑ
پھر کب ملے گا بابا مجھ کو تیرا یہ سینہ
دشمن جہاں نے میرا چھینا ہے پیار تیرا — زینبؑ اجڑ گئی ہے

رو کے کہا ہے زینبؑ نے ہم لٹ گئے ہیں بابا
میدان کربلا میں ہم مٹ گئے حسینؑ بابا
کیا کیا ظلم ہوا ہے کیا کیا ستم ہوا ہے — زینبؑ اجڑ گئی ہے

زینبؑ اجڑ گئی ہے۔

الوداع الوداع

شاعر حضرت ساغر نقوی

رو کے کہتی تھی شہ کی بہن الوداع الوداع
الوداع اے میرے بے کفن الوداع الوداع

لاش پہ شہ کی زینبؑ پکاری اٹھو
رو رہی ہے بہن غم کی ماری اٹھو
جا رہی ہے بہن کی سواری اٹھو
قید سے چھٹ کے آئی بہن الوداع الوداع۔

کوئی اکبر کو جا کے یہ پیغام دو
اہتمام آ کے پردے کا بیٹا کرو
سر کھلا ہے پھوپھی کا ذرا دیکھ لو
اٹھو اے میرے تشنہ دہن الوداع الوداع۔

ماں بلاتی ہے عون و محمد اٹھو
کیوں خفا ہو گئے دونوں بچے تو کہو
وقت رخصت ہے آؤ گلے تو ملو
پھول سا خاک پہ ہے بدن الوداع الوداع

سو رہے ہو کہاں اے میرے باوفا

تم نے دیکھی نہیں ظلم کی انتہا۔
سر سے چھینی گئی ہے بہن کی ردا۔
مٹ گیا فاطمہ کا چمن الوداع الوداع الوداع

جل گئے سارے دیکھو خیام حرم
کیسے کیسے اٹھائے ہیں رنج و الم
بے ردا ہیں بہن تم ہو بے کفن الوداع الوداع الوداع

جاں نثارانِ شاہِ زمن الوداع
نونہالانِ غنچہ دہن الوداع
ریگِ صحرا کے اے بے کفن الوداع
الوداع وارثِ پنجتن الوداع الوداع الوداع

السلام اکبرؑ نوجواں الوداع
السلام اصغرِ بے زباں الوداع
السلام اے شہِ بے کساں الوداع
الوداع قاسمِ خستہ تن الوداع الوداع الوداع

آؤ رخصت شہِ دیں کو سب عزیزیں
کیا خبر پھر جہاں میں رہیں نہ رہیں
پرسہ دیں فاطمہ کو یہ نوحہ پڑھیں
اے وطن الوداع اے کفن الوداع الوداع الوداع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب بیاض

سید تہذیب الحسن زیدی




انجمن محافظ عزا

(رجسٹرڈ)

جعفر طیارؑ سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران ـــــ ۱,۵۵۵

سودا جب ہو ضمیر کا سن لو اے دوستو
قائم رہو حسینؑ کے انکار کی طرح

نوحہ (انجمن محافظ عزا)

تم کو سلام آخر کرتی ہوئی برادر
بازار شام وکوفہ زینبؑ چلی برادر

چلتا تھا ہائے خنجر میں روک بھی نہ پائی
مجبور کس قدر تھی خواہر تری برادر

ذبح کے بعد تیرا لاشہ تڑپ رہا تھا
فریاد اک طرف میں کرتی رہی برادر

ہوتے ہی قتل تیرے برسا لہو فلک سے
ہر سو سیاہ آندھی چلنے لگی برادر

زینب لپٹ کے بولیں لاش حسینؑ سے یہ
ہائے کفن نہ تجھ کو میں دے سکی برادر

جاتی ہوں قید ہو کر لوٹے میں کھلے سر
یہ کیسی غم کی بجلی مجھ پر گری برادر

روتی تھی زندگی بھر کا دوش یہ کہتی زینبؑ
بدلے میں تیرے کیوں نہ میں مرگئی برادر

نوحہ

یہ بین سکینہ کرتی تھی کب آؤ گے بابا

اب خشک ہوئی جاتی ہیں پیاسی یہ نگاہیں
کب تک مجھے دیدار سے ترساؤ گے بابا

کانوں سے لہو بہتا ہے دُر چھن گئے میرے
اب شمر کب دُر میرے دلواؤ گے بابا

آنسو نہیں تھمتے ہیں مرے آپ کے غم میں
کب تک مجھے اس درد میں رُلواؤ گے بابا

پانی کو گئے تھے مرے عمو نہیں آئے
کیا تم بھی نہ پانی مجھے پلواؤ گے بابا۔

باندھا ہے لعینوں نے گلا میرا رسن سے
رسی نہ گلے کی مرے کھلواؤ گے بابا

اماں کی ردا چھن گئی پھوپھیاں ہیں کھلے سر
کب چادریں ان سے نئے منگواؤ گے بابا

بے چین ہیں اماں کا جگر ہوتا ہے پانی
اب اصغرِ بے شیر کو کب لاؤ گے بابا

مجھ منتظرِ دید کا اب آنکھوں میں دم ہے
اب بھی نہ اگر آئے تو کب آؤ گے بابا

آنا ہے تو جلد آؤ کہ دم گھٹتا ہے میرا
کی دیر تو پھر مجھ کو نہیں پاؤ گے بابا

اب مجھ سے سہی جاتی نہیں تم سے جدائی
قربان گئی کب مجھے بلواؤ گے بابا
ساماں نظر آتا ہی نہیں غسل و کفن کا
میت بھی نہ کیا تم میری دفناؤ گے بابا
بڑھتا ہی چلا جاتا ہے زنداں میں اندھیرا
کیا شمع بھی تربت پہ نہ جلواؤ گے بابا
سب روتے تھے زنداں میں جو بھی تھی بیکسؑ
کیا آخری دیدار نہ دکھلاؤ گے بابا
فریاد پہ اُس بچی کی سب روتے تھے یاؔور
سب کہتی تھی میں سمجھی نہ اب آؤ گے بابا

سلام (انجمن محافظ عزاء)

وہ عزم و صبر کے جوہر دکھا دیئے زینبؑ
یزیدیوں کے کلیجے ہلا دیئے زینبؑ
بتا کے آل محمد ہیں ہم سر دربار
غیور ذہنوں میں طوفاں اٹھا دیئے زینبؑ
یزید نے جو جلائے تھے عظمتوں کے چراغ
وہ جا کے شام میں تو نے بجھا دیئے زینبؑ

اسیر ہو کے بھی کی عزمِ شاہ کی تکمیل

بیاں سے ظلم کے ایواں ہلا دیئے زینبؑ
کیا یزید کو یوں غرق پھر اُبھر نہ سکا
وہ تو نے درد کے دریا بہا دیئے زینبؑ
عدو نے ڈالے تھے جو ناشناس ذہنوں پر
عمل سے تو نے وہ پردے ہٹا دیئے زینبؑ
ہوئے جو ظلم روا کربلا سے شام تلک
زبانِ طوق و رسن نے بتا دیئے زینبؑ
جوان بھائی بھتیجے وہ پھول سے بچے
زمینِ کرب و بلا میں چھپا دیئے زینبؑ
رہے نہ اکبرؑ و عباسؑ و قاسمؑ و اصغرؑ
جو بارِ غم ملے تو نے اٹھا لیئے زینبؑ
جو چھن گئی سرِ اقدس سے اس ردا کی قسم
چراغ دینِ محمدؐ جلا دیئے زینبؑ
شمیم اہلِ عقیدت نہ اشکبار ہوں کیوں
دلوں میں غم کے وہ طوفاں اٹھا دیئے زینبؑ

حسینی اطاعت گزاروں کا ماتم — دلوں میں ہے بیقراروں کا ماتم

جو ہیں بے کفن کربلا کی زمیں پر
کرے جاؤں غم کے ماروں کا ماتم

صاحب بیاض : ـــــ نعیم عبّاس روفی

انجمن ضیاء الحسینؑ رجسٹرڈ کراچی

نگران انجمن : سید مختار حسین جعفری

تعداد ممبران : ــــ : 2000

نوحہ (انجمن رضاکاران حسین)

حیدریم قلندرم مستم

بندۂ مرتضٰی علیؑ ہستم

حق نے دی ذوالفقار مولا — اور نبیؐ نے دیا ہے تم کو علم

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ — ہے یہی زندگی یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

سحر باب علم مرتضیٰ علیؑ — سر بلا علیؑ کے نام سے ٹلی

شور ہے گلی گلی — یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

جبرئیل نے کہا ہے لافتا — اور نصیریوں نے کہہ دیا خدا

کہتے رہے آپ بھی یا علیؑ یا علیؑ — نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

ہے علیؑ کے نام میں سکندری

ہے علیؑ سے بوذری و قنبریؑ

نعرۂ قلندری یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

وہ علیؑ رسولؐ کی جو ڈھال تھا

وہ علیؑ جو اپنی خود مثال تھا

دین کی شنی یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

بستر نبیؐ پہ وہ رسولؐ تھا
گلشن رسولؐ کا وہ پھول تھا
کہتی ہے کلی کلی یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

ہے ریحان اعظمی کی یہ صدا
جسکو سنگ در علیؑ کا مل گیا
مل گئی سروری یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ
ہے یہی زندگی یا علیؑ یا علیؑ

نوحہ
(انجمن رضا کاران حسین)

کیسا یتیم بچی کا ہے واقعہ سنو
کیسا خدا نے اسکو دیا حوصلہ سنو

کرب و بلا میں شام میں کبھی دربار عام میں
سہتا رہا ہے ظلم و ستم بے وجہ سنو

بانو نے کہا بیٹھ کے سرہانے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

ماں سے کہا کربل کو فتح اب میں کروں گی
مر جاؤں گی جل جاؤں گی پر جنگ کروں گی
پرچم کبھی پکڑے کبھی مشکیزہ سنبھالے
سردار حرم بچوں کی کہلائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

پانی کے لئے ضد نہ کرو آتے ہیں عمو
مشکیزہ ابھی بھر کے آتے ہیں عمو
دیکھو میرے عمو کو بڑا پاس ہے میرا
بچوں کو بڑے پیار سے سمجھائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں جاں ہائے سکینہؑ

بھیا تجھے موت آئے یہ ممکن تو نہیں ہے
عمو تجھے پیاسا رکھیں ممکن تو نہیں ہے
رخسار پہ بوسہ کبھی حلقوم پہ لے کر
اصغرؑ کو لئے گود میں بہلائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

کانوں کا لہو دیکھنے کو آئے بابا۔
رخسار ہیں نیلے مجھے بہلائے بابا۔
کُرتا ہے جلا پاؤں میں چھالے بھی پڑے ہیں
گریہ کرے ماتم کرے غش کھائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

بچی بڑوں کے ساتھ رسن میں تھی اس طرح
قیدی کوئی سولی پہ لٹکتا ہے جس طرح
زینبؑ پکارتی تھیں یہ کرتی تھیں انتظار
پنجوں سے چلو دم نہ نکل جائے سکینہؑ

ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

ننھی سی جان پر یہ قیامت گزر گئی
زنداں کے اندھیروں میں لاچار مر گئی
ممتاز دعا کر کہ قیامت میں ہو پوری
کرنے کو سفارش تیری آ جائے سکینہؑ

ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

نوحہ (انجمن رضا کاران حسینؑ)

پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا
تمہارے بعد میری زندگی ہے مختصر بابا

پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

غذا کا ذکر کیا ہے دوا کوئی نہیں دیتا
اگر بے ہوش ہوتی ہوں ہوا کوئی نہیں دیتا
تم آجاؤ تو دکھلاؤں تمہیں زخم جگر بابا

پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

لحد لگتا ہے گھر مجھ کو میں زندہ لاش ہوں دیکھو
نقاہت کے سبب بستر سے سر اٹھتا نہیں اب تو
ردا اوڑھی ہے یوں چادر ہو جیسے لاش پہ بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

گئی شعبان بھی رمضان بھی اور عید بھی گزری
مگر پوشاک میلی سی میرے تن سے نہیں اتری
محرم آ گیا تکتی ہوں اب تک رہ گزر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

ہوئے چھ ماہ تم کو مرقد زہرا کو چھوڑا تھا۔
نہیں تو حج ادا کر کے پلٹ کے گھر کو آنا تھا۔
تمہارے جیتے جی کیا ختم نہ ہوگا سفر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

تمہاری یاد آئے تو پریشاں آپ مت ہونا
لکھا ہے میری قسمت میں تڑپ کر رات دن رونا
تمہارے بن نہیں ہوتا ہے اک لمحہ بسر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

بتائے کون صغرا کو جو گزری اس کے کنبے پہ
نہ مہندی اور نہ شادی ہوئی مارے گئے اکبر
پڑے ہیں بے کفن دشت بلا میں خاک پہ بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا۔

تھا قفل آپ نے برتا علی اکبر نے منہ موڑا
گئے پردیس تم گھر پر مجھے رہتا ہوا چھوڑا
بصارت کھو رہی ہے رفتہ رفتہ چشم تر بابا
پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا

کھلوں ریحان وہ کیسے جو تھے بیمار کے نالے
تڑپ کر کیسی تھی جانے کہاں ہیں جانے والے
گئے کس دیس میں بیٹی سے اپنی روٹھ کے بابا
پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا

نوحہ (انجمن رضا کارانِ حسین)

نہیں عباسؑ مگر شانِ علم باقی ہے
آج تک فوج حسینیؑ کا حشم باقی ہے
یہ احسانِ حسینؑ ابن علیؑ ہے واللہ
دین کا آج جو دنیا میں بھرم باقی ہے

آج تک فوج حسینیؑ کا حشم باقی ہے
کربلا واقعہ غم کا نہیں ہو نیر سے جواب
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
خلش اس تیر کی جو گردن اصغر پہ لگا

نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے
سارے غم مٹ گئے شبیرؑ کا غم باقی ہے
نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے
دل انساں میں ابھی حق کی قسم باقی ہے

آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے

اب نہ بچی کوئی پیاسی ہے نہ دریا پہ ہے جنگ
ہاں مگر تذکرہ مشک و علم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

شاہ کہتے تھے بہن لاشہ اکبر پہ نہ آ
نکلو خیمے سے نہ جب تک میرا دم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

یوں بھی ہوتا ہے ادا اجر رسالت افسوس
کون سا آل محمد پہ ستم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

قتل شبیر پہ بھی خاتمہ ظلم نہیں
ابھی بے حرمتی اہل حرم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے

طوق و زنجیر سے عابد ہوئے آزاد مگر
زخم ہے گردن پہ تو پاؤں پہ ورم باقی ہے

ماتم شاہ شہیداں نہ رکے گا انجم
تا ابد زندۂ جاوید کا غم باقی ہے
آج تک فوج حسینؑ کا غم باقی ہے
نہیں عباسؑ مگر شانِ علم باقی ہے

نوحہ

(انجمن رضا کاران حسین)

مادرِ مضطر نے دی رو کر صدا
اے علی اکبرؑ شبیہ مصطفیٰؐ
جاگو جاگو میں بلاتی ہوں
خونِ دل آج میں بہاتی ہوں
تیری شادی کا دیکھ کر جوڑا
اے علی اکبرؑ شبیہ مصطفیٰؐ

لال سینے پہ ہے سناں کھائی
موت ہم کو مگر نہیں آئی
اپنے جینے سے ہوں میں شرمندہ
اے علی اکبرؑ شبیہ مصطفیٰؐ

دن کو راحت نہ شب کو چین آئے
اشک آنکھوں میں لب پہ بین آئے
تیرے سینے پہ گڑ گیا نیزہ
اے علیؑ اکبر شبیہ مصطفیٰؐ

یہ جوانی یہ موت سے باتیں کور ہو جائیں کاش آنکھیں
حس مجھے دیکھا

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ!

ہم تو سمجھے تھے تم سہارا ہو
غم کے طوفان میں کنارا ہو
بے سہارا ہمیں کیا بیٹا

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ!

منتظر ہے بہن مدینے میں
اتنے ارماں ہیں اس کے سینے میں
تم نے کیونکر بھلا دیا وعدہ

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ!

تم ہوئے تھے جواں اجل کے لئے
بات سمجھاؤں دل کو یہ کیسے
ٹکڑے ٹکڑے جگر ہوا میرا!

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ!

جب چلنے لگا حسینؑ پر خنجر
لاش تڑپے گی جلتی ریتی پر
کون شہ کا اٹھائے گا لاشہ

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ!

جب جلیں گے خیام اہلِ حشم
جب سکینہ پہ ہوں گے ظلم و ستم
تم ہمیں یاد آؤ گے کیا کیا

اے علیؑ اکبرؑ اے شبیہ مصطفےٰ

اے ریحانِ اعظمی خدا کی قسم
خون دل سے ہر ایک آنکھ ہے نم
کرتے ہیں انبیاؑ بھی واویلا

اے علیؑ اکبرؑ اے شبیہ مصطفےٰ

نوحہ

(انجمن رضا کاران حسینؑ)

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی
تمام دنیا سنا کرے گی

جو رو پڑے گا اُسے جہاں میں
علیؑ کی بیٹی دعا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی ...

چلے جو جھولے سے رن کو اصغرؑ
تو ماں نے منہ چوم کے دعا دی
میرے مجاہد میرے سپاہی

تیری حفاظت قضا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی...

پکارے عباسؑ مشک لے کر
سکینہؑ مجھ کو قسم ہے تیری
اجل بھی اب مشک کو تمہاری
کبھی نہ ہم سے جدا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی...

حسینؑ کہتے تھے شامیوں سے
مجھے نہ تم موت سے ڈرا وُ
رہے گا اب نام کس کا زندہ
یہ فیصلہ کربلا کرے گی

حسین کی دکھ بھری کہانی

لگا جو سینے پہ نیزہ اکبرؑ
تو موت رو کر یہ کہہ رہی تھی
وہ جس نے پالا ہے وہ پھوپھی اب
جیئے تو جی کر بھی کیا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی...

گلے پہ اصغرؑ نے تیر کھایا
زمین پر زلزلہ نہ آیا
زمینِ مقتل اسی سبب سے
ہمیشہ آہ و بکا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی

چلے مدینے سے کربلا جب
تو قبرِ زہراؑ نے یہ صدا دی
حسینؑ میرے مجھے خبر ہے
نبیؐ کی اُمت دغا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی

ریحان مجھ کو ہو خوف کیسا
بروزِ محشر کسی بلا کا
قدم قدم پہ جو مجھ پہ سایہ
ردائے زہراؑ کیا کرے گی۔

حسین تیری دکھ بھری کہانی۔

ہائے حسینا وائے حسینا ہائے حسینا وائے حسینا
دنیا نہ رہے گی مگر ماتم شبیر رہیگا

مختلف انجمنوں کے

نایاب

مشہور زمانہ

سدا بہار نوحہ جات

و ماتم

نوحہ (دستہ محمدیؑ)

صاحب بیاض
سید صفدر عباس

صدر
سید اظہر عباس بخاری
جنرل سیکرٹری
خواجہ نعیم عباس

جب چراغ خیمہ شہ نے گل کیا
اور اپنے اقربا سے یہ کہا
صبح دم ہم کو کٹانا ہے گلا
بے کفن رہ جائیگا لاشہ

جب سُنا کہتے ہوئے یہ سیدِ مظلوم کو
آگیا غش زینبؑ و کلثوم کو

عاشور کی شب تھا یہی کلثوم کا نوحا — مجبور ہے دکھیا
لاچار ہے تقدیر سے کوئی نہیں بیٹا — مجبور ہے دکھیا
فرزند اگر ہوتا تو قربان میں کرتی — یوں آہ نہ بھرتی
کلثوم بھی نصرت کا ادا کرتی فریضہ — مجبور ہے دکھیا
بتلاؤ کہ اب کیا کرے بنتِ امامِ ثانیؑ — غازی ہے بیر بھائی
باقی نہ رہا زندگی کا کوئی سہارا — مجبور ہے دکھیا
کل پیش کرو خدمتِ شبیر میں مجھ کو — للہ نہ ٹھکراؤ
سُن کر کہا عباسؑ نے یہ کیا کہا بہنا — مجبور ہے دکھیا
رُخ سوئے نجف کرکے وہ دلگیر پکاری — قسمت یہ ہماری
کلثوم کو تم دیکھتے ہو اے میرے بابا — مجبور ہے دکھیا

عاشور کی شب جیتی سحر دکھ بھری آئی ۔ زہرا کی وہ جائی
اک ایک کا منہ دیکھ کے کرتی تھی وہ گریہ مجبور ہے دکھیا
مرنے کے لئے قاسم و اکبر جو سدھارے ہتھیار سجا کے
وہ کہتی تھی پردیس میں کس پہ مجھے چھوڑا مجبور ہے دکھیا
اب خاک اڑاؤں کہ کروں گریہ و زاری میں درد کی ماری
سب قتل ہوئے لٹ گیا پردیس میں کنبہ مجبور ہے دکھیا
جو تیغ چلی گردن شبیر پہ رن میں اس درد کے بن میں
وہ تیغ گلا کاٹتی اے کاش ہمارا مجبور ہے دکھیا
آ غم ہوا عاشور کی شب حشر کا ساماں فطرت ہوئی گریاں
جب شہ کی بہن کہتی تھی میں کیا کروں بھیا مجبور ہے دکھیا

نوحہ (وحید محمدی)

یہ داغ نہیں ہیں ماتم کے سینوں پہ نشانِ حیدر ہیں
یہ مجلس سنتِ زینبؑ ہے یہ آنسو جام کوثر ہیں
یہ مجلس ماتم اشک عزا زہرا کی دعاؤں کا صدقہ
یہ نالہ کناں یہ خاک بسر شبیرؑ کے غم میں اہل عزا
اس دور کے ہر ظالم کے لئے مظلوم کا نارہ لشکر ہے

یہ داغ ... ...
سقائے سکینہ کا غم ہے موجوں میں جو برپا ماتم ہے
ہر پھول کی آنکھوں سے جاری آنسو کی طرح جو شبنم ہے
جو رو نہ سکے غازی کو تیرے وہ آنکھ نہیں ہے پتھر ہے

رحمت جبلیں پانی کی پیاسوں سے محبت کا جذبہ
سب تیرے لئے ہیں ابن علی سب تیرے ہیں اے آقا
تیری پیاس کی یاد منانے کو آنکھوں میں ایک سمندر ہے
یہ داغ ... ...

ماتم ہے تیری مظلومی کا نوحہ ہے تیری مظلومی کا
تو ساقی کوثر کا بیٹا پانی نہ ملا تجھ کو نہ ملا
وہ تشنہ لبی وہ پیاس تیری یاد آئے تو شل خنجر ہے
یہ داغ ... ...

بے آب جو رن میں قتل ہوا اے سبط نبی تیرا کنبہ
سوچوں میں تلاطم ہے ابتک کرتا ہے سمندر بھی گریہ
تیرے سوکھے ہوئے ہونٹوں کی قسم شرمندہ ہے موج کوثر بھی
یہ داغ ... ...

اکبر کے کلیجے میں برچھی میدان بلا میں ٹوٹ گئی
جس غم سے میرے مولا تیری پیری میں کمر صدمے سے جھکی
اس غم کی تپش سے نوحہ کناں زینب کا بھی قلب مضطر ہے
یہ داغ ... ...

چھ ماہ کا وہ ننھا اصغر جھولے سے گیا میداں میں مگر
پانی نہ ملا اس بچے کو اور تیر لگا تھا گردن پر
تیری نوحہ میں شامل ابن علی چھ ماہ کا ننھا اصغر ہے
یہ داغ ... ...

اب کس کو پکارے بنت علیؑ کوئی بھی نہیں اب تو باقی
ہاتھوں... میں رسن ہے زینبؑ کے سجادؑ کے پیروں میں بیڑی
بے دفن و کفن ہے تو آقا ہمشیر تیری بے چادر ہے
یہ داغ ... ...

معصوم سکینہؑ کے بُندے اس طرح سے اعدا نے چھینے
مارے ہیں طمانچے گالوں پر رخسار ہوئے اسکے نیلے
جلد آؤ مدد کو اے بابا فریاد یہ اس کے لب پہ ہے
یہ داغ ... ...

ریحان میرے مولا ہیں علیؑ میں ابن علی کا خادم ہوں
حق ہو نہ سکا نوحے کا ادا اس بات سے ابتک نادم ہوں
یہ فکر مجھے تڑپاتی ہے یہ بوجھ ہمیشہ دل پہ ہے
یہ داغ نہیں ہیں ماتم کے سینوں پہ نشان حیدرؑ ہیں

نوحہ (دستہ محمدی)

بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ
مارے گئے تیرے پیارے حسینؑ

مارا گیا تیرا کڑیل جواں
تڑپا تیرے ہاتھ میں بے زباں
مارے گئے لال سارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

بازو کٹے جب علمدار کے — دل خون رونے لگا درد سے

ٹوٹی کمر غم کے مارے حسینؑ
اکبرؑ کے سینے پہ برچھی لگی
لوٹے مقدر کے تارے حسینؑ
خیمے جلے چادریں چھن گئیں
کس کو بہن اب پکارے حسینؑ
بالی سکینہ تڑپتی رہی
ڈھاتے رہے ظلم اس پر شقی
بُندے لعیں نے اتارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ

بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ
خون میں نہایا شبیہ نبی
بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ
عباس و قاسم نہیں تم نہیں۔
بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ



زنداں میں ایک لاڈلی مر گئی
حسرت رہائی کی دل میں رہی
آنسو گریں کیوں ہمارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ

ریحان مولا علیؑ کی قسم
نوحہ نگاری میں میرا قلم
چلتا ہے تیرے سہارے حسینؑ
بے کس حسینؑ ہائے پیارے حسینؑ

نوحہ (انجمن ذوالفقار مرتضویؑ)

اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ

جاکر کوئی مقتل میں یہ اکبرؑ کو بتادے
اک کوکھ جلی ماں کا یہ پیغام سنادے
گھر جلتا ہے ہم لٹتے ہیں آؤ علی اکبرؑ۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

ہر سمت بھڑکتے ہوئے شعلے ہیں دھواں ہے
ظلم و ستم و جور کا اک سیل رواں ہے
چھنتی ہے ردا۔ آکے بچاؤ علی اکبرؑ... اکبرؑ علی اکبرؑ

تم جب سے گئے رن کی رضا شاہ سے لے کر
دیکھا نہ پلٹ کر کہ ہے کس حال میں مادر
کیا ہوگیا صورت تو دکھاؤ علی اکبرؑ... اکبرؑ علی اکبرؑ

دل پر جو گزرتی ہے تمہیں کیسے بتاؤں
کیا حال ہے بیٹا تمہیں کس طرح سناؤں
کچھ تم سے کہوں پاس جو آؤ علی اکبرؑ... اکبرؑ علی اکبرؑ

ششماہہ جو بھائی علی اصغرؑ تھا تمہارا
اک تیر ستمگار سے وہ بھی گیا مارا
بانو کو خبر اس کی سناؤ علی اکبرؑ... اکبرؑ علی اکبرؑ

سرور بھی ہمیں چھوڑ کے مقتل کو سدھارے
یوں ٹوٹ گئے جتنے تھے دکھیا کے سہارے
تم روٹھ کے ماں کو نہ ستاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

اک عابد بیمار ہے باقی جو بچا ہے
بستر بھی نہیں خاک پہ بے ہوش پڑا ہے
للہ اُسے آکے اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

بے یار و مددگار عدو سمجھے ہیں ہم کو
لاوارث و لاچار عدو سمجھے ہیں ہم کو
آکر ذرا تلوار اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

تم کتنے بہادر ہو لعینوں کو بتا دو
ناموس پیمبر کے محافظ ہو بتا دو
عباسؑ کو بھی نہر سے لاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

عباس سے کہنا کہ مدد کی یہ گھڑی ہے
بیواؤں پہ آفت یہ نئی آن پڑی ہے
غم کو کسی طور مٹاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

نوحہ

(حسینی ہمزاد ار تنظیم، صاحب بیاض)

سید شاہد حسین رضوی

سر ایک طرف ماں کی نظر دیکھ رہی ہے

آنسو ہیں رواں اپنا پسر دیکھ رہی ہے
زینبؑ کھڑی اکبرؑ کا سفر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

ہے خون میں غلطاں علی اکبر کی جوانی
شبیرؑ سے مانگا بھی تو پایا نہیں پانی
تصویر بنی خون میں تر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

حسرت ہی رہی دولہا بنے دیکھ نہ پائی
تقدیر نے کیسی یہ گھڑی آہ دکھائی
لیلیٰ علی اکبر کا جگر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

شبیر چلے آتے ہیں قاسم کو اٹھائے
ایک رات کی بیاہی ہے کھڑی سر کو جھکائے
سہرہ کی لڑی خون میں تر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

یہ کیسے مقدر نے انھیں دن ہیں دکھائے
عباس بھی دریا سے پلٹ کر نہیں آئے
معصوم سکینہ ہے ادھر دیکھ رہی ہے



دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

بے یار و مددگار جو پائے گئے خیمے
لوٹا گیا سامان جلائے گئے خیمے
لٹتا ہوا شبیرؑ کا گھر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے۔ مگر دیکھ رہی ہے

زینب پر عجب رنج و مصیبت کی گھڑی ہے
بے غسل و کفن بھائی کی میت جو پڑی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

عباس نہیں قاسم و اکبرؑ بھی نہیں ہیں
سب قتل ہوئے سبطِ پیمبرؐ بھی نہیں ہیں
ہر بی بی اِدھر اور اُدھر دیکھ رہی ہے۔
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

توقیر بیاں کیسے کروں درد کا منظر
کربل سے چلی ہاتھ بندھے بانوئے مضطر
مڑ مڑ کے وہ جنگل میں پسر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

نوحہ

حسینی تنظیم عزادار

اُٹھے کیسے اُٹھے کیسے
بالی سکینہ کا لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

مصیبت کی منزل پہ کتنی کڑی ہے
یتیماں کی میت زمیں پر پڑی ہے
بے قبر کیونکر اُٹھے گیے لاشہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

یہ غربت یہ تنہائی یہ قید خانہ
ہے زنجیر میں جکڑا بیمار بھتیجا
اٹھائے بہن کا وہ کیسے جنازہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

سکینہ تجھے اب کہاں پاؤں بیٹی
اکیلی کہاں چھوڑ کر جاؤں بیٹی
بہت تنگ و تاریک ہے قید خانہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

یہ زینب سے ممکن نہیں ہے سکینہ
رہو تم یہاں اور میں جاؤں مدینہ
اٹھے گا نہ مجھ سے جدائی کا صدمہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

مدد کرنے آجاؤ میرے برادر
کہاں سو گئے میرے عباس برادر
ذرا آکے دیدو جنازے کو کاندھا
پریشان ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

ہے بیمار ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنے
گلے میں ہے طوقِ گراں بار اُسکے
اُتارے لحد میں بھلا کون لاشہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانئ زہراؑ

لحد میں تو اپنی بہن کو سلا کر
کہا روکے عابدؑ نے شانہ ہلا کر
خدا حافظ اے شاہزادی سکینہؑ
پریشاں ہے زنداں میں ثانئ زہراؑ

اٹھائے ہوئے دل پہ داغِ یتیمی
ابھی تک میری گود میں سو رہی تھی
لحد میں بھلا کیسے سوئیگی تنہا
تنہا ہے زنداں میں ثانئ زہراؑ

سکینہؑ کے مرنے سے محشر بپا ہے
کوئی غش میں ہے اور کوئی رو رہا ہے
اسیروں کے دل پہ غضب کا ہے صدمہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانئ زہراؑ

سکینہؑ کے لاشہ پہ زینبؑ یہ بولی

رھائی کے بدلے مقدر تھا مرنا

پریشاں ہے زنداں میں نانی زہراؑ

ہے زنداں میں شمس کیسی مصیبت

رسن بستہ ہیں سب اٹھے کیسے میت

خدا جانے کیسے ہوا دفن لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں نانی زہراؑ

نوحہ (حسینی عزادار تنظیم)

کہتی تھی روکے زینب مضطر جواب دو

بھائی حسین آئی ہے خواہر جواب دو

بھیا بہن سے اب تو شکایت نہیں کوئی

سر ننگے پھر کے آئی ہوں در در جواب دو

ظلم و ستم کی منزلیں طے کر کے آئی ہوں۔

شکوہ نہیں ہے کوئی بھی لب پر جواب دو

اے پاسبان اہل حرم پیکر وفا

عباس رونے آئی ہے خواہر جواب دو

بھیا سکینہ مر گئی زندان شام میں

بار الم لئے ہوں یہ دل پر جواب دو

بکھرے پڑے ہیں دشت میں باغ نبی کے پھول
کیسے وطن کو جائے یہ خواہر جواب دو۔

بیٹی جو منتظر ہے اُسے کیا بتاؤں گی۔
دیکھے گی جب نہ وہ رخِ انور جواب دو۔

طوفانِ ظلم و جور جو سر سے گزر گئے
نانا کو کیا بتائے گی خواہر جواب دو۔

شکوہ ہے جو لب پہ بہن آئی ڈھونڈتی۔
صغرا سے کیا کہوں گی میں اکبر جواب دو

سوتے ہو تم تو چین سے ہمشکل مصطفےٰ
فرقت میں بیقرار ہے مادر جواب دو۔

پوچھے پدر تو عون و محمد بتاؤں کیا
کہہ دوں نثار ہو گئے شہ پر جواب دو

ماں سے بچھڑ کے کیسے تمہیں نیند آ گئی
روتی ہے ماں فراق میں اصغر جواب دو

کبریٰ ہے ساتھ جاتی ہوں قاسم سوئے وطن
اے کشتۂ وفا میرے دل بر جواب دو

بھیا تمہارا یہ قافلہ ہے کہ اسیر غم
جائے مدینے عابد مضطر جواب دو

اہلِ وطن کو کیا ملے پیغام ہے کوئی
اماں سے کیا کہوں میں برادر جواب دو

بلتا تھا دشت نالہ و شیون سے اے شمیم
نوحہ کناں تھیں زینبِ مضطر جواب دو

نوحہ (انجمن تبلیغ امامیہ)

محشر لکھنوی۔

کہتی ہے روح فاطمہؑ زہرا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔

پالا ہے بیس بیس کے دن رات تھپکیاں
ہاتھوں پہ میرے آج بھی چھالوں کے ہیں نشاں
شبیرؑ کو زمیں پہ تڑپتا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔

گو ہے وفا تمہاری پیمبرؐ کو ناز ہے
اور بازوؤں پہ فاتح خیبرؑ کو ناز ہے
گھیرے اگر حسینؑ کو اعدا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

کرب و بلا سے لٹ کے جو آنا حرم کے ساتھ
مشک سکینہؑ بھی ہو تمہارے علم کے ساتھ
چھ ماہ کے صغیرؑ کا جھولا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

شاید کہ آ نہ جائے سکینہؑ فرات پہ
اصغرؑ کے واسطے لئے کوزا فرات پہ

اب حشر تک فرات کا قبضہ نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے سائباں
محشر علم کا پنجہ شفاعت کا ہے نشاں
محشر میں فاطمہؑ کا یہ نوحہ نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

نوحہ

(ناصر زیدی)

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

اٹھتا ہے دھواں جلتی ہے زمیں
کس جگہ رہیں عرش کے مکیں
زینبؑ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

ختم ہو چکی جنگ کربلا
خیمے جل گئے چھن گئی ردا

کر رہی ہے بین روحِ فاطمہؑ
خاک میں مل گئے سب مہ جبیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں



قاسمؑ جواں پھول سا بدن
ہو بہو جو تھا صورتِ حسنؑ
ایک رات کی جس کی دلہن
کیوں نہ ہو اجل اس سے شرمگیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں



صورت نبیؐ سیرت علیؑ
حسنُ الاتماں نام بھی وہی
دیکھ کر جسے موت ڈر گئی
عرش ہل گیا ہچکیاں جو لیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

فاطمہ کا لال عاشقِ حسینؑ
فاتح فرات سب کے دل کا چین
جس پہ تھا نثار شاہ مشرقین
سو گیا وہ شیر نہر کے قریں
زینبؑ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

ناصر عزادار و بے قرار
آپ کے کرم کا امیدوار
از پئے حسینؑ شاہِ تاجدار
حل ہوں مشکلیں جلد بھی بالیقیں
زینب حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

اے میرے حسینا اے میرے حسینا
رہے تیرا ماتم رہے تیرا نوحہ

صاحب بیاض — سید عاقل حسین





انجمن تبلیغ اہلبیتؑ

سرپرست: سید انیس جعفری — صدر: اخلاق حسین نقوی۔

جنرل سکریٹری

سید محمد اظہر

تعداد ممبران —— 2000

فون نمبر: [illegible]

نوحہ (سبیع) (انجمن تبلیغ اہل بیت)

تمہاری یاد میں آنسو بہاؤں گی بابا
جو دل کا حال ہے کس کو سناؤں گی بابا

آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا

سہوں گی ظلم طمانچے بھی کھاؤں گی بابا
محمد علی نبی کو نہ بھول جاؤں گی بابا

نہ جاؤ نہر پہ کہتی تھی روکے عمو سے
میں پیاس اشکوں سے اپنی بجھاؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا

وہ سینہ جس پہ سلاتے تھے تم محبت سے
نہ سونگوں گی جو اس کو نہ پاؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا

تمہیں بتاؤ چچا ہیں نہ اکبر و قاسم
میں کس کو داغ یتیمی دکھاؤں گی بابا
ملے گا پانی تو اصغر کی یاد آئیگی
میں اسکی پیاس کو کیسے بجھاؤں گی بابا

ستم گردوں نے اگر ظلم ہی کی ٹھانی ہے
تو میں بھی صبر کے جوہر دکھاؤں گی بابا۔
جو ساتھ تم نہ چلوگے تو میں تمہارے ساتھ
مدینہ لوٹ کر ہرگز نہ جاؤں گی بابا

دکھاؤں گی کہ طمانچوں کے نیل کتنے ہیں
تمہارے پاس میں جس دن بھی آؤنگی بابا۔
ہمیشہ روئے گی دنیا میری اسیری پہ
میں قید خانے کو ایسا بناؤگی بابا

کریں گے کیوں نہ شفاعت شفیع محشر کو
ہمیع کا نوحہ میں پڑھ کر سناؤں گی بابا

نوحہ (انجمن تبلیغ اہلبیت)

بنت علی کرتی ہے نوحہ میں پریشاں بابا
قیدی بنائی گئی سر سے ردا چھینی گئی ہائے
قتل برادر ہوا سنتا نہیں کوئی صدا
کس سے کہوں جائے حال دل قتل رن میں بھائی ہوا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
میں ہوں اسیر جفا دل میں مرے زخم بہتر لگے ہے

عون محمد بھی نہیں نقش ابو وھب بھی نہیں
کس سے کہوں جا کے حال دل کوئی نہیں غم کے سوا

بابا پریشاں " " " "

شام غریباں آ گئی دشت میں ٹوٹا ہوا نیزہ لئے ہائے۔
بھرے پرے میں ہوں کھڑی سخت ہے یہ کیسی گھڑی
کس سے کہوں جا کے حال دل یا علی شیر خدا

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

جل گیا جھولا بھی کہتی ہے بانو بھی رو کے بکا ہائے
اصغر ناداں کے لئے بانو نے وہ بین کئے
کس سے کہوں جا کے حال دل ننھا گلا چھید اگیا

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

ہو گئے شانے بھی قلم میرے جری ویر کے پردیس میں ہائے
کوئی سہارا نہیں آنکھوں کا تارا بھی نہیں۔
کس سے کہوں جا کے حال دل کھو گیا عباسؑ وفا۔

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

ٹکڑے بدن رن میں ہوا ابن حسن قاسم گلگوں قبا ہائے
خون کی مہندی تھی لگی فروا تڑپتی ہی رہی

کس سے کہوں جا کے حالِ دل خاک ہو گیا سہرا

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

شام کا اب یہ سفر باقی ہوں روتی ہوئی میں ننگے سر ہائے

کون دو ڈھائے گا ردا کنبہ میرا مارا گیا۔۔

کس سے کہوں جا کے حالِ دل اب کوئی نہ باقی رہا

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں۔

اے ریحان فرشِ غم بچھا فاطمہ زہرا کی یہی ہے صدا ہائے۔

مر گیا ہے میرا پسر لٹ گیا ہے میرا جگر

کس سے کہوں جا کے حال دل کون ہے خدا کے سوا

بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

(انجمن تبلیغ اہلبیت)

نوحہ

ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ

اللہ اللہ سکینہؑ کا یہ امتحاں

ہر قدم بڑھتی جاتی رہیں سختیاں

کوئی سنتا نہیں کس کو آواز دے

ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ

اللہ اللہ سکینہؑ کا یہ امتحاں

الفتوں کی گرائی گئیں بجلیاں
کان سے نوچ لیں شمر نے بالیاں۔
خون بہنے لگا درد بڑھنے لگا
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
اللہ اللہ سکینہؑ کا یہ امتحاں

تھا جو عابد کی گردن میں طوق گراں
وہ بھی ہمشیر کے غم میں تھا نوحہ خواں
آ رہی تھی صدا طوق و زنجیر سے

ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
ے گئے شام ورونغے بازار میں
ے کے ظالم گئے انکو دربار میں
باندھی گردن میں رسی بہت زور سے
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
قید خانے میں روتی رہی باپ کو
دیکھی بھائی کو دیکھی آپ کو
دونوں بےکس تھے مجبور تھے غمزدہ
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ

بڑھتی جاتی تھی رونے سے جو ہچکیاں
بڑھ کے تسکین دیتی تھیں سب بیبیاں
چین اسکو نہ ہوتا تھا پل بھر مگر
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہ۔ ہائے سکینہ
لے گئے گود میں سر باپ کا یہ کہا
کیا بتاؤں ظلم کیا کیا ہوا
اب تو میں ساتھ ہی جاؤں گی آپ کے
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
چل بسی بابا بابا وہ کہتی ہوئی۔
قبر زنداں میں اس کی آخر بنی
ہائے تو قیصر اس کا مقدر یہ تھا
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ۔

نوحہ

ریحان اعظمی

عباسؑ عباسؑ زینبؑ نے کہا
میرے برادر عباس میرے برادر عباس
ہوں مجمع اعدا میں کھلے سر
زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

کیا تم کو گوارہ ہے بھائی

بے چادر ہو زہرا جائی

جل جائے ہمارا گھر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

روتی ہے سکینہؑ گھر آؤ

پانی نہیں ملتا مت لاؤ

اے لخت دل حیدرؑ آؤ

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

اکبر کا جگر دو پارہ ہے

اعدا نے وہ نیزا مارا ہے

پوشاک ہے خون میں تر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

کیا سنتے نہیں ہل من کی صدا

مقتل میں شاہ دیں ہے تنہا

گھیرے ہے انہیں لشکر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

شبیر کی گردن پہ خنجر

چلنے کو ہے اے ابن حیدرؑ

مر جاؤں گی میں گھٹ کر

عباس۔ عباس زینب نے کہا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

گھر جلتا ہے اٹھتا ہے دھواں

ہے وقت مصیبت تم ہو کہاں

ہے درد بھرا منظر

عباس۔ عباس زینب نے کہا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

سجاد کے پیروں میں زنجیر

پہناتے ہیں ظالم بے تقصیر

لو چھین گیا بستر

عباس۔ عباس زینب نے کہا میرے عمو عباس

میں بنت علیؑ نازوں کی پلی

لو قید ہوئی زنداں کو چلی

دیکھو تو ذرا اٹھ کر

عباسؑ عباسؑ زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ

ہیں بارہ گلے اور ایک رسن

ہے بالی سکینہؑ تشنہ دہن

سب کنبہ ہے مضطر

عباسؑ عباسؑ، زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ

بے گور و کفن ہے سبطِ نبیؐ
تعداد نہیں ہے زخموں کی
مغموم ہے یوں خواہر
عباسؑ عباسؑ زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ
کیا خوف قیامت ہو مجھ کو
ریحان میری قسمت دیکھو
ہیں میرے دو یاور . . عباسؑ عباسؑ زینبؑ زینبؑ

نوحہ

ماہر لکھنوی

ہے سکینہ منتظر عباس پانی لائیں گے۔
پیاس کو بھول سکینہؑ دیکھ کر اصغر کی پیاس
پیار سے بہلا رہی ہے دل میں ہے پانی کی آس
خالی مشکیزہ اٹھا کر لائی وہ عمو کے پاس۔
دے کے مشکیزہ کہا جلدی تم آ جائیں گے
ہے سکینہؑ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے۔
جیسے ہی پانی بھرا مشکیزے میں عباس نے
اور چلے سوئے حرم تو دل کو توڑا پیاس نے
بچوں کی آواز سے تھی مار ڈالا پیاس نے

ہائے اک قطرہ بھی پانی کا وہ پہنچائیں گے

ہے سکینہ منتظر عباس پانی لائیں گے۔

کہتی ہے بالی سکینہ میرے عمو پر نثار

ہائے کس کو نہر پر بھیجے تمہاری دل فگار

در پہ خیمے کے کھڑی کرتی ہوں کب سے انتظار

دیکھئے وہ پانی لے کر نہر سے کب آئیں گے

ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے۔

دی صدا عباس نے آقا مدد فرمائیے

جان نکلی جا رہی ہے شکل تو دکھلائیے

ہو گئے شانے قلم میرے ذرا جلد آئیے

بھر کے مشکیزہ بھلا ہم کس طرح گھر آئیں گے

ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائینگے

پھر شاہ والا سے عباس جری نے یہ کہا

لاشں میری گھر نہ لے جائیں خدا کا واسطہ

مجھ کو تڑپاتی رہے گی پیاس سے بچوں کی صدا

بچے میرے یونہی پیاسے ہائے اب وہ جائیں گے

ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

آج بھی زنداں سے آتی ہے اکبر کی یہ صدا
دیکھتی ہوں اب بھی راستہ اے میرے پیارے چچا
بجھ چلی ہیں اب نگاہیں دیکھتے یہ راستہ
ہم تلک ہم یوں ہی اس زنداں میں غم کھائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

آج بھی روتا ہے دریا ہے اے پیاسوں کا پاس
پیٹ کر سر کہہ رہی ہے موجِ دریا ہائے پیاس
آج بھی آتی ہے ماہر یہ صدائے دلخراش
ہائے بچے اب کہاں پانی کا قطرہ پائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

نوحہ ۔ ہاشم رضا ہاشم

شہ نے فرمایا میری جان اکبر
ہو گئی صبح دو اذان اکبر
کب ہوا انجام کو تو کیا جانے
آ ذرا مل تو کہ پھر خدا جانے
تم کہاں ہوگے ہم کہاں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

زندگی چاہئے تمہیں کہ اجل
اس طرف ماں اُدھر ہے مقتل
شہ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
راہ تکتی ہیں برچھیاں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

یوں نہ بچھڑے کسی کا لال جواں
یہ جو آواز آرہی ہے یہاں
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
ہیں تیری ماں کی سسکیاں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

دل کا ارماں نہ ہو سکا پورا
ماں کی خواہش تھی تم بنو دولہا
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
گر پڑا ہے پہ آسماں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

نوجوانی ہے باپ کی بیٹا۔
تو ہی زینبؑ کی آرزو بیٹا۔
شہ نے فرمایا کہ

بن تیرے کیا ہے یہ جہاں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

قتل ہووے اٹھائے گا کیسے
لاش خیمے میں لائے گا کیسے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
باپ ہے تیرا ناتواں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

آسماں ہل رہا ہے آہوں سے
کیسے دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
خشک لب اور یہ زباں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

یہ بتا اور میں کس سے کہوں ۔
میرا کیا ہے جیوں نہ جیوں ۔
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
جان دے دے گی تیری ماں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

چین اس دل کا اٹھ گیا جاؤ
میں نے تو صبر کیا جاؤ
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
کھاؤ سینہ پہ تم سناں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

میں نے ہاں ہم ہزار بار کہا
کم ہے کم یہ مجھے بتا کر جا
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
کون ہے گھر کا پاسباں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

نوحہ (انجمن تبلیغ اہلبیت

قید خانے سے چھٹی آئی یہاں
چھوڑ کر تیری سکینہ کو وہاں
میرے آنسو ہیں اسی غم میں رواں
اور بانو کی بھی جاری ہے فغاں
ہے زینب دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا
بعد میں تیرے عجب حال ہوا

چھن گئی سر سے میرے آہ ردا
گھر لٹا اور ہے سامان جلا
تو بتا کس سے کروں میں یہ بیاں
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

دشت غربت میں اندھیرا جو ہوا -
میں نے بچوں کو اکٹھا ہے کیا -
رات بھر جاگ کے پہرا بھی دیا
ہائے عباسؑ نہ تھا پاس وہاں
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

ریت کے ذرے تھے لہو میں بھرے
سامنے لاشوں کے ٹکڑے تھے پڑے
ہائے تھے جو سے اسماں کٹے
چپکے چپکے تھی زمیں پہ فریاد کناں
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

رات کو اٹھ کے سکینہ جو گئی -
ڈھونڈنے لاشوں میں تم کو وہ بھری

جانے کس طرح سے تجھکو وہ ملی
ڈھونڈنے اسکو چلی میں بھی وہاں
چل پڑی دیتی ہوئی اس کو صدا
بیٹا اکبر ذرا اٹھ کر تو بتا
بہنا کلثوم ذرا نہر پہ جا
دیکھن جا کے ہیں عباس جہاں

ڈھونڈتی پھرتی رہی جنگل میں
پہنچی جس وقت کے میں مقتل میں
ہائے وہ خون بھری دلدل میں
دل کو تھامے ہوئے پہنچی میں وہاں

پایا سوتا ہوا پاؤں پہ تیرے
آ گئے اشک بھی آنکھوں میں میرے
اٹھ کے کہنے لگی یہ رو رو کے
پھوپھی اماں میرے بابا ہیں یہاں

اک بی بی تھی وہاں پر بیٹھی
دیکھ کر مجھکو وہ اٹھ کر چلدی
میں نے آواز بھی دی پر نہ رکی
نہر کی طرف چلی کرتی فغاں

دیکھتی جاتی تھی مڑ مڑ کے مجھے
مڑ کے پھر دیکھتی لاشے کو تیرے
جانے کیا تھی کہتی چپکے چپکے
بھول، نہ ہوگی وہ بھیا اماں

کس طرح قید کیا کیسے مجھے
حکم تھا کوفے میں لے کر وہ چلیں
سر برہنہ سرِ بازار ہمیں
بھیا بابا مجھے یاد آئے اماں

ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

قبر پہ بہنی رہی ہو کے کھڑی
دکھ ذرا غم زدہ وہ بنت علی
قبر پہ ہائے وہ تو قیدِ گری
ایک آواز یہ پھر سب نے سنی

ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسینؑ ابن علیؑ کا ہے تذکرہ
وہ جس نے دین کو زندہ کیا ہے

صاحب بیاض :

انجمن شمشیرِ حیدریؑ مُلانہ معصوم

انجمن شمشیر حیدری کھاٹا درا

نوحہ

کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی
تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی

اس قدر مارے طمانچے ہائے شمرِ بدکار نے
حشر تک وہ موت بابا کی رولائی سو گئی
تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی

مومنو منہ کو چھپالو نوحہ ڈالو سر پہ بال
سر برہنہ دشت میں زہراؑ کی جائی ہو گئی
تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی

مثلِ پھولوں کے پڑے تھے لاشوں کے ٹکڑے حسین
اس قدر پامال زہراؑ کی کمائی ہو گئی۔
تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی۔
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی

اصغرِ معصوم کا وہ مسکرانا موت پر
دیکھ کر شرمندہ دریا کی ترائی ہو گئی۔
تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی۔
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی

سرِ شہ گلزارِ جب مشکل کشاء کے لال کا
ستا قیامت دین کی مشکل کشائی ہو گئی

تربتِ بالی سکینہؑ سے جدائی ہو گئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی

نوحہ (شمشیر حیدری معصومانہ)

ایسا نہیں یہ ماتم کرتے رہے ہیں سارے
اس فرض میں شامل ہیں اللہ کے نبیؐ پیارے

روتا فرات بھی ہے بچوں کی تشنگی پر
پانی سے پیٹتے ہیں عباسؑ کو کنارے

میں دیکھوں کس طرح سے کرتے نہیں ہو ماتم
گر نیل جواں کا لاشہ ہو سامنے تمہارے

بے گور و کفن ہو کنبے کی تیرے لاشیں
خیمے جلا کے تیرے کوئی چادریں اتارے

پابند رسیوں میں زہراؑ کی بیٹیاں تھیں
ہم کیوں نہ سر کو پیٹیں عابدؑ کو کوڑے مارے

نجفیؔ حسینؑ ماتم مومن کی عبادت ہے
کرتی ہیں حور و غلماں کرتے ہیں چاند تارے

(انجمن شمشیر حیدری معصوماتہ)

نوحہ

آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا
لوگو یہ جنازہ ہے اسلام کے بانی کا

بی بی نے کہا بابا کربل میں چلے آنا
منظر دکھاؤں گی اکبر کی جوانی کا

کٹ جائیں گے بازو بھی عباس باوفا کے
تیروں سے ہوگا چھلنی مشکیزہ وہ پانی کا

بکھرے گا کربلا میں قاسم کے سر کا سہرا
خوشیاں سمیٹے گا عالم وہ ویرانی کا

تا حشر میرے مولا مشتاق رہوں تیرا
مل جائے شرف مجھ کو بس تیری غلامی کا

نوحہ (انجمن شمشیر حیدری معصوماتہ)

بھولا ہے نہ بھولے گا تا حشر زمانہ
دربار یزیدی میں تیرا خطبہ سنانا

تیرے پردے پہ قربان تیرے بھائی کے تھے
آتا ہے جسے دین پہ گھر بار لٹانا

حرملہ یہ تیرا جرم کبھی چھپ نہیں سکتا
پانی کے عوض تیر کا اصغر کو سلانا

شبیرؑ نے یہ درس زمانے کو دیا ہے
آگے کسی ظالم کے کبھی سر نہ جھکانا

شبیرؑ کی عظمت ہے یہ شبیرؑ کی جرأت
مقتل سے وہ اکبرؑ کے لاشے کو اٹھانا

مشتاق کئے جا تو اسی در کی غلامی
بخشش کا نہیں ایسا کوئی اور ٹھکانا

نوحہ (انجمن شمشیر حیدری کھاراد)

حسین ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہے
کہ جس کے ہونے سے انسانیت پائندہ ہے

سوار دوش رسالتؐ کے سر نے نیزہ پر
قرآں سنا کے دکھایا شہید زندہ ہے

نہ پہنچا پانی نہ لاشہ بھی جائے خیموں میں
کنیز زادہ تیری بیبیؑ سے شرمندہ ہے

ستارے ماند ہیں ماتم فضا میں کرتی ہیں
غم حسین میں مغموم ہر پرندہ ہے

اداس روضہ نبیؐ روتا ہے دل صغراؑ کا
شہید تیری شبیہ ہو گئی کہ زندہ ہے

جو سر برہنہ نظر آئی غازی کو زینبؑ
یہ سر نے نگر کے بتایا شہید زندہ ہے

ذری بچوں یہ نیا ہیں علمدار والوں کا
سپاہ شمر میں نجفی ہر اک درندہ ہے

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
مولا حق امام یاحسینؑ یاحسنؑ

ناظمِ اعلیٰ : سید لالو شاہ : بالی چاچا
صاحبِ بیاض : فصاحت حسین

انجمن شبابُ المومنین - کھارادر - کراچی

سید ناظم حسین پارلیؒ

تعدادِ ممبران :- ـــــــــ 4000

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

او شمر لعین تجھ کو ذرا رحم نہ آیا
سجدے میں لہو سبط پیمبرؐ کا بہایا

بس کی نہ گلا کاٹ کے سلطان عرب کا
سر کاٹ کے شبیرؑ کا نیزے پہ چڑھایا

افسوس مسلماں تھے یہاں دشمن ایماں
سر ننگے مسلمانوں نے زینبؑ کو پھرایا

روتی ہے سکینہ کہ خدایا کہاں جائیں
کانوں سے لہو خس نے کھینچ کے بہایا

کیوں ہاتھ اٹھاتی نہیں کانوں سے سکینہؑ
در چھین لیے شمر ستمگر نے ستایا

نیند آ گئی اصغرؑ تجھے آغوش پدر میں
حرملہ نے تجھے تیر سے پہلو میں سلایا

میت تھی جواں اور ضعیفی کا تھا عالم
کس طرح فلک لاشے کو سرورؑ نے اٹھایا

کاظم جسے شانوں پہ اٹھاتے تھے محمدؐ
سر اس کا مسلمانوں نے نیزے پہ چڑھایا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

حساس رلاتا ہے زینبؑ تیری غربت کا
م خوب بھرا بی بی بھائی کی محبت کا

بیٹوں کو فدا کرکے شکرانہ بجا لائی
چلتا ہے پتہ اس سے زینبؑ تیری عظمت کا

مال ہوا لاشہ فرزند پیمبرؐ کا
مت نے دیا شاید یہ اجر رسالت کا

بھیجا تھا سکینہؑ نے پانی نہ چچا لائے
احساس نہیں باقی اب پیاس کی شدت کا

جب سے گئے بابا ویران مدینہ ہے
قی ہے سہارا اک نانا تیری تربت کا

جھولے سے گرے اصغرؑ کہرام ہے خیمے میں
بچے کو خیال آیا بابا کی رفاقت کا

دفنا چکے اصغرؑ اب کوئی نہیں باقی
اندازہ کرے کوئی شبیرؑ کی حالت کا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

اصغرؑ کا لہو جب نہ لیا ارض و سماں نے
چہرے پہ ملا خون وہ شاہ کربوبلا نے

پوچھے کوئی اصغر سے کہ اے ماہِ رباب اب — جھولے سے گرایا ہے تجھے کس کی صدا نے
ننھی سی زباں پھیر کے ہونٹوں پہ دکھائی — پر گھونٹ نہ پانی کا دیا قوم جفا نے
جب کر دیا شبیر نے مٹی کے حوالے — بے شیر سے یوں رو کے کہا شاہِ ہدیٰ نے
تو ننھی سی تربت میں رہو آج اکیلے — گھر جاؤ نہ اے لال مرے ماں کو ستانے
یہ کہہ کر پڑھی فاتحہ اور اٹھ گئے مولا — وقت آ گیا سجدے میں گئے سر کو کٹانے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

منزلِ شام کہاں غیرتِ شبیر کہاں — ہائے سجاد کو لے آئی ہے تقدیر کہاں
آج شاید کہ زمانے میں علمدار نہیں — ورنہ دربار میں عباس کی ہمشیر کہاں
خیر ہو اصغرِ معصوم کی دل ڈرتا ہے — کوئی بتلا دو کہ چلے تیر کہاں
چین سے سوئے گی زنداں میں سکینہ کیسے — اب وہ گھر بار کہاں سینۂ شبیر کہاں
آج کوفے میں ہے بے پردہ علی کی بیٹی — ہائے شہزادیِ کونین کی تشہیر کہاں
اک چادر تھی سرِ پاک پہ سو وہ بھی نہیں — بھائی کو دے گی کفن زینبِ دلگیر کہاں
قتل شبیر ہوئے لٹ گیا گھر زہرا کا — ننگے سر دین کی خاطر گئی ہمشیر کہاں

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

گھر فاطمہ کا لوٹا پردیس میں قضا نے — سید کا خوں بہایا غربت میں اشقیا نے
جنبش ہوئی زمیں کو روحِ رسول تڑپی — نہ جانے کیا کہا تھا اک تیر حرملا نے
گردن پہ تیر کھا کر اصغر کا مسکرانا — تڑپا دیا قضا کو بے شیر کی ادا نے
یہ عالمِ ضعیفی وہ مرگِ نوجوانی — شبیر جا رہے ہیں اکبر کی لاش اٹھانے
پھر فاطمہ کے در پر دستک ہوئی کسی کی — لو آ گئے مسلماں زہرا کا گھر جلانے
کوفے کی بستیوں میں آئی علی کی بیٹی — آنکھوں میں بھر گئے ہیں گزرے ہوئے زمانے

بعد حسین غم کسی کیا یہ وقت آیا
ناموس پنجتن ہے ظالم کے قید خانے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

کٹتا ہے گلا رن میں فرزند پیمبر کا — اب کون محافظ ہے زینب کے کھلے سر کا
شاید کسی ظالم نے زینب کی ردا چھینی — اٹھ اٹھ کے گرا لاشہ عباس دلاور کا
کیوں روٹھ گئے ماں سے گھر آتے نہیں اصغر — خیمے میں اداسی ہے دل جلتا ہے مادر کا
منہ ڈھانپ کے جو مادر بے شیر روتی ہے — یاد آتا ہے جھولے سے گرنا علی اصغر کا
لاشہ قاسم کے ٹکڑے جو اٹھا لائے — سر کھول کے بہنوں نے ماتم کیا شبر کا
شبیر یہ کہتے تھے عباس کہاں ہو تم — ہم سے نہیں اٹھتا ہے لاشہ علی اکبر کا
شاہ چومتے تھے بازو زینب کے دم رخصت — زینب نے گلا چوما مظلوم برادر کا
وہ زخم اثر کر کے بیمار کے دل پر تھے — غم کھا گیا عابد کو زینب کے کھلے سر کا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

گلشن آل پیمبر میں خزاں آنے کو ہے — حیدر و صفدر کا سایہ سر سے اٹھ جانے کو ہے
آج زینب کو نظر آنے لگا بازار شام — فاطمہ کیا پھر کسی دربار میں جانے کو ہے
جب گرے گھوڑے سے غازی تو سکینہ نے کہا — در میرے اور چادر بھی سر سے چھن جانے کو ہے
کربلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال — ساقی کوثر ذرا پیچھے چلے جانے کو ہے
زینب و کلثوم کو سینے سے کر لو اب جدا — بابا چہرے کی رنگت اب بدل جانے کو ہے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

ہم سے غم شبیر بھلایا نہیں جاتا — یہ داغ کلیجے کا مٹایا نہیں جاتا

اٹھتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں مولا اکیلے
کیا لاشۂ فرزند اٹھایا نہیں جاتا

اتنے تنِ شبیر پہ ہیں تیر نمایاں
بچی کو بھی سینے سے لگایا نہیں جاتا

قاسم کی ندا سید رکھو سا در قاسم
لاشے کی یہ حالت ہے کہ لایا نہیں جاتا

کہتے ہیں علمدار کہ دے موت خدایا
منہ پیاسی سکینہ کو دکھایا نہیں جاتا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

لے نانا تیرا دین بچانے میں چلی ہوں
تیرے پسر کا ساتھ نبھانے میں چلی ہوں

سر دین پہ ہوگا قربان دین کے اصول کا
قربان ہوگا پردہ جناب بتول کا
مفہوم تیرے دین کا بتانے میں چلی ہوں

باطل کے سر ستم کو نانا میں سہوں گی
اسلام زندہ باد ہی جا جا کے کہوں گی
قصرِ یزیدیت کو گرانے میں چلی ہوں

تفسیر ہوں میں نانا ناطق قرآن کی
زینب ہے نام بیٹی ہوں کل ایمان کی
قرآن بازاروں میں سنانے میں چلی ہوں

تیرے سر کے ٹکڑے کروں گی میں رقم
ام البنین کے چاند علمدار کی قسم
ہر زیاں کا الزام سنانے میں چلی ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن عزائے حسینؑ (رجسٹرڈ)

جعفر طیار سوسائٹی ملیر

تعداد ممبران 2000

صاحب بیاض ـــ اشرف حسین پیچھے۔

صدر: مشرف حسین۔ نائب صدر: سید اختیار امام۔

جنرل سیکریٹری: سید حامد رضا۔ جوائنٹ سیکریٹری۔ سید ظفر حسین

نوحہ انجمن عزائے حسین رجسٹرڈ

ہمت بھی ماں یہ لاش پہ اکبر اذاں دو

اٹھو کہ ہو گئی سحر اکبر اذاں دو

دیکھو تو آسماں پہ ستاروں کا اضطراب

اب ڈوبنے کو ہے قمر اکبر اذاں دو

اشکوں سے میرے کر لو وضو میرے مہ جبیں

دیکھو تو ماں کی چشم تر اکبر اذاں دو

دن زندگی شب کی قیامت گزر گئی

کیوں سو رہے ہو بے خبر اکبر اذاں دو

لو ہچکیاں نہ اس طرح رگڑو بیٹا ایڑیاں

تڑپو نہ بیٹا خاک پہ اکبر اذاں دو

دم توڑتے ہو ماں کی نگاہوں کے سامنے
آتا ہے منہ کو اب جگر اکبرؑ اذان دو

بس اب یہی ہے ماں کی تمنائے آخری
زانو پہ رکھ کے سر میرے اکبرؑ اذان دو

محشر جب آئی کان میں تکبیر کی صدا
آئی صدائے پُر اثر اکبرؑ اذان دو

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

پکاری شانہ ہلا کے مادر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے
نہ رو تم اتنا غمگین ماں سے دلبر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

اٹھو عباس آرہے ہیں وہ بھر کے مشکیزہ لا رہے ہیں
نہ ظلم ڈھائیگا کوئی تم پر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

نہ کوئی مارے گا تازیانے، نہ آئیگا اب کوئی ستانے
نہ شمر لے گا تمہارے گوہر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

قفس میں ہم سے منہ نہ موڑو، رہو نہ خاموش کچھ تو بولو
نہ پاس اکبر ہیں اور نہ اصغر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

نہ کمسنی میں سکون پایا، اٹھا ہے سر سے پدر کا سایہ
یہی تھا بیٹا تیرا مقدر، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

تڑپ کے فرقت میں اب نہ رونا، پدر کے سینے پہ جا کے سونا
بلانے آئے ہیں تم کو سرور، اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

جب آخری رخصت کو چلے سید والا
حسرت سے شہ کو دیکھتی تھی بالی سکینہ
کہتی تھی کس پہ چھوڑ کے تم جاتے ہو ہم کو
اک بار تو سینے پہ ہمیں اور سلا لو
پھر ہمکو ملے نہ ملے آپکا سینہ



پیاسی ہوں بہت آپ کو اس کی تو خبر ہے
عمو کی جدائی کا بہت دل پہ اثر ہے
آئے نہیں کر کے گئے پانی کا وعدہ
للہ نہ مقتل کی طرف جائیے بابا
جو بھی گیا گھر سے وہ پلٹ کر نہیں آیا
تم جاتے ہو رن کو میرا پھٹتا ہے کلیجہ
اس دشت بیابان میں نہ یوں چھوڑ کے جاؤ
کیوں مجھ سے خفا ہو گئے للہ بتاؤ
مانگوں گی نہ اب پانی رہا آپ سے وعدہ
میرا نہ سہی رضیان پھوپھی جان کا کیجیے
سنتی ہوں بہت پیار ہے بابا تمہیں ان سے
پردیس میں ان کو تو نہ یوں چھوڑو اکیلا
مر جاؤں گی گھٹ گھٹ کے جو یوں جاؤ گے بابا
مقتل میں بھی ہمراہ مجھے پاؤ گے بابا
چھوڑوں گی نہ میں آپ کے رہوار کا رستہ

جانا ہی جو مقصود ہے رن کو تمہیں جاؤ
لیکن مرے ممو کو ذرا نہر سے لاؤ۔
جب رنج تو دے گا مجھے کون دلاسہ

ریحان سکینہ نے جو کی درد کی تقریر
بیٹی سے یہ فرمانے لگے حضرت شبیرؑ
ہم جاتے ہیں مرنے تجھے اللہ کو سونپا

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

پوچھے کوئی روداد ستم اہل حرم سے
زنداں کو چلے چھوٹ کے جب شاہ امم سے

بازو تھے رسن بستہ ردا سر پہ نہیں تھی۔
پوشاک لہو رنگ تھی سب بنت علیؑ کی۔
کہتی تھی خفا بھائی ہوئے کس لئے ہم سے

زنجیر میں جکڑے ہوئے بیمار حزیں تھا
دیتا جو تسلی کوئی ایسا بھی نہیں تھا
تنگ حلقۂ زنجیر تھا پیروں کے ورم سے

بازاروں میں ہے آج وہی باعث تشہیر
پردے کے لئے جن کے نبی چادر تطہیر
کس حال میں آئے تھے کس جاہ و حشم سے

کہتی تھی سکینہ نہیں پانی مجھے درکار
امداد کو پہنچو مری اے شہ کے علمدار
میں پیاس بجھاؤں گی چچا دیدۂ نم سے

بانو نے کہا ہائے مرے ننھے مجاہد
جینے کی تمنا نہیں اللہ ہے شاہد
صد چاک ہوا قلبِ حزیں اب ترے غم سے

عباس ابھی تک ہیں سب نہر جو سوتے
کہتی ہے وفا دیکھو وفادار ہیں ایسے
ہے مشک سکینہ بندھی غازی کے علم سے

کہتی تھی میں سر کر ردا کیسے چھنے گی
شبیر کی گردن پہ چھری کیسے چلے گی
زینب کو بڑی آس تھی عباس کے دم سے

لے ہو گی مقبول یہ نوحہ ترا ریحان
کہتا ہے یہ قرطاس بھی بھیگا ہوا ریحان
آنسو جو ٹپکنے لگے کاغذ پہ قلم سے

نوحہ — انجمن عزائے حسین

جھولا علی اصغر کا جھلاتی رہی مادر

خود روتی رہی سب کو رلاتی رہی مادر

تکیہ کبھی رکھا کبھی بستر کو بچھایا
خود اپنی ردا ڈال کے جھولے کو سجایا
ارمانوں کو یوں اپنے سلاتی رہی مادر

ہاتھوں میں تصور میں لیا چاند سا چہرہ
لب چومے کبھی اور کبھی رخساروں کو چوما
یوں آگ کلیجے کی بجھاتی رہی مادر

کرتا کبھی ننھا سا کلیجے سے لگایا
جھونکا جو کبھی گرم ہوا کا کوئی آیا
جھونکوں سے ہوا کے بھی بچاتی رہی مادر

یہ لال جواں ہو گا رچاؤں گی میں شادی
مسند پہ بٹھاؤں گی اسے شبر خدا کی
آنکھوں میں کئی خواب سجاتی رہی مادر

کہتی تھی میرا گیسوؤں والا میرا اصغر
بن جائے گا اک روز یہی ثانی حیدر
اک چھوٹی سی تلوار بناتی رہی مادر

چھوٹی سی لحد بن گئی میدانِ کربلا میں
جب سو گیا معصوم وہ آغوشِ قضا میں
بے شیر نہ گھر آیا بلاتی رہی مادر

شبیر کے چہرے پہ لہو دیکھا تو بولی
خونِ علی اصغر سی ہے اس خون کی سرخی
یہ کہہ کے دلِ شاہ دکھاتی رہی مادر

ریحان قیامت میں قیامت کا سماں تھا
اک غول فرشتوں کا تھا جو نالہ کناں تھا
نوحہ علی اصغر کا سناتی رہی مادر

نوحہ (انجمن تبلیغ عزا - انیس پہر سری)

کہتی تھی صغرا آئے نہیں کیوں بابا اور بھیا اکبرؑ
لے کے جواب خط بابا کا آیا نہ ابتک نامہ بر
جب سے گئے ہیں گھر سے بابا کوئی خبر ان کی نہیں لایا
خیر سے ہو سب میرا کنبہ کوئی خبر لائے جا کر
کہتی تھی صغرا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

دھوپ کڑی ہے لو چلتی ہے گرمی کا موسم اور سفر
سہ نہ سکے گا اس گرمی کو ہے میرا ننھا اصغرؑ
کہتی تھی صغرا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

خواب مجھے کیوں آتے ہیں ایسے جن سے کلیجہ پھٹتا ہے
آپ مجھے بتلائیں دادی وہم ہے کیوں ایسے دل پر
کہتی

درد عجب رہتا ہے جگر میں سر پر دار کٹی ہی نہیں
جیسے جگر میں برچھی لگی ہے کھل جائے کا میرا سر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔

پانی اترتا ہے رک رک کر بھوک مجھے لگتی ہی نہیں
جیسے میرا کنبہ ہو بھوکا تشنہ بھی ہے مضطر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔

خون میں اکثر مجھ کو نظر آتا ہے اک خونی بن میں
چھین رہا ہے ایک لعیں کانوں سے سکینہ کے گوہر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔

کیسے میں اپنا دل سمجھاؤں سوتی ہوں تو دیکھتی ہوں
پیچھے سے کوئی پھیر رہا ہے گردن بابا پہ خنجر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔

مل نہ سکوں گی شاید اب میں آئیگا اک دن ایسا انیس
یا در بدر میں مر جاؤں گی تنہا گھر میں رو رو کر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔

نوحہ (انجمن تبلیغ عزا)

زینبؑ نے کیا نالہ سر پیٹ کے رو رو کر

عباسؑ تم آجاؤ عباس تم آجاؤ

انصار نہیں باقی نہ سبطِ پیمبر ہیں
عبداللہ نہ قاسم ہیں نہ عون نہ جعفر ہیں
عباس تم آجاؤ آجاؤ علی اکبر

کس درجہ تھا پردے کا احساس تمہیں ہر دم
اب دیکھ لو زینبؑ کا کیا ہو گیا ہے عالم
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبر

جلتے ہوئے خیمے ہیں اور بیبیاں تنہا ہیں
سر ننگے ہیں بلوے میں گھیرے ہوئے اعدا ہیں۔
یہ وقت مدد کا ہے کوئی بھی نہ سر پر
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ

اٹھتے ہوئے شعلوں میں کس طرح بہن جائے
غش میں پڑے ہیں عابدؑ کس طرح انہیں لائے
گہوارۂ اصغرؑ سے لپٹی ہوئی ہے مادر
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبر

تھی پاس ابھی میرے کرتی تھی ابھی نوحہ
اب بالی سکینہؑ کو میں ڈھونڈوں کہاں بھیا
گم ہو گئی ہے رن میں سرور کی کہیں دختر

کہتی تھی مادر اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

از ______ ریحان اعظمی

کہتی تھی مادر اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
ڈھونڈوں تم کو کس جا دلبر اے علیؑ اکبر

بعد تمہارے کیا ہوا بیٹے
اعدا نے خیموں کو لوٹا
چھن گئی میرے سر سے چادر
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

جنگ جو چاہی دیکھی نہ تم نے
چھوڑ دیا دریا اعدا نے
کر لیا قبضہ نہر پہ جا کر
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

جب نہ رہا کوئی بھی باقی
حضرت نے ہل من کی صدا دی
تڑپے گہوارے میں اصغرؑ
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

آگ لگی خیموں میں بیٹا
لوٹا گیا اسباب ہمارا
کھینچا گیا بیمار کا بستر
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

جبکہ کٹے عباسؑ کے بازو
رکھ نہ سکے تب دل پر قابو
روتے تھے سر پیٹ کے سرور
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

کوئی نہیں اب سر پہ ہمارے
رہ گئے بچے پیاس کے مارے
ہاتھ میں لے کر خالی ساغر
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

سوئے گی اب بالی سکینہ
اب وہ کہاں شبیرؑ کا سینہ
ہر دم گھورے شمرِ ستمگر
اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

آیا ہے قاصد صغرا کا — خط میں بہت شکوہ ہے لکھا
بھول گئے کیوں ہم کو برادر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

زینب کا ارمان نہ نکلا — سر پہ نہ تیرے سہرا دیکھا
چھید گیا ہو گئے بے سر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

جاتی ہے اماں کی سواری — محمل ہے نہ کوئی عماری
دیکھو بیٹا میں ہوں کھلے سر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

قاسمؑ ہیں نہ عونؑ نہ اصغرؑ — باقی ہے نہ سبط پیمبرؐ
سو گئے مقتل میں جا کر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

خوب لکھا ریحان فسانہ — اک اک نقطہ ہے غم کا خزانہ
اک اک جملہ مثل گوہر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
پیاسے نہ رہے باقی پھر کس لیے پانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

اصغر ترے لاشے کو ماں بیٹھ کے زمیں پہ رکھے
اجڑی ہوئی گودی کی . . . . . .
ہائے اجڑی ہوئی گودی کی معصوم نشانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

دیکھو رے لوگوں اکبر کی جوانی میں
ہے خون نیا لیکن . . . . . .
ہے خون نیا لیکن برچھی تو پرانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ تو مجھے لگتا ہے لاشہ کسی دولہا کا
بھرکا جو گھر میں ہے . . . . . .
ہائے بھرکا جو گھر میں ہے رنگ اسکا تو حنائی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

معلوم نہ تھا شہ کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے

شبر کی نشانی بھی . . . .
ہائے شبر کی نشانی بھی مٹی میں ملانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

تکلیف جو زنداں میں . . .
ہائے تکلیف جو زنداں میں بچوں کو اٹھانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

زینبؑ نے کہا ٹھہرو میں دشت میں آتی ہوں
بھیا تمھیں اکبرؑ کی . . . .
بھیا تمھیں اکبرؑ کی اب لاش اٹھانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

ہر غم کو بھلا دیں گے ہر یاد مٹا دیں گے
زہراؑ ترے بچوں کی . . . .
ہائے زہراؑ ترے بچوں کی بس یاد مٹانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

ریحان کی سرورؑ کی پہچان ہے جنت میں
ان دونوں کے سینے پہ
ہائے ان دونوں کے سینے پہ ماتم کی نشانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا ۔ دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا

آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا

زینبؑ کی دعا بن کر اک وقت وہ آئیگا
ہر گھر پہ سجا ہوگا عباسؑ علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آ جاتی ہیں زہراؑ بھی زینبؑ کی زیارت کو
جب آٹھ محرم کو اٹھتا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

تابوت جب اٹھتا ہے شبیرؑ کا اے غازی
تابوت کے آگے بھی چلتا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

وہ کون ہے صدمے تھے شہ لوٹ گئے جس سے
ایک درد تھا زینبؑ کا دوسرا غم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

پرچم کا فریرا تھا یا اس تھی زینبؑ کی
زینبؑ کے کلیجے سے غم کیسے ہو کم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

بازار میں زنداں میں دربار میں ہر لحظہ
زینبؑ کی تو سانسوں پر تھا نام رقم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

جب بہہ گیا سب پانی تب آس تری ٹوٹی
ہے سینے کے اندر یا مشکیزہ میں دم تیرا
آواز تری سرورِ شبیرؑ سے وابستہ
عباسؑ سے وابستہ ریحان قلم تیرا

دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

نوحہ کرے ماں —— شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ارماں بہت تھا میں تری شادی رچاؤں — ایک روز دلہن چاند سی میں بیاہ کے لاؤں

بیاہ کے لاؤں —— ہر لاش پہ روتی ہے تری کوکھ جلی ماں

شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

زنداں سے تمھیں دیکھ کے اب کیسے جائینگے — سوچا تھا ترے بیاہ کے پوشاک سییں گے

پوشاک سییں گے —— پر تجھ کو کفن بھی نہ ملا ہائے مری جاں

شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

روتی ہے پھوپھی جس نے لاڈ سے پالا — تم کیا گئے رخصت ہوا اس گھر سے اجالا

اس گھر سے اجالا —— ایک باپ ضعیفی میں ہوا بے سروساماں

شبیہ پیمبرؑ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پھرتا ہے مری آنکھوں میں اب تک وہی منظر — اے جانِ پدر نورِ نظر اے علی اکبرؑ

اے علی اکبرؑ ——— ہمشکلِ نبیؐ کہتے تھے تم کو شہِ ذیشان

شبیہِ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پیاسے تھے بہت پیاس یہ کس طرح بجھائی — اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائی

ظلم کی کھائی ——— تم سوتے ہو ماں جاتی ہے بیٹا سوئے زنداں

شبیہِ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

اللہ ہے نگہباں تمہارا مرے پیارے — ہم لوگ رسن بستہ سوئے شام سدھارے

شام سدھارے ——— سوتا ہے تیرے ساتھ یہیں اصغرِ نادان

شبیہِ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ریحانؔ یہ کیا خوب لکھا غم کا فسانہ — زہراؑ نے تجھے بخشا ہے لفظوں کا خزانہ

لفظوں کا خزانہ ——— یہ ہو گیا بخشش کا تری حشر میں ساماں

شبیہِ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

منتخب

نایاب نوحوں کا مجموعہ

فاتحِ فرات

مرتّبہ

سیّد مہدی حسینی

ناشر

رحمت اللہ بُک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷

آغا مہدی لکھنوی کی تصنیفات

تاریخ شیعہ کا خونچکاں ورق
العبد الصالح سوانح حضرت عباسؑ
عبائر الانوار سوانح حضرت قاسمؑ
سیرت زینب کبریٰؑ
سوانح حبیب ابن مظاہر
سوانح حضرت مسلمؑ ابن عقیلؑ
سوانح عثمان بن علیؑ
سوانح جون غلام ابوذر
شہزادی سکینہ بنت الحسینؑ
مختار آل ہاشمؑ
تاریخ سلطان العلماء
تسبیح فاطمہؑ
سوانح حیات حضرت شہر بانوؑ
شہباز قلندر
غیبت مہدیؑ

تاریخ لکھنؤ
شہزادہ علی اصغرؑ
شہزادہ علی اکبرؑ
سوانح الزہراؑ
سوانح حضرت حرؑ
سوانح مسلمؑ ابن عوسجہؑ
سوانح عون بن علیؑ
سوانح غلام قنبر
شہزادی زیب النساءؑ
زعفر جن
سوانح غفران مآب
تاریخ مہدی مع حدیث کسا
الحسینؑ (تاریخ عاشورہ)
علیؑ و کعبہ
براق نبویؑ

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون ۲۴۳۱۵۷۷

تاریخ کی مناسبت سے سلسلہ وار مجالس
سوز، سلام اور مرثیوں کی بیاض

بیاض تسکین زینب سلام اللہ علیہا

مرتبہ: محمد وصی خان

رباعی، سوز، سلام، نوحہ اور مرثیوں سے ترتیب دی ہوئی تاریخ کی مناسبت سے کامیاب مجالس کا مجموعہ جو پہلی بار یکجا کیا گیا ہے

ہندوستان و پاکستان کے نامور سوز خوان
حضرات کے بستوں کا نچوڑ
سوگوار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

ناشر: رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰ - فون ۲۲۳۱۵۷۷